THE RAPTURE
FACT OR FICTION?

کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا

حقیقت
یا
افسانہ؟

ڈاکٹر ڈیوڈ آر۔ ریگن

Dr. David R. Reagan

The Rapture
Fact or Fiction?

دی ریپچر یعنی
کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا
حقیقت یا افسانہ ؟

مصنف: ڈاکٹر ڈیوڈ آر ریگن

Dr. David R. Reagan

مترجم: ریورنڈ نذیر جے۔گل

Rev. Nazir J. Gill

ناشرین

کرسچن لائف منسٹریز پاکستان

CHRISTIAN LIFE MINISTRIES PAKISTAN

پی او بکس980، فیصل آباد 38000

اردو ایڈیشن کے جملہ حقوق بحقِ ناشرین
کرسچن لائف منسٹریز پاکستان، محفوظ ہیں۔

اس کتاب کو ناشرین کی تحریری اجازت کے بغیر، کسی بھی طرح اور کسی بھی قیمت پر (جس میں اس کا کوّر ڈیزائین، بائنڈنگ وغیرہ شامل ہیں) نہ تو فروخت کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی اجرت پر دیا جا سکتا ہے۔ اس کا کوئی بھی مطبوعہ حصہ دوبارہ نقل نہیں کیا جا سکتا، نہ ہی ذخیرہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اس کی کسی بھی شکل میں فوٹو کاپی کرنے یا اس پر کسی بھی قسم کا پروگرام بنانے یا اس کی آڈیو، ویڈیو ریکارڈنگ کرنے کے لئے، ہر حال میں ناشرین سے تحریری اجازت انتہائی ضروری ہے۔
خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف ادارہ پوری قانونی کاروائی کرنے کا مجاز ہے!

All copyrights of Urdu edition are reserved.
No part of this book may be photocopied or reproduced in any manner whatsoever without the permission of the publisher in Urdu. Nor may any part of this book be reproduced, stored in a retrival system or copied by mechanical, photocopying, recording or other means, without permission from the publisher in Urdu.
The ministry has rights to pursue full legal actions!

All Scriptures taken from the Holy Bible in Urdu, Revised Version, Copyright © 2008, by the Pakistan Bible Society.
USED BY THE PERMISSION OF
THE PAKISTAN BIBLE SOCIETY.
All rights reserved.

Printed in Pakistan • پاکستان میں چھپائی گئی

اشاعتِ اوّل ------------ مئی 2019ء

طابع ------------ ریورنڈ نذیر۔ جے۔ گل

ناشرین ------------ کرسچن لائف منسٹریز پاکستان

کمپوزنگ ------------ سلیمان گل

پروف ریڈنگ ------------ آسف نذیر گل
عدنان صادق خاں

نگرانِ اعلیٰ ------------ ریورنڈ نذیر۔ جے۔ گل

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	دیباچہ	- -
2	پہلا حصہ: تصور و نظریہ	01
3	دوسرا حصہ: سوالات	17
4	تیسرا حصہ: اعتراضات	67
5	چوتھا حصہ: نتیجہ	92
6	مصنف کی بابت	111
7	مترجم کی بابت	112

دیباچہ

ریپچر یعنی کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق ایک اور کتاب کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ بک سٹورز میں اس عنوان کی بہت سی عمدہ اور شاندار کتابیں موجود تو ہیں، لیکن ان میں اکثر یا تو علمِ الٰہی سے تعلق رکھتی ہیں یا پھر ان دیگر کتب میں اتنی تفصیل سے اس عنوان پر اتنی بحث کی گئی ہے کہ آپ درختوں میں جنگل کو نہیں دیکھ سکتے۔

اس کتاب کے لکھنے کا مقصد عام لوگوں یعنی پبلک تک پہنچنا ہے۔ ان تک جو ریپچر کو سمجھتے تک نہیں ہیں لیکن ان چند لوگوں تک بھی جو اس بارے میں تھوڑا بہت سمجھتے ہیں۔ تاہم وہ مسیح کی دوسری آمد کے متعلق بھی تو جانتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بائبل مقدس کے وہ اساتذہ جو نبوتِ بائبل کے متعلق سکھاتے اور پڑھاتے ہیں اس کتاب سے فائدہ مند مواد حاصل کریں گے اور دیگر لوگوں تک ریپچر کے متعلق بنیادی اصولوں کو پہنچائیں گے جو اس کے بارے میں تھوڑا بہت جانتے ہیں اور جو اس مضمون کے بارے میں سیکھنا چاہتے ہیں۔

دی ریپچر یعنی کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا خداوند یسوع مسیح کے ان عظیم اور قیمتی وعدوں میں سے ایک ہے جو اس نے کلیسیا کے ساتھ کیئے۔ پولس رسول اس بارے میں تفصیل سے 1 تھسلنیکیوں 18:4 میں ذکر کرتے ہیں، تو وہ اپنے بیان کو اس میں شامل کرتے ہوئے یوں کہتے ہیں "کہ **تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو**"۔

پھر بھی ریپچر کے تصور اور نظریہ سے کئی نام نہاد مسیحی ناواقف ہیں، جن میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں شامل ہیں۔ اور یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے۔

امیدِ واثق ہے کہ خداوند اس کتاب سے بہتوں کی آنکھیں ریپچر جیسے عظیم اور قیمتی وعدہ کے لئے کھولے گا کہ ایک دن خداوند اپنی کلیسیا کو آسمان پر لے جائے گا اور ہماری امید بر لائے گی۔

ماراناتھا

ڈیوڈ ریگن

مئی 2019

* * *

آدھی رات کی دھوم

چک اور گریگ ڈے کا گیت

A song by Chuck and Greg Day

برج بلڈنگ میوزک (بی۔ایم۔آئی)

میں نے ایک زوردار آواز سنی
جیسے آندھی کا شور ہو
اور اب یہ پہلے سے کئی گنا نزدیک سے سنائی دیتا تھا
اور میں نے نرسنگے کی آواز کو بھی سنا
اور جبرائیل کی آواز، پکار کی آواز
آدھی رات کو دھوم مچی
اپنے دیس کو ہم جارہے ہیں

میں نے اپنے چاروں طرف نگاہ کی
میں نے دیکھا کہ نبوتیں پوری ہو رہی ہیں
زمانہ کے آثار ہر جگہ ظاہر ہو رہے ہیں
میں نے ابھی ابھی باپ کی پیاری آواز بھی سنی
باپ اپنے بیٹے سے ہم کلام ہے کہ
''جا اور میرے بچوں کو اپنے ساتھ لے آ''
آدھی رات کی دھوم میں مسیح کی دلہن اٹھے گی

کورس:

جب قدم اٹھائے گا
اپنے بچوں کو بادل میں اکٹھا ہونے کے لئے حکم دے گا
پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے
تا کہ ہوا میں اس (خداوند) کا استقبال کریں
پھر ہم جو باقی زندہ ہوں گے
ایک پل میں بدل جائیں گے
آدھی رات کی دھوم میں
یسوع جلد واپس آ رہا ہے۔

Part 1

The Concept

حصہ اوّل

تصور ونظریہ

میں 1938 میں پیدا ہوا اور میں نے 1940 تا 1950 کے دوران پرورش پائی۔ میرا خاندان مسیحی ہونے کے ناطے خداوند کے لئے وقف شدہ خاندان تھا اور یہ میرے لئے برکت کا باعث تھا۔ میری تربیت لغوی طور پر کلیسیا میں ہوئی۔ میرے چرچ میں جانے کے لئے دروازے کھلے تھے۔ اتوار المبارک کی صبح شام اور بدھ کی شام انجیل کا پیغام اور پھر تعطیلاتی بائبل سکول۔ پھر بھی ان تمام سہولیات جن میں بائبل مقدس کی تعلیم دی جاتی تھی، میں تب تیس (30) سال کا تھا جب میں نے پہلی دفعہ لفظ ریپچر یعنی کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق سنا تھا۔

اس حیران کن تعلیمِ بائبل سے لاعلمی اور ناواقفیت کا سبب یہ تھا کہ میرے پرورش میں جیسے کوئی شخص مذہبی طور پر تنہا ہو جائے۔ اس وقت نہ تو مسیحی بک سٹورز ہوا کرتے تھے، اور کرسچن ریڈیو پروگرامز بھی محدود ہی ہوا کرتے تھے۔ ہمیں 1955 میں ٹیلی وژن دیکھنے کی سہولیت میسر ہوئی تھی جب میں نے اپنے ہائی سکول کے اعلیٰ درجہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔

اس سے زیادہ بدترین بات یہ ہوئی کہ میرا خاندان ایک ایسی کلیسیا کا رکن تھا جو یہ رویہ اپنائے ہوئے تھی کہ ''ہم ہی مسیح کی حقیقی کلیسیا ہیں''۔ اور ہمیں متواتر یہ تعلیم دی جاتی تھی کہ کسی بھی فرقہ کا مہیا کیا گیا مواد بالکل نہیں پڑھنا۔ اس سے بھی بڑی پیچیدگی پیدا کرنے والی یہ بات تھی کہ میری کلیسیا ایک لڑاکی کلیسیا تھی۔ لہٰذا ہمارے مناد آخری زمانہ کے متعلق اور مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق نبوتوں کو روحانی معنوں میں بیان کرتے تھے۔

آخر کار میں اسے خدا کا ایک معجزہ قرار دیتا ہوں کہ میں نے اپنی کلیسیا سے اپنا تعلق قطع کر لیا اور میں نے پری ملینی ال Premillennial یعنی بڑی مصیبت سے پہلے کلیسیا کا صعود کے نظریہ کو اپنا کر بائبل ٹیچنگ شروع کر دی۔

Discovering the Rapture

ریپچر کو دریافت کرنا

پس عرصہ تیس سال سے وفاداری سے کلیسیا میں جانے کے بعد اگر آپ مجھے پوچھیں کہ ریپچر کیا ہے تو میں آپ کو یہی بتاؤں گا کہ ''یہ ایک ایسا ہی جذبہ ہے جب آپ کا کوئی پیارا آپ کا بوسہ لے اور بس''۔

پہلی بار جب میں نے یہ جانا کہ یہ نظریہ اور تصور بائبل کے مطابق ہے وہ تب تھا جب کسی آدمی نے ایک بے ڈھنگا سا ایک پمفلیٹ میرے ہاتھ میں تھما دیا جس میں کاریں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی تھیں اور ہوائی جہاز بھی عمارتوں پر گرتے ہوئے ان کو تباہ و برباد کر رہے تھے اور یسوع کو دیکھا گیا تھا کہ آسمان کے بیچ میں سے اپنے بازو پھیلائے ہوئے ہے اور لوگ سفید جامے پہنے ہوئے قبروں میں سے نکل رہے ہیں۔

تو میں یہ سب کچھ دیکھ کر مکمل طور پر حیران رہ گیا۔ میں نے سوچا کہ یہ کسی بدعتی شخص کا شائع کیا گیا ہے۔ جب میں نے پمفلیٹ کے پیچھے لکھا ہوا پڑھا تو وہاں لکھا ہوا تھا کہ یہ لوکل بپٹسٹ چرچ نے شائع کیا تھا۔

یہ واقع پچاس سال پہلے کا ہے کہ میں نے ریپچر یعنی صعودِ کلیسیا کو نظر انداز کر رکھا تھا۔ اور ابھی تک بھی اس نظریہ کو مسیحی دنیا نظر انداز کئے ہوئے ہے۔ لیکن چند ایک غیر مسیحیوں میں سے بھی جو اس بھید سے واقف ہیں باقی سب کے سب لاعلمی کے فریب کا شکار ہیں۔ نام نہاد مسیحی فرقے اسے بیوقوفی ہی سمجھ رہے ہیں۔

A Prophetic Fulfillment

ایک نبوت کا پورا ہونا

اس مخول بازی کے لئے بھی ایک پیشنگوئی پوری ہوگئی ہے۔ یہ 2 پطرس 3:3-4 میں موجود ہے۔

3) ''پہلے یہ جان لو کہ آخیر زمانہ میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے مطابق چلیں گے''۔

4) ''اور یہ کہیں گے کہ اس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا؟ کیونکہ جب سے باپ دادا سوئے ہیں اس وقت سے اب تک سب کچھ وہی ہے جیسا خلقت کے شروع سے تھا''۔

A Satanic Conspiracy

ابلیس کا منصوبہ و مجرمانہ شازش

شیطان تاریخ مقرر کرنے والوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ ساز باز کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے کہ جب ان کی ناکام پیشنگوئیوں کی وجہ سے نبوتِ بائبل کی توہین ہوتی ہے۔ اور یہ توہین ان تعلیم والوں کی وجہ سے جو جذبات میں کھوئے مسیح کی آمد کے بارے میں نبوت کرتے ہیں۔

شیطان نہیں چاہتا کہ کوئی بھی شخص آخیر زمانہ کی بابت بائبل مقدس میں پائی جانے والی نبوتوں کا مطالعہ کرے۔ کیوں؟ کیونکہ یہ نبوتیں اس بات کا اعلان کرتی ہیں کہ ہم مسیحی ایماندار آخر کار فتح مند ہوں گے۔ یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ ابلیس مکمل طور پر شکست کھائے گا اور مسیحی ایماندار یسوع کی فتح کا شادیانہ بجائیں گے۔

Apathy in the Church

کلیسیا میں سرد مہری

کلیسیا میں جس حد تک توہینِ نبوت ہے اس کا مجھے بخوبی تجربہ ہے اور اسے میں بیان بھی کر سکتا ہوں۔ جو ایک کانفرنس میں ظاہر ہوئی جس میں مجھے بھی شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ یہ بات 2011 کی بات ہے کہ مقررین کو اس کانفرنس میں بولنے کی دعوت دی گئی تھی۔ کانفرنس کی میزبانی کے فرائض ''مارانا تھا بشارتی خدمت'' کے ذمہ تھے۔ یہ لوسیانہ میں منعقد ہوئی تھی۔

کانفرنس کا مرکزی سپیکر ''ٹم لاہے'' تھا جو امریکہ بلکہ ساری دنیا میں مشہور و معروف ایک جانا پہچانا نام تھا۔ اور ٹم۔ لاہے جو کانفرنس جمعہ اور ہفتہ کو ہونے والی تھی اس کا منتظم بھی تھا۔ اس کانفرنس میں تمام بڑی بڑی کلیسیاؤں کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی اور کانفرنس بالکل فری آف چارج تھی، چونکہ ٹم۔ لاہے اس اتوار کی صبح پیغام دینے والا تھا۔ ان سب کلیسیاؤں نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

اس کے علاوہ بہت سے پاسٹر صاحبان تاریخ مقرر کرنے والوں سے تھک چکے تھے حالانکہ ٹم لاہے ایسے تاریخ مقرر کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ حاضرین نے یہ جانا کہ یہ بھی کوئی ایسی ہی بات کرے گا کہ سیاروں کا ملاپ اور نئی صدی کا شروع ہو جائے گا۔ تو یہ شور شرابا اور چیخ و پکار کا معاملہ ہی ہوگا اور ہلا غلہ ہی ہوگا۔ اس قسم کی کارروایاں نبوتِ بائبل کے ناکامی کا سبب ہی بنتی ہیں۔ تو اس کا مطلب یوں اخذ کیا جاتا ہے کہ شیطان ایک طرف بیٹھ کر انسانوں کی بیوقوفی پر ہنستا ہے۔

The Crucial Question

ایک فیصلہ کن سوال

تو پھر ''ریپچر'' صعودِ کلیسیا کے متعلق کیا؟ کیا یہ ایک حقیقت ہے؟ یا پھر ایک افسانہ؟ کیا یہ

بائبل مقدس کی تعلیم ہے؟ یا پھر حقیقت کے برعکس اندازوں پر مبنی تصورات یا خیالات؟ کیا یہ سب صحائفِ پاک کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں؟ یا پھر ایک اور جذباتی معاملہ ہے جو بہت زیادہ ہیجانی نظر آتا ہے؟۔

جی اس سے پہلے کہ میں ریپچر (صعودِکلیسیا) کی تشریح کروں، اس تصور کی بنیاد بائبل مقدس ہے۔ مجھے پہلے آپ سے یہ سوال پوچھنا ہے کہ جب آپ فوت ہو جاتے ہیں تو کیا واقع ہوتا ہے؟ جب تک آپ اس بات کو نہیں سمجھ پاتے تو آپ کو لئے ریپچر (صعودِکلیسیا) ایک الجھن پیدا کرنے اور پریشان کرنے والا خیال ونظریہ ہوگا۔

Death Before and After the Cross

صلیب سے پہلے اور صلیب کے بعد موت

موت کے متعلق بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ یسوع کی صلیب پر موت سے پہلے، جب لوگ اس جہانِ فانی سے کوچ کر جاتے تھے، تو ان کی روحیں چاہے وہ نجات پائے ہوئے ہوتے تھے یا غیر نجات یافتہ، اس جگہ جاتی تھیں جسے ''شیول'' کہتے ہیں۔شیول لفظ پرانے عہد نامہ میں آیا ہے اور ''ہیڈز'' لفظ نئے عہد نامہ میں آیا ہے۔شیول ایک عبرانی لفظ ہے اور ہیڈز ایک یونانی لفظ ہے۔

ان جگہوں کا بیان خداوند یسوع مسیح نے کیا کہ یہ جگہ دو حصوں میں تقسیم ہے۔ایک حصہ نجات یافتہ لوگوں کے لئے اور دوسرا حصہ غیر نجات یافتہ لوگوں کے لئے مخصوص ہے (لوقا 31-19:16)۔ جو حصہ نجات یافتہ ارواح کے لئے مخصوص ہے اس کا نام فردوس یا ابراہام کی گود ہے۔اور جو حصہ غیر نجات یافتہ ارواح کے لئے مخصوص ہے اس کا نام عذاب کی جگہ ہے۔

ہیڈز عالمِ ارواح کی جگہ یعنی جہنم نہیں ہے۔اس بات کو صاف کرنا بھی بہت ضروری ہے کیونکہ بعض ترجموں میں الجھن پیدا کی گئی ہے کہ دو کا مطلب یہ ہے کہ ہیڈز یعنی عالمِ ارواح اور جہنم۔ ہیڈز عارضی طور پر مردوں کی روحوں کی جگہ ہے۔لیکن جہنم وہ جگہ ہے جہاں گنہگار ابدی سزا

اٹھانے کے لئے جائیں گے۔اس وقت عالمِ ارواح (ہیڈز) جو جگہ ہے جہاں عارضی سزا پانے والوں کی روحیں رہتی ہیں اور عذاب کی جگہ اس کا نام ہے۔

وجہ یہ ہے کہ نجات یافتہ لوگوں کی روحیں براہِ راست خدا کی حضوری میں نہیں جا سکتی تھیں۔انکے گناہ معاف نہیں ہوتے صرف، ڈھانکے گئے تھے۔اس وجہ سے خدا کی حضوری میں نہیں جا سکتی تھیں۔ان کو اس کامل انسان کا انتظار کرنا تھا جو موت کا حقدار تو نہ تھا لیکن وہ سب انسانوں کے گناہوں کی خاطر موت کا مزہ چکھنا چاہتا تھا اور وہ کامل انسان یسوع ناصری ہی تھا جو جسم میں خدا موجود تھا۔

بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ جب وہ موا تو وہ عالمِ ارواح میں اتر گیا (1 پطرس 18:3-19)۔ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ خداوند یسوع نے کیا اعلان کیا لیکن یہ ضرور بتایا گیا ہے کہ اس نے قیدی روحوں میں منادی کی اور بلا شبہ یہ بھی کہا ہوگا کہ ''خون دے دیا گیا ہے''(احبار 11:17-14)۔'' کیونکہ اس کی صلیب پر قربانی کی وجہ نجات یافتہ افراد کے گناہ نہ صرف ڈھنکے گئے بلکہ مکمل طور پر معاف کئے گئے۔اس سے ان کے لئے خدا باپ کے حضور حاضر ہونے کا شرف بھی حاصل ہو گیا۔

اسی طرح افسیوں 8:4-10 میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب یسوع آسمان پر چڑھا تو قیدیوں کو ساتھ لے گیا اور آدمیوں کو انعام دیئے گئے۔اسی طرح فردوس عالمِ ارواح سے آسمان میں تبدیل ہو گیا۔پھر کچھ دیر بعد پولس رسول نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ ''میں ایک شخص کو جانتا ہوں جو یکایک تیسرے آسمان تک اٹھالیا گیا۔یکایک فردوس میں پہنچ کر ایسی باتیں سنیں جو کہنے کی نہیں''(2 کرنتھیوں 2:12-4)۔

The Intermediate Body

بدن کی درمیانی حالت

بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ موت کے بعد ہر شخص ایک بدن حاصل کرلے گا جسے عام

طور پر درمیانی روحانی بدن کہا جاتا ہے۔ یہ نام اس حقیقت پر مبنی ہے کہ موت کے بعد بدن کی تبدیلی حاصل ہو جاتی ہے جو موجودہ فانی بدن ایک لافانی بدن حاصل کر لیتا ہے۔ ہم ایمانداروں کو جی اٹھنے کے وقت ہی ملے گا۔

اس درمیانی روحانی بدن کی حقیقت کا اظہار آسانی معلوم کیا جاسکتا ہے جو پاک صحائف سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔

☆ جب ساول بادشاہ نے جاننا چاہا کہ آنے والی جنگ میں کیا کچھ ہوگا تو عین دور کی جادوگرنی کے پاس گیا، تو اس سے کہا کہ میرے لیے اس شخص کو جس کا نام میں تجھے بتاؤں گا اوپر بلا دے گا اور اس جادوگرنی نے سموئیل کو اوپر آتے دیکھا تو وہ گھبرا گئی۔ ساؤل نے اس سے پوچھا کہ تو کیا دیکھتی ہے؟ اس نے کہا میں ایک آدمی کو دیکھتی ہوں جو جبّہ پہنے اوپر آ رہا ہے۔ اس عورت کا آشنا جن کی بجائے سموئیل اور ساؤل اس کے کئے پر اس کو جھڑ کا تو نے جادوگرنی کے وسیلے سے یہ کام کیا خدا تیرا دشمن ہے اور کل تو اور تیرا بیٹا میرے ساتھ ہوں گے۔

☆ جب یسوع نے لعزر اور امیر آدمی کی کہانی بتائی تو یسوع نے بات صاف کر دی کہ لعزر اور امیر آدمی ایک دوسرے کو پہچان رہے تھے۔ لعزر مر گیا اور فرشتوں نے اس کی روح کو لے جا کر ابراہام کی گود میں رکھ دیا۔ اور امیر آدمی مر گیا اور وہ عالمِ ارواح میں عذاب کی جگہ میں چلا گیا۔ اس امیر آدمی نے چلا کر کہا ''اے باپ ابراہام! لعزر کو بھیج کہ اپنی انگل کا سر تر کر کے میری زبان پر رکھے کیونکہ میں یہاں عذاب میں تڑپ رہا ہوں''۔ لہٰذا روحیں ایک دوسرے کو پہنچانتے ہوئے آپس میں گفتگو کر رہی تھیں! (لوقا16: 19-31)۔

☆ خداوند یسوع کی صورت تبدیل ہونے پر اس کے شاگردوں نے یسوع اور ایلیاہ اور موسیٰ کو پہچانا کہ وہ یسوع کے ساتھ باتیں کر رہے تھے (متی 17: 1-7)۔

☆ جب یوحنا رسول آسمان پر اٹھایا گیا۔ ''ان باتوں کے بعد میں نے جو نگاہ کی۔۔۔ ایک ایسی بڑی بھیڑ دیکھتا ہوں۔۔۔ جو سفید جامے پہنے ہوئے اور ہاتھوں میں کھجوروں کی ڈالیاں لئے ہوئے ہیں۔ یوحنا رسول نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو جواب ملا یہ وہی ہیں جو بڑی مصیبت سے نکل

کر آئے ہیں اور انہوں نے اپنے جامے برہ کے خون سے دھو کر صاف کر لئے ہیں (مکاشفہ 15-9:7)۔

A Summary

خلاصہ

تو پھر کیا ہوگا جب آپ اس دنیا سے رحلت کر جائیں گے؟ اگر تو آپ خدا کے فرزند ہیں تو پھر آپ کو فرشتے لے جا کر خداوند یسوع مسیح کی خدمت میں پیش کر دیں گے اور آپ کو ''درمیانی روحانی بدن عطا کر دیا جائے گا''۔ اور آسمان میں خدا کے حضور لطف اٹھائیں گے۔ اور ریپچر یعنی صعودِ کلیسیا کے وقت تک اسی روحانی درمیانی بدن میں رہیں گے۔

A Definition

تعریف

پس اب ہم ریپچر یعنی صعودِ کلیسیا تک پہنچ گئے۔ آیئے اب ہم خدا کے بہت اہم وعدہ پر غور وخوض کرتے ہوئے تعریف کریں۔

میں تو اس بات کی یوں تعریف کروں گا کہ صعودِ کلیسیا قریب الوقوع ہونے والی برکت ہے جس میں کلیسیائی دور (زمانہ) کے لوگوں کے لئے وعدہ ہے۔ یہ وعدہ ان کے لئے ہے جو مسیح میں سو گئے اور زندہ ہوں گے۔ ''مسیح'' ان سب کو دنیا میں پکڑ کر اور جھپٹ کر اٹھا لے گا اور ان کو آسمان میں لے جائے گا۔ اس اہم واقعہ پر مقرب فرشتہ کا نرسنگا پھونکا جانا ہے اور خداوند یسوع آسمان پر ظاہر ہوں گے اور وہ اپنے ساتھ ان روحوں کو بھی لائیں گے جو پہلے مسیح میں سو گئے ہیں۔

جو ایمان دار دنیا سے رحلت کر گئے ہیں ان کی روحیں اپنی قبروں سے اپنے بدنوں کے ساتھ فوری ملاپ کریں گی اور لافانی اور جلالی شکل حاصل کر لیں گی اور اس طرح وہ خداوند یسوع کے ساتھ رہیں گے۔

جو لوگ اس واقعہ سے پیچھے رہ جائیں گے وہ مخالفِ مسیح کی ہولناک اور خوفناک غیر

متوازی مصیبت کے لئے اس دنیا رہ جائیں گے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ کیونکہ کلیسیا کے ساتھ اس برکت کے وعدہ کا ذکر پاک صحائف میں کیا گیا ہے۔لکھا ہے: "۔۔۔تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو" (1 تھسلنیکیوں 18:4)۔

اس نکتہ پر آپ غالباً یہ سوچ رہے ہوں گے۔ٹھیک ہے! یہ تو ایک بہت اہم اور عظیم وعدہ ہے لیکن یہ تو درحقیقت خودساختہ تصورات کی پیداوار ہے کہ اس طرح کے ایمان کے لئے کوئی پاک صحائف کی بنیاد بھی موجود ہے؟

The Rapture in Scripture

صعودِ کلیسیا پاک صحائف میں

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نظریہ نہ صرف پاک صحائف میں درج ہے بلکہ پولس رسول اس نظریہ و دعویٰ کی تفصیل بھی بیان کرتے ہیں۔ پولس رسول اس نظریہ کی تفصیل 1 تھسلنیکیوں میں کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

13) "اے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں تم ان کی بابت ناواقف رہو تا کہ اوروں کی مانند جو نا امید ہیں غم نہ کرو"۔

14) "کیونکہ جب ہمیں یقین ہے کہ یسوع مر گیا اور جی اٹھا تو اسی طرح خدا ان کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلہ اسی کے ساتھ لے آئے گا"۔

15) "چنانچہ ہم تم سے خدا کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے"۔

16) "کیونکہ خداوند آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا۔اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے"۔

17) ''پھر ہم جو باقی زندہ ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے
تا کہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اسی طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ
رہیں گے''۔

18) پس تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو''۔

برائے مہربانی آیت نمبر 15 پر توجہ دیجیے پولس کا کہنا ہے یہ براہِ راست خداوند یسوع نے اسے مکاشفہ عطا کیا ہے۔

لہٰذا آپ دیکھ سکتے ہیں یہ حصہ کلام پاک بڑا بے لاگ اور سمجھنے کے لئے آسان ترین بھی ہے اور اس کے سمجھنے کے لئے سادہ اصولِ تفسیر اپنانا چاہئے لیکن اس نظریہ پر بحث کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کو روحانی بنانے کا کچھ فائدہ ہوگا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت پاک صحائف کی تفسیر کنندگان ایسا ہی کر رہے ہیں۔

اگر فرقہ جات کا کہنا یہ ہے کہ یہ تو خداوند یسوع کی دوسری آمد ہی کا ایک دوسری طرح کا بیان ہے لیکن کسی طرح درست نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کی چند ایک وجوہات ہیں۔

نئے عہد نامہ میں خداوند یسوع مسیح کی واپسی کے دو بیان پائے جاتے ہیں۔ پہلا 1 تھسلنیکیوں 4 باب میں، اور دوسرا مکاشفہ 19 باب میں۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ مکاشفہ باب 19 میں خداوند یسوع مسیح کی آمد ثانی کا بیان ہے جب آپ 1 تھسلنیکیوں 4 باب میں جو کچھ درج ہے اس کا موازنہ مکاشفہ 19 کے بیان کے ساتھ کریں تو دونوں بیان میں جو قدر مشترک ہے وہ صرف یسوع مسیح کی آمد کا ذکر ہی ہے ان دونوں بیانات میں دن رات جیسا تضاد موجود ہے۔

اگلے صفحہ پر دیئے گئے چارٹ پر غور کریں کہ یہ دونوں بیانات ایک دوسرے سے کتنے مختلف ہیں۔

مکاشفہ 19 باب	1 تھسلنیکیوں 4 باب
• یسوع زمین پر واپس آتا ہے	• یسوع آسمان میں ظاہر ہوتا ہے
• یسوع اپنی کلیسیا کے ساتھ واپس آتا ہے	• یسوع اپنی کلیسیا کے لئے ظاہر ہوتا ہے
• یسوع جنگ جُو ظاہر ہوتا ہے	• یسوع رہائی دینے والا ظاہر ہوتا ہے
• یسوع غضب میں واپس آتا ہے	• یسوع فضل کے طور پر ظاہر ہوتا ہے
• یسوع بادشاہوں کے بادشاہ کے طور پر واپس آتا ہے	• یسوع بطور دلہا ظاہر ہوتا ہے

تو یہ دونوں پاک صحائف کے حصہ جات کس طرح ایک ہی خصوصی واقعہ کا بیان کرتے ہیں۔

دونوں بیانات کے اندر تضاد کا بیان بڑا واضح اور صاف ہے۔ جب ''صعودکلیسیاہ'' کا مسیح کی دوسری آمد سے مقابلہ کیا جائے تو آیئے خداوند یسوع کے مختصر بیان کا ملاحظہ کریں جو اس نے اپنی دوسری آمد کے متعلق کہا تھا (متی 24:27-31)۔

جہاں ''صعودکلیسیاہ'' ہمیشہ ایک قریب الوقوع واقعہ ہے۔ یسوع نے فرمایا کہ میری ''آمد ثانی'' سے پہلے بہت سے نشان ظاہر ہوں گے۔

''صعودکلیسیاہ'' کے موقع پر خداوند اپنے مقدسوں کو جمع کرے گا لیکن آمد ثانی پر یسوع نے فرمایا فرشتے لوگوں کو جمع کریں گے۔

اور یسوع نے متی کی انجیل کے جس حصہ میں اپنی آمد ثانی کے متعلق بیان کیا ہے کہ آسمان اور زمین فوق الفطرت نشان ظاہر ہوں گے سورج اور چاند روشنی نہ دیں گے اور آسمان کے ستارے گریں گے اس طرح کی کوئی بھی بات ''صعودکلیسیاہ'' کے بارے میں نہیں کہی گئی۔

ایک دیگر نہایت اہم فرق متی کی انجیل میں مرقوم ہے متی 24:3-38 میں دیکھیں ہمیں

یہ بتایا گیا ہے کہ خداوند اس وقت آئے گا جب دنیا میں امن اور خوشحالی کا دوردورہ ہوگا جب دنیا کو عدالت کی توقع یا امید نہیں ہوگی تو اچانک خداوند آجائے گا۔جبکہ مکاشفہ باب 19 میں بتایا گیا ہے کہ جب ساری دنیا جنگوں کی لپیٹ میں ہوگی تو اس وقت خداوند آموجود ہوگا۔

درج ذیل کی آیات مقدسہ میں یہ نہیں بتایا کہ یہ ایک واقع کا ذکر کرتی ہے متی24:38-27 آیات یقینی طور پر ''صعودکلیسیاہ'' کا بیان کرتی ہے جبکہ مکاشفہ 19 باب مسیح کی آمدثانی کا بیان ہے۔

ایک اور فرق بھی اس وقت ہم کونظر آتا ہے جب ہم 1 تھسلنیکیوں4:18-13اورلوقا 17:37-34 کومقابلتاً پڑھتے ہیں صعودِکلیسیائی حصہ 1 تھسلنیکیوں 4 میں نجات یافتہ ایماندار کو اس لئے جمع کیا جاتا کہ ان کوآسمان میں لے جایا جائے لوقا کی انجیل مقدس میں مسیح کی دوسری آمد کا بیان قلمبند ہوا ہے۔یہ غیرنجات یافتہ جن کو گدھوں کی خوراک ہونے کے لئے جمع کیا جائے گا۔

The Old Testament Comparison

پرانے عہدنامہ کے ساتھ موازنہ

''صعودکلیسیاہ'' اورآمدثانی میں فرق و تضاد اسے بھی مشہور حوالہ ذکریاہ 14 باب میں دیکھا جاسکتا ہے۔زکریاہ 14 باب:

1) ''دیکھ وہ دن آتا ہے جب تیرا مال لوٹ کر تیرے اندر بانٹا جائے گا''۔

2) ''کیونکہ میں سب قوموں کو فراہم کروں گا کہ یروشیلم سے جنگ کریں اور شہر لے لیا جائے گا اور گھر لوٹے جائیں گے اور عورتیں بےحرمت کی جائیں گی۔آدھا شہر اسیری میں جائے گا لیکن باقی لوگ شہر ہی میں رہیں گے''۔

3) ''تب خداوند خروج کرے گا۔ان قوموں سے لڑے گا جیسا جنگ کے دن لڑتا تھا''۔

4) ''اس روز وہ کوہِ زیتون پر جو یروشیلم کے مشرق میں واقع ہے کھڑا ہوگا اور کوہِ زیتون بیچ سے پھٹ جائے گا۔اس کے مشرق سے مغرب تک بڑی وادی ہوجائے گی کیونکہ آدھا پہاڑ شمال کو سرک

جائے گا اور آدھا جنوب کو"۔

9) "اور خداوند ساری دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ اس روز ایک ہی خداوند ہوگا اور اس کا نام واحد ہوگا"۔

زکریاہ مندرجہ ذیل آیات بھی یوں بیان کرتا ہے:

12) خداوند یروشلیم سے جنگ کرنے والی قوموں پر یہ عذاب نازل کرے گا کہ کھڑے کھڑے ان کا گوشت سوکھ جائے گا اور ان کی آنکھیں چشم خانوں میں گل جائیں گی۔ اور ان کی زبان ان کے منہ میں سڑ جائے گی۔

پس زکریاہ کا کہنا یہ ہے کہ خداوند کوہِ زیتون پر واپس آئے گا اور خداوند ایک فوق الفطرت کلمہ بولے گا تو سب فوجیں جو یروشلیم سے جنگ کرنے جمع ہوں گی، بلکہ روئے زمین کی سب فوجیں غرق ہو جائیں گی۔

اسی حصہِ کلام کو یاد رکھتے ہوئے آیئے اس بیان پر بھی غور کریں جو یسوع نے اپنی آمد کے لئے یوحنا 14 باب میں فرمایا تھا۔

1) "تمہارا دل نہ گھبرائے، تم خدا پر ایمان رکھتے ہو، مجھ پر بھی ایمان رکھو"۔

2) "میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا کیونکہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں"۔

3) "اور اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں بھی اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی میرے ساتھ ہو"۔

جس طرح آپ نے دیکھا کہ یہ دونوں بیان جو خداوند یسوع کی واپسی کے متعلق ہیں یہ آپس میں اس قدر مختلف ہیں جتنے بھی ہو سکتے ہیں۔ زکریاہ نبی کے بیان میں خداوند یسوع زمین پر بادشاہی کرنے کے لئے اپنے غضب کے ساتھ آتا ہے اور یوحنا کی انجیل کے بیان میں خداوند یسوع آسمان میں ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ایمانداروں کو آسمان میں اپنے ساتھ لے جائے۔

توکس طرح ان تضادات کی تشریح کی جاسکتی ہے؟ فرق یہ ہے کہ زکریاہ مسیح کی آمدِ ثانی کا بیان کرتا ہے جبکہ یوحنا کی انجیل میں یسوع مسیح صعودِکلیسیا کا بیان کرتا ہے۔ یہ دونوں مختلف واقعات ہیں۔

''پھر یہ سب کچھ آخر ہے کیا؟''

آیئے ہم اس سوال کا جواب آزادی سے دیں کہ ہم اسے یوں دیکھتے ہیں کہ دونوں بیانات میں تضاد یہ ہے کہ ''مسیح یسوع آسمان میں دکھائی دیتے ہیں تاکہ ایمانداروں کو یعنی کلیسیا کو اٹھا کر آسمان میں لے جائیں۔ یہ صعودِکلیسیا اور دوسرا بیان یسوع خدا کا غضب انڈیلنے کے لئے اپنی کلیسیا کو ساتھ لے کر آتا ہے۔صعودِکلیسیا کی یہ اہمیت اور فطرت ہے۔

* * *

11:59

(جیف ٹریس بینڈ کا ایک نغمہ)

وقت گزرتا جاتا ہے،
اور ہمارے چاروں طرف نگاہ رکھے ہوئے ہے،
بدی چاروں طرف کھلی پھر رہی ہے،
ابلیس جانتا ہے کہ وقت بہت تھوڑا ہے،
لیکن گھڑی تو بہت جلد بند ہو جائے گی،
جب یسوع مسیح آسمان کو پھاڑے گا۔

کورس

چھتوں پر نعرے لگاؤ،
گلیوں میں اعلان کرو،
اپنے دوستوں اور پڑوسیوں کو بتاؤ،
جو کوئی بھی تمہیں نظر آتا ہے اسے بتاؤ،
''ہم سب کو ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے،
لیکن وقت تو گزر چکا ہے،
وہ آدھی رات کے وقت آ رہا ہے،
اور اب 11:59 ہو چکے ہیں''۔

خدا نے اپنے سب بچوں کے لئے،
جگہ تیار کر لی ہے،

جس میں نہ تو شک ہے نہ ڈر نہ آنسو نہ درد،
آسمان ہے منزل اپنی،
یسوع ہمارا رستہ ہے،
یسوع خدا کی دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔

وہ جلدی اٹھ کھڑا ہوگا،
وہ جلدی اٹھ کھڑا ہوگا،
اور خدا کی آواز سنے گا،
''بیٹا! جاؤ اپنے باپ کے بچوں کو اپنے گھر،
یعنی میرے پاس لے آؤ!''۔

وہ اپنی دلہن کے لئے آ رہا ہے،
جس کے بدن میں کوئی داغ نہ کوئی جھری ہے،
وہ تو پاک دامن اور جلالی ہے،
وہ خون میں دھلی ہوئی،
اور جانے کے لئے تیار،
وقت تو گزرتا جا رہا ہے!۔

اب تقریباً آدھی رات ہو چکی،
اب 11:59 ہو چکے!

Part 2

The Questions

حصہ دوم

سوالات

Question#1: What about the timing of the Rapture? When is it most likely to occur?

سوال نمبر 1: صعودِ کلیسیا کے وقت کے متعلق کیا ہے؟ کہ دراصل کب وقوع میں آئے گا؟

یہ سوال اکثر اور بار بار پوچھا جاتا ہے۔ پھر یہ سوال زیادہ متنازع بھی ہے اس کی گرما گرم بحث کا سبب یہ ہے کیونکہ بائبل مقدس میں اس کے ظہور کا وقت نہیں بتایا گیا یعنی صعودِ کلیسیاہ کا وقت نہیں بتایا گیا ہے۔

تمام نقطۂ نظر وقت کے متعلق نتیجہ جات اخذ کئے جاتے ہیں اس طرح سب کے سب معیار کے مطابق معقول مانے جاتے ہیں۔

میں شخصی طور پر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پاک صحائف کے مطابق کہ۔ ''صعودِ کلیسیاہ'' بڑی مصیبت کے سات خوفناک سال سے پیشتر وقوع میں آئے گا جس کا ذکر مکاشفہ کی کتاب میں موجود ہے دوسرے لفظوں میں اس نظریہ کو مانتا ہوں جو ''قبل از مصیبت صعودِ کلیسیاہ''

آیئے ہم ان نتیجہ خیز حقائق پر غور کریں۔

(1) Deliverance from Wrath

(1) غضب سے رہائی

اول بات تو یہ ہے کہ۔ ''بڑی مصیبت'' میں تو خدا کے غضب کو انڈیلا جاتا ہے۔ یہ (سات سال کا عرصہ ہوگا) ''شروع سے آخر تک رہے گا''۔ **''اور مسیحی ایمانداروں کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے خدا کے غضب سے بچائے جائیں گے۔''**

پولس رسول 1 تھسلنیکیوں 10:1 آیت میں یوں فرماتے ہیں ''اور اس کے بیٹے کے آسمان پر سے آنے منتظر رہو جسے اس نے مردوں میں سے جلایا یعنی یسوع کے جو ہم کو آنے والے غضب سے بچاتا ہے''۔ (اس پر زور دیا گیا ہے)۔

پولس رسول اسی طرح کا بیان ادا کرتا ہے۔ ''کیونکہ خدا نے ہمیں غضب کے لئے نہیں بلکہ اس لئے مقرر کیا کہ ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات حاصل کریں'' (1 تھسلنیکیوں 9:5)۔

اسی طرح جو خط خداوند یسوع مسیح نے فلاڈلفیہ کی کلیسیاہ کو لکھا اس میں اپنی کلیسیاہ کے ساتھ وعدہ کیا ''چونکہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے اس لئے میں بھی آزمائش کے اس وقت تیری حفاظت کروں گا جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لئے تمام دنیا پر آنے والا ہے'' (مکاشفہ 10:3)۔

(2) The Focus of the Tribulation

(2) بڑی مصیبت کا مرکز

دوسرا نتیجہ خیز نکتہ ہے۔ ''قبل از مصیبت صعودِ کلیسیاہ'' تو یہ بہت ہی اہم ہے جسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ بڑی مصیبت میں کلیسیاہ کو زمین پر رہنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس کا مقصد و مرکز تو ''سات سال کے عرصہ تک یہودیوں کے لئے بڑی مصیبت ہوگی''۔

اس نکتہ کو سمجھنے کی خاطر ہمیں 2500 سال پیچھے دانی ایل نبی پر نگاہ کرنا ہوگا جو اس وقت

بابل میں اسیری میں تھا اس نے یرمیاہ نبی کی نبوت کو پڑھا یہودیوں کی اسیری ستر سال رہے گی اس نے جانا اب ہم انہترویں (69) اسیری کے سال میں ہیں اور یہودیوں نے ابھی توبہ نہیں کی ہے۔

پس وہ گھٹنوں کے بل ہو گیا اس خدا سے دعا کی کہ یہودی قوم کے گناہوں کو معاف کر دے اور تو اے خدا ان سے صلح کر لے۔

تو اس کے جواب میں خدا نے حضرت جبرائیل کو بھیجا کہ اس کو بائبل کی سب سے عظیم الشان نبوت عطا کی جسے بائبل مقدس میں ''ستر ہفتوں کی رویا'' کہا گیا ہے۔ایک ہفتہ برابر سات سال اور ستر ہفتے 490 سال اس عرصہ کے دوارن خدا نے وعدہ کیا کہ میں چھ چیزوں کو یہودیوں میں قائم کرونگا۔

1) ''خطا کاری کا خاتمہ'' (مسیح کو قبول کرنے کے باعث)۔
2) ''گناہ کا خاتمہ'' (بقیہ کی توبہ کرنے کے باعث)۔
3) ''بدکرداری کا کفارہ'' (مسیح کا گناہوں کے بدلے مرنا)۔
4) ''ابدی راستبازی کا قیام'' (مسیح کی بادشاہی کا قیام)۔
5) ''رویا اور نبوت پر مہر'' (مسیح کی بابت تمام نبوتوں کا پورا ہونا)۔
6) ''پاک ترین مقام ممسوح کیا جائے گا'' (نئی ہیکل کا مہیا کیا جانا)۔

حضرت جبرائیل نے مزید فرمایا اور حضرت دانی ایل کو کہا کہ یہودیوں کا اپنی ہیکل مقدس کی تعمیر اور مسیح کے آنے تک 483 سال کا عرصہ ہو گا اور پھر مسیح قتل یا مارا جائے گا اور اس کے بعد یروشلیم رومیوں کے ہاتھوں تباہ و برباد کر دیا جائے گا پھر نبوت کے آخری سات سالوں کی مدت شروع ہو گی جب مخالف مسیح اسرائیل کے ساتھ ایک معاہدہ کرے گا (دانی ایل 9:27)۔

جب کہ نبوت میں کہا گیا ہے کہ 483 سال کا عرصہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب ''ارتخششتا نے ایک حکم جاری کیا کہ یہودی قوم اپنے وطن واپس جا کر اپنے یروشلیم کو دوبارہ تعمیر کر سکتے ہیں اس وقت سے شروع ہو کر ''مسیح'' کی صلیب اور رومیوں نے یروشلیم شہر اور ہیکل مقدس کو 70ء میں تباہ و برباد کر دیا۔

جب یسوع مسیح نے صلیب پر جان دی تو گھڑی نے 490 سال پورے ہونے پر ٹک ٹک کرنا چھوڑ دیا اور یہ حضرت دانی ایل نبی کی نبوت کے مطابق ہوا کیونکہ خدا نے یہودیوں کو نظم وضبط سکھانا شروع کر دیا یہ ان کے ساتھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے مسیح کو رد کر دیا تھا وہ ساری دنیا میں آوارہ پھرتے رہے تھے۔

ہم یہ بھی اچھی طرح جانتے ہے کہ دانی ایل کی نبوت میں ایک حقیقی ''وقفہ'' موجود ہے کیونکہ خدا نے کہا تھا۔''مذکورہ 483 سال میں چھ کاموں کو کروں گا لیکن ان میں سے خدا نے صرف ایک کام کو پورا کیا جو چھ چیزوں میں تیسرا (3) ''گناہوں کا کفارہ''۔ باقی پانچ آخری ہفتہ (یعنی آخری سات سالوں) میں پورے یا قائم ہوں گے۔

وہ سات کیا ہیں وہ سات سال جنہیں ہم بڑی مصیبت کے سال کہتے ہیں۔ جب خدا ساری دنیا اور بغاوتی یہودی لوگوں پر اپنا غضب اور قہر نازل کرے گا۔

ان سات سالوں کا ذکر عبرانی صحائف پاک میں اس طرح آیا ہے:

☆ ''یعقوب کی مصیبت'' (یرمیاہ 7:30)

☆ ''ایسی تکلیف کا وقت جو ابتدائے اقوام کے وقت سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا'' (دانی ایل 1:12)۔

☆ ''آزمائش کا وقت جو تمام دنیا پر آنے والا ہے'' (مکاشفہ 10:3)۔

☆ خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ ''اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی نہ کبھی ہوگی'' (متی 21:24)۔

☆ یسوع نے بھی وہی اصطلاح استعمال کی۔''بڑی مصیبت'' (مکاشفہ 14:7)۔

کلیسیاہ کا زمانہ اس زمانہ سے شروع ہوتا ہے جو خدا نے دانی ایل کو نہیں دکھایا تھا۔ انگریزی میں اسے (*Overlap period*) جس میں خدا کلیسیاہ پر نظر رکھے ہوئے ہے یعنی خدا کی مرکزی نگاہ کلیسیا پر ہے جبکہ وہ تا حال یہودیوں کے درمیان بھی کام کر رہا ہے کلیسیاہ تقریباً 30ء میں قائم ہوگئی تھی لیکن یہودیوں کے ساتھ نظم وضبط کے لئے چالیس سال تک کچھ نہ کیا

بعدازاں 70ء میں جب رومیوں نے یروشلیم اور ہیکل مقدس کو مسمار کر دیا۔

اسی طرح میرا ایمان ہے کہ ہم ایک دیگر اوجھل زمانے میں ہیں اس زمانہ میں جس میں اسرائیل پھر سے قائم ہو گیا اور یہ کام 1948ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا جب کہ کلیسیاہ متواتر چل رہی ہے تو خدا نے پھر سے اہل یہود میں کام شروع کر دیا اور یہ کام خدا نے یہودیوں کو دنیا کے چاروں کونوں سے جمع کرنے سے شروع کیا اور ان کی قومی ریاست کو قائم کر دیا کلیسیاہ تو جلد ہی دنیا سے اٹھالی جائے گی تو خدا پھر بلاتقسیم ایک بار پھر یہودی قوم کی طرف توجہ فرمائے گا جس کا ذکر دانی ایل نبی کی ستر ہفتوں کی نبوت میں کیا ہے۔(ایک ہفتہ = سات سال) 70 ہفتے = 7x70=490 سال۔

اب پھر آپ کو بتانا ضروری ہے کہ اب کلیسیاہ چونکہ آسمان پر اٹھالی جائے گی کیونکہ کلیسیا کے لئے کو یہ کام اب دنیا میں نہیں رہا۔علاوہ ازیں دانی ایل نبی کی نبوت کا آخری ہفتہ یعنی اس ہفتہ کے سات سال مخالف مسیح دنیا پر مصیبت لائے گا جسے ''بڑی مصیبت'' کہا گیا ہے جب خدا اپنی نگاہ کو اسرائیل پر مرکوز رکھے گا۔

(3) The Emphasis on Imminency

(3) یہ بات ہمیں قریب الوقوع کے نتیجہ پر لے آتی ہے

ایک تو یہ بات ہے جس پر بہت سے نبوت بائبل کے ماہرین اتفاق کرتے ہوئے اس پر غور کرتے ہیں ۔وہ بڑی اہم وجہ ہے کہ صرف ''قبل از مصیبت صعود کلیسیا کا'' نظریہ ہی قریب الوقوع ہونے کی اجازت دیتا ہے۔

جہاں خداوند کی قریب الوقوع واپسی کا نئے عہد نامہ میں بار بار ذکر آیا ہے کہ ہمیں اس طرح زندگی گزارنا ہے کہ خداوند کسی بھی وقت واپس آسکتا ہے۔مثال کے طور پر متی 24 باب ہی کو لیجیے:

36) ''لیکن اس دن اور اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔''

42) ''پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آئے گا۔''

44) ''اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہو گا ابن آدم آجائے گا۔''

خداوند یسوع نے اس انتباہ کو پھر دہرایا متی 25 باب میں دس کنواریوں کی تمثیل میں کہا کہ ایماندار ابدی زندگی کے تناظر میں زندگی بسر کریں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ خداوند کی واپسی کسی بھی لمحہ ہو سکتی ہے۔ ہمارے خداوند نے اپنی تمثیل کو ان الفاظ سے ختم کیا ''پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہ اس دن کو جانتے ہو نہ اس گھڑی کو۔'' (متی 13:25)

اسی طرح لوقا رسول بھی خداوند یسوع کی ان باتوں کو دہراتا ہے کہ یسوع اپنے شاگردوں کو بتا رہا ہے۔ ''پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تاکہ تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو'' (لوقا 21 36:)۔

نئے عہد نامہ میں کئی اور بھی خدا کے کلام کے بیان پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں لکھی گئی چند مثالیں جو خداوند کے قریب الوقوع ہونے پر ہر ایک معاملہ میں کلیدی جملہ پر غور کرنے کی تاکید کی ہے۔

''تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہو گا ابن آدم آجائے گا'' (لوقا 12 40:)۔

''اور وقت کو پہچان کر ایسا ہی کرو اس لئے کہ اب وہ گھڑی آپہنچی کہ تم نیند سے جاگو کیونکہ جس وقت ہم ایمان لائے تھے اس وقت کی نسبت اب ہماری نجات نزدیک ہے۔ رات بہت گزر گئی اور دن نکلنے والا ہے پس ہم تاریکی کے کاموں کو ترک کر کے روشنی کے ہتھیار باندھ لئے'' (رومیوں 13 :11-12)۔

''یہاں تک کہ تم کسی نعمت میں کم نہیں اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ظہور کے منتظر ہو'' (1 کرنتھیوں 1 7:)۔

''جو کوئی خداوند کو عزیز نہیں رکھتا ملعون ہو۔ ہمارا خداوند آنے والا ہے''۔ ''مارانا تھہ'' ارامی لفظ (1 کرنتھیوں 16 22:) **اے خداوند یسوع آ!**

''مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجی یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں'' (فلپیوں 3:20)۔

''تمہاری نرم مزاجی سب آدمیوں پر ظاہر ہو۔ خداوند قریب ہے'' (فلپیوں 4:5)۔

''اور اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی خداوند یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں'' (ططس 2:13)۔

''تم بھی صبر کرو اور اپنے دلوں کو مظبوط رکھو کیونکہ خداوند کی آمد قریب ہے۔ اے بھائیو! ایک دوسرے کی شکایت نہ کرو تاکہ تم سزا نہ پاؤ۔ دیکھو منصف دروازہ پر کھڑا ہے'' (یعقوب 5:8-9)۔

''اس واسطے اپنی عقل کی قمر باندھ کر اور ہوشیار ہو کر اس فضل کی کامل امید رکھو جو یسوع مسیح کے ظہور کے وقت تم پر ہونے والا ہے'' (1 پطرس 1:13)۔

''سب چیزوں کا خاتمہ جلد ہونے والا ہے۔ پس ہوشیار اور دعا کرنے کے لئے تیار'' (1 پطرس 4:7)۔

یسوع نے کہا ''اور دیکھ میں جلد آنے والا ہوں۔ مبارک ہے وہ جو اس کتاب کی نبوت پر عمل کرتا ہے'' (مکاشفہ 22:7-12)۔

جیسے کہ آپ ان آیات میں آسانی سے دیکھ سکتے ہیں کہ آیات ''صعودِ کلیسیا'' کی بابت بیان کرتی ہے نہ کہ آمدِ ثانی پر۔ اور ابدی تناظر کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے ہماری حوصلہ افزائی کرتی ہیں کہ خداوند یسوع کسی لمحہ بھی واپس آسکتے ہیں۔ یہ آیات صعودِ کلیسیا کا بیان کرتی ہیں آمدِ ثانی کی بابت بیان نہیں کرتیں۔ اس کی دو وجوحات ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ آمدِ ثانی کا وقت قریب نہیں ہے، اس لئے کہ کئی ایک نبوتوں کا ابھی آمدِ ثانی کے لئے پورا ہونا ہے جن کا یسوع کی زمین پر آمدِ ثانی سے پہلے پورا ہونا ضرور ہے۔ مثال کے طور پر:

☆ سات سالہ دورِ مصیبت کا نازل ہونا۔

☆ ہیکل مقدس کا بھی یروشلیم میں تعمیر ہونا بھی ضروری ہے۔

☆ مخالفِ مسیح کا ظاہر ہونا بھی ضروری ہے۔

☆ دو گواہوں کا یروشلیم میں قتل کیا جانا۔

☆ یروشلیم میں نئی تعمیر شدہ ہیکل کا ناپاک اور بے حرمت ہونا بھی ضروری ہے۔

☆ حیوان کا نشان ہونا بھی ضروری ہے۔

☆ یہودیوں کا بقیہ کا توبہ کرنا اور نجات حاصل کرنا۔

تو آیئے اس نکتہ پر غور کریں کہ خداوند کی واپسی کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے ''صعودِ کلیسیا یعنی آسمان میں ظاہر ہونا۔ یہ دوسری آمد سے الگ مرحلہ ہے۔ مندرجہ بالا نبوتوں کے پورا ہوتے ہوئے بغیر کسی بھی مرحلہ میں وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ قریب الوقوع ہونے کا انتباہ ''صعودِ کلیسیا'' کے لئے ہے نہ کہ آمدِ ثانی کے لئے۔ اس لئے کہ آمدِ ثانی کی تاریخ کا حساب لگایا جا سکتا ہے۔ یہ اس لئے کہ مکاشفہ کی کتابِ مقدس آمدِ ثانی کو ظاہر کرتی ہے کہ آمدِ ثانی بڑی مصیبت کے یقینی طور پر 2520 دنوں کی ہو گی۔

(4) Biblical Examples

(4) بائبل مقدس میں موجود نمونہ

یہ نکتہ ہم قبل از مصیبت صعودِ کلیسیا کے نتیجہ پر لے آتا ہے۔ بائبل مقدس کے نمونوں کی بنیاد کہ خدا نے ہمیشہ اپنے چنے ہوئے لوگوں پر اپنا غضب نازل کرنے سے پہلے دنیا سے ان کو غضب کی جگہ سے ہٹا لیتا ہے۔

جس طرح پطرس رسول فرماتا ہے کہ خدا نے نوح اور اس کے خاندان کو طوفان سے بچا لیا اور یہ کہ ''خداوند دینداروں کو آزمائش سے نکال لینا اور بدکاروں کو عدالت کے دن تک سزا میں رکھنا جانتا ہے'' (2 پطرس 2:4-9)۔

حنوک جوایک غیر قوم تھا اور وہ غیر قوم کلیسیا کی مثال تھا، وہ بھی طوفان کے آنے سے پہلے دنیا سے اٹھالیا گیا۔ جب کہ نوح اور اس کا خاندان، وہ یہودی کلیسیا کا نشان تھا، ان کو طوفان سے بچالیا تھا (پیدایش 5:21-24)۔

ایک اور مثال لوط اور اس کے خاندان کو صدوم عمورا کے شہر کو تباہ کرنے سے پیشتر ان کو نکال لیا (پیدایش 26:1-26)۔ حتیٰ کہ لوط کو کہا گیا کہ تو جلدی سے اپنے گھر اور شہر سے نکل جا کیونکہ خداوند چاہتا تھا کہ ''لوط'' کو ان شہروں کے تباہ کرنے سے پہلے نکال لے (آیت 22)۔

پھر ایک راحب فاحشہ جو یریحو میں رہتی تھی جس نے یہودی جاسوسوں کو پناہ دی تھی جو شہر کی خبر حاصل کرنے کے لئے شہر میں داخل ہوئے تو اس نے یہودی جاسوسوں کو پناہ دی اس نے ان کے سامنے خدا پر اپنے ایمان کا اظہار کیا تو اسے شہر کے ساتھ ہلاک ہونے سے بچالیا (یشوع 9:2-11)۔

ہمیں یشوع 22:6-23 آیات میں بتایا گیا ہے۔ اس سے یشوع اور اس کی فوجیں شہر کو فتح کریں خدا نے راحب اور اس کے خاندان کو بچانے کا بندوبست کر دیا تھا۔

میرا یہ ایمان ہے یہ مثالیں اور نمونہ اس بات کو ثابت کرتے ہیں اور صاف کرتے دیتے ہیں کہ ہم کیوں مخالف مسیح کے ظاہر ہونے کی طرف دیکھیں ہم یسوع کی طرف دیکھیں کہ یسوع کی راہ دیکھیں کہ ہمیں آسمان میں لے جانے کے لئے آ رہا ہے۔

Question#2: Is the Rapture mentioned in the book of Revelation, and, if so, where?

سوال نمبر 2: کیا صعودِ کلیسیاہ کا ذکر مکاشفہ کی کتاب میں کیا گیا ہے اگر ہے تو کہاں؟

اس کا ذکر خصوصی طور نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا ذکر یقنی طور پر کیا گیا ہے۔ اور حوالہ جہاں صعودِ کلیسیا کے لئے اشارہ دیا گیا ہے کہ صعودِ کلیسیا یقیناً بڑی مصیبت سے پہلے ہوگا۔

مکاشفہ کی کتاب کے پہلے تین باب کلیسیا ہی پر مرکوز ہیں ۔ درحقیقت دوسرے اور تیسرے باب میں سات کلیسیاؤں کو لکھے گئے خطوط ان سات کلیسیاؤں کے لئے وقف ہیں جو موجودہ دور میں ترکی کے اندر پائے جاتے ہیں۔

لیکن چوتھے باب کے شروع میں آسمان میں ایک دروازہ کھلتا ہے اور یوحنا رسول کو اٹھا کر خدا کے تخت کے پاس پہنچایا گیا جہاں اسے بڑی مصیبت کا خفیہ نظارہ دکھایا گیا ہے۔

چوتھے باب کے بعد کلیسیا کا کوئی ذکر نہیں آتا۔ حتیٰ کہ پھر مکاشفہ 22:16 آیت میں پھر ذکر آتا ہے جب مصیبت کا خاتمہ ہو چکا ہوگا۔

اس جگہ میں ''مقدسوں'' کے نام کا ذکر آتا ہے لیکن یہ مقدسین بھی وہی ہیں جو بڑی مصیبت کے نجات پائے ہوئے ہیں جو صعودِ کلیسیا ہی کا نتیجہ ہوگا۔ خدا کا کلام، بائبل، خدا کا غضب (یسعیاہ 9:26)، 144,000 یہودی منادی کریں گے (مکاشفہ 7 باب)، اور دو گواہوں کا یروشلیم میں منادی کرنا (مکاشفہ 11 باب)۔ ایک فرشتہ کا منادی کرنا جو کہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک منادی کرے گا، یہ آخری نرسنگا پھونکا جانے سے کچھ ہی دیر پیشتر ہوگا جبکہ خدا کا غضب انڈیلا جائے گا (مکاشفہ 14:6-7)۔

اس طرح یوحنا رسول کا صعود فرمانا صعودِ کلیسیا کا ایک مثال اور نمونہ ہے۔ یہ کلیسیائی اشارہ آسمان میں اس بات کا نتیجہ ہے کہ جب یوحنا رسول آسمان میں داخل ہوتا ہے تو چوبیس بزرگوں کو خدا کے تخت کے چاروں طرف کھڑے دیکھتا ہے جو اپنے سروں پر سونے کے تاج پہنے ہوئے ہیں (مکاشفہ 4:4)۔ وہ یسوع کی حمد کا ایک گیت گا رہے تھے۔ وہ برہ کے خون سے خریدے گئے اور حمد کا گیت گا رہے تھے۔ اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کے تو ہی اس کتاب کو لینے اور اس کی مہریں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تو نے ذبح ہو کر اور اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہلِ زبان اور امت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔ یہ تو درحقیقت معلوم ہوتا ہے کہ چوبیس بزرگوں کی شناخت سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ کلیسیائی زمانہ کے دوران نجات پائے ہیں۔

پھر قبل از مصیبت کلیسیا کا اطلاق مکاشفہ کے انیسویں باب میں پایا جاتا ہے جہاں مسیح

کی دُلہن (کلیسیا) دُلہا (یسوع) کے ساتھ ضیافت میں شریک ہوتے ہیں۔ دُلہا اپنی دُلہن کو اپنے ساتھ لے کر آتا ہے۔

Question#3: Is there any mention of the Rapture in Jesus' Olivet Discourse (Matthew 24) about the end times?

سوال نمبر 3: کیا خداوند یسوع نے اپنے زیتون کے پہاڑ کے خطاب میں ''صعودِ کلیسیا'' اور آخری زمانہ کی بابت کچھ بیان کیا ہے؟ (متی 24 باب)۔

بہت سے فاضل اور نبوتِ بائبل کے ماہرین اکثر سوال کرتے ہیں کہ ''صعودِ کلیسیا کا ذکر زیتون کے پہاڑ پر کیئے گئے خطاب پر کہاں موجود ہے؟''۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ متی 24 باب میں تو خداوند کی دوسری آمد کا ذکر ہی پایا جاتا ہے۔

لیکن مودبانہ انداز اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ میرا یہ ایمان ہے کہ خداوند یسوع مسیح اپنی دوسری آمد سے آیت 36 کے بعد صعودِ کلیسیا کا ذکر جاری رکھتے ہیں۔ تو ان آیات میں صعودِ کلیسیا کا ذکر ہے۔ اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ کیونکہ خداوند یسوع کا فرمان ہے کہ اس دن اور گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ یہ خداوند یسوع اپنی دوسری آمد کی بابت کس طرح کہہ سکتا ہے؟۔ یہ بات اپنے ذہن میں رکھیں کہ یسوع یہ بات اپنے شاگردوں کو بتا رہا ہے کہ یسوع کی واپسی کا کسی کو بھی نہیں پتہ ہے اور پھر یہ بات اپنے شاگردوں کو بتا رہا ہے کہ ''۔۔۔اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور

آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی'' (متی 29:24)۔

دانی ایل نبی کی کتاب اور مکاشفہ کی کتاب سے ہم یہ جانتے ہیں کہ ''بڑی مصیبت کے ٹھیک سات سالہ نبوتی سال (ہر ایک ایک سال تین سو ساٹھ یوم کا سال ہوگا)۔ اگر کوئی شخص بڑی مصیبت کے شروع میں زندہ ہوگا، جب مخالفِ مسیح یہودیوں کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کر دے گا تو پھر وہ خداوند کی دوسری آمد کے دنوں کو گن سکیں گے۔ کیونکہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ بڑی مصیبت کے دن 2520 دن ہوں گے (مکاشفہ 3:11 اور 6:12)۔ لہٰذا جب یسوع یہ کہہ رہا ہے کہ کوئی بھی اس دن اور گھڑی کو نہیں جانتا، تو دراصل ''صعودِ کلیسیا'' کے متعلق کہہ رہا ہے نہ کہ اپنی دوسری آمد کے متعلق۔

پھر خداوند یسوع مسیح یہ بھی بتا رہا ہے کہ جب وہ واپس آئے گا تو جیسا نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت میں ہوگا۔ کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی کرتے تھے، اس دن تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا (متی 38:24)۔ دوسرے لفظوں میں، زندگی معمول کے مطابق رواں دواں رہے گی۔

لیکن آیت مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق نہیں کہی گئی کیونکہ زندگی کی گاڑی معمول کے مطابق مصیبت کے خاتمہ تک جاری رہے گی۔ اس وقت دنیا کی آدھی آبادی موت کی نیند سو جائے گی جس میں دو تہائی حصہ دنیا میں یہودیوں کی آبادی کا بھی ہوگا جس طرح ہمیں مکاشفہ کی کتاب کے 13-19 ابواب میں بتایا گیا ہے۔ ہم وہاں یہ پڑھتے ہیں کہ دنیا میں لوگ افراتفری کی حالت میں زندہ رہیں گے۔

اگر آپ زیتون کے پہاڑی وعظ کے متعلق کچھ اضافی بات کرنا چاہتے ہیں جس طرح کہ مقدس لوقا کی انجیل کے 21 باب میں مرقوم ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ مقدس لوقا جو کچھ متی رسول کی انجیل میں لکھا ہوا ہے، اس میں کچھ اضافہ کرتے ہوئے یہ بیان کرتا ہے جو متی کی انجیل میں نہیں پایا جاتا ہے۔ جس حصہ میں یسوع اپنی واپسی کے متعلق بیان شروع کرتا ہے کہ ابنِ آدم کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔ لوقا رسول یوں بیان کرتا ہے: ''پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تا کہ

تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابنِ آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو' (لوقا 36:21)۔

یہ الفاظ تو یقینی طور پر صعودِ کلیسیا کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔

Question #4: Some argue that the Rapture is most likely to occur in the middle of the Tribulation or near the end. What is wrong with these viewpoints concerning the timing?

سوال نمبر 4: بعض لوگ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ صعودِ کلیسیا بڑی مصیبت کے دوران یا پھر اس کے ختم ہونے پر ہوگا۔ ان نظریات میں وقت کے لحاظ سے کیا خرابی ہے؟

اس بات میں دو مشکلات سامنے آتی ہیں کہ صعودِ کلیسیا بڑی مصیبت کے دوران یا پھر بڑی مصیبت کے ختم ہونے کے قریب ہوگا۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں وقت صعودِ کلیسیا کے لئے درست نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ ان دونوں وقتوں میں کلیسیا کو خدا کے غضب کو برداشت کرنا ہوگا۔ وہ لوگ جو خدا صعودِ کلیسیا کو مصیبت کے دوران وقوع میں آنے کی دلیل پیش کرتے ہیں یا اس کے بعد ہونے کا خیال چاہے ''عدالت کی مہر'' یا پھر ''عدالت کا نرسنگا پھونکا جانا''۔ یہ دونوں ہی خدا کا غضب نہیں بلکہ انسان اور شیطان کا غضب ہیں۔ اس کے بعد وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ غضب کے پیالوں

کا انڈیلا جانا مکاشفہ 6 باب میں خدا کے غضب کا انڈیلے جانے کا بیان کیا گیا ہے۔

لیکن یہ دلیل قائم نہیں رہ سکتی!۔عدالت کی مہریں مکاشفہ 6 باب میں ان کی تصویر کھینچی گئی ہے۔ یہ خدا کے تخت سے براہِ راست آتی ہے۔ مکاشفہ 1:6 علاوہ ازیں اس بات کا بیان مکاشفہ 16:6 میں صاف صاف کیا گیا ہے کہ عدالت کی مہریں ''برہ کا غضب'' جو خداوند یسوع کے لئے حوالہ ہے۔

ساتویں مہر کا کھولا جانا نرسنگوں کی عدالتوں تک لے کر جاتا ہے جس کا ذکر مکاشفہ 8 باب میں موجود ہے۔ان عدالت کی تصویر کشی کی گئی ہے کہ یہ عدالتیں سات فرشتوں کے ساتھ منسلک کی گئی ہیں۔''اور میں نے ان ساتوں فرشتوں کو دیکھا جو خدا کے سامنے کھڑے رہتے ہیں۔ اور انہیں سات نرسنگے دیئے گئے (مکاشفہ 2:8)۔

جب سات پیالوں کی عدالتوں کا تعارف مکاشفہ 15 باب میں کروایا جاتا ہے تو ان کا بیان آخری عدالت کے طور پر حوالہ دیا جاتا ہے۔اس لئے ان میں خدا کے غضب کا خاتمہ ہو جاتا ہے (مکاشفہ 1:15)۔لہٰذا پیالوں کی عدالتیں بس پیالوں کی عدالتیں خدا کے غضب کا آغاز نہیں بلکہ خدا کے غضب کی تکمیل ہے۔

مکاشفہ کی کتاب اس بات کو صاف عیاں کرتی ہے کہ غضب ناک سات سالوں میں جو قہر زمین پر انڈیلا جانا ہے یہ خدا کا غضب اور قہر ان کے شروع سے لے کر آخر تک قہرِ خدا تعبیر کیا جاتا ہے۔اور جس طرح میں نے پہلے ہی اس طرح اشارہ کیا ہے کہ بائبل مقدس میں وعدہ کیا گیا ہے کہ ایمانداروں کو آنے والے غضب سے بچایا جائے گا۔

دوسری مشکل یہ ہے اگر ہم صعودِ کلیسیا کو بڑی مصیبت کے درمیان میں وقوع میں ہونے کی بات کرتے ہیں یا پھر اس کے ختم ہونے سے کچھ پہلے، تو اس کا تصور صعودِ کلیسیا قریب الوقوع ہونے کے نظریہ تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔

عدالت کی مہریں یا نرسنگوں کی عدالتیں اگر ضروری ہے کہ صعودِ کلیسیا پہلے وجود میں آئیں پھر صعودِ کلیسیا قریب الوقوع ہونا نہیں۔ پھر تو ایمانداروں کی مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے پر نظر

رکھنے کی ضرورت ہے نہ کہ خداوند یسوع مسیح کے ظاہر ہونے پر۔

Question#5: Could the Rapture occur at the end of the Tribulation as a stage in the Second Coming of the Lord?

سوال نمبر 5: کیا کلیسیا کا صعود بڑی مصیبت کے آخر میں ہوگا خداوند کے آمدِ ثانی کے منظر کے طور پر؟

یہ سب کچھ وہی ہے جس کا حوالہ اکثر تحقیر آمیز لہجے میں کیا جاتا ہے کہ "یو۔ یو۔ ریپچر *Yo-Yo Rapture* کیونکہ یہ اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ایماندار لوگ آسمان پر اٹھائے جا رہے ہیں کہ اپنے خداوند کے ساتھ ملاپ کریں اور پھر مذکورہ ایماندار فوراً ہی اپنے خداوند یسوع کے ساتھ زمین پر واپس لوٹ آتے ہیں۔

یہ نظریہ دوبارہ اس مضمون کی دہرائی کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ کلیسیا کو پورے سات سال خدا کے غضب تلے گزارنا ہوں گے۔ یہ پھر کلیسیا کے قریب الوقوع آسمان پر جانے کی نفی کرتا ہے۔

صعودِ کلیسیا کی پاک صحائف میں عکاسی کی گئی ہے کہ دلہا (یسوع) اپنی دلہن (کلیسیا) کو لینے کے لئے آ رہا ہے۔ یہ مصیبت کے بعد کلیسیا آسمان پر جانے کا نظریہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ دلہا اپنی دلہن کو پیٹ پیٹ کر کوڑے مار مار کر سزا دے رہا ہے اور بعد اس کے اس کو اپنے ساتھ لے جانے کے لئے آ رہا ہے۔

ہماری ایک بائبل کانفرنس میں ایک عظیم بائبل ٹیچر رون رہوڈز *Ron Rhodes* اس مذکورہ نظریہ پر خطاب کر رہا تھا۔ اس نے کیا کہا تھا، ملاحظہ فرمائیں:

آیئے ہم اس نظریہ کے متعلق غور کریں کہ پوسٹ ملینی ازم ایک حقیقت پر مبنی نظریہ

ہے۔اس نظریہ کے تحت صعودِ کلیسیا کے حوالہ سے ان کا کیا کہنا ہے؟

☆ کلیسیا کو پورے سات سال خدا کے قہر وغضب کو برداشت کرنا ہوگا۔

☆ تو پھر آپ کو مخالفِ مسیح کی خوفناک دورِ حکومت میں رہ کر اس کے ظلم وستم بھی برداشت کرنا ہو گا۔

☆ تو آپ کو تکلیف یا ایذا رساں کھلنے اور نرسنگون کی عدالت کا بھی سامنا کرنا ہوگا اور اس دور تکلیف کو بھی برداشت کرنا ہوگا جو ہر لمحہ بڑھتی ہی جائے گی۔

☆ آپ میں سے زیادہ تر لوگ موت کو گلے لگالیں گے اور ایسی موت مریں گے گویا وہ شہیدوں کی موت کی مانند ہوگی۔اس لئے آپ ایک دوسرے کو تسلی دیتے رہیں گے جیسے 1 تھسلنیکیوں 18:4 میں لکھا ہے۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ میرے دوستو! یہ یعنی پوسٹ ملینی ازم اور دیگر نظریات صعودِ کلیسیا فرمانے پر پورے نہیں اترتے!

پوسٹ ملینی ازم نظریہ کے ساتھ ایک اور سنجیدہ مشکل بھی پیدا ہوجاتی ہے۔یہ ہزار سالہ بادشاہی کے لئے آبادی کی تعداد مہیا نہیں کرتی۔

بائبل مقدس ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ اپنی آمدِ ثانی میں خداوند یسوع مسیح ان سب لوگوں کی عدالت کرے گا جو اس وقت زندہ رہ جائیں گے اور یہ واقع بڑی مصیبت کے تمام ہونے پر ہی وقوع میں آئے گا (متی 25:31-46 اور حزقی ایل 20:33-38)۔نجات یافتہ تو ہزار سالہ بادشاہی میں شامل ہوجائیں گے، اپنی موجودہ زندگیوں میں رہتے ہوئے اور پھر وہ ازسرِ نو زمین کو معمور کریں گے۔اور وہ نجات یافتہ بڑی مصیبت کے شروع ہوتے وقت آسمان پر اٹھائے جائیں گے۔وہ تو ساری دنیا میں بکھر جائیں گے تا کہ وہ اپنے جلالی بدنوں میں رہتے ہوئے مسیح یسوع کے ساتھ بادشاہی کریں۔

وہ سب جنہوں نے یسوع کو ردّ کیا، ان پر وہ بڑی مصیبت کے اختتام پر موت کا فتویٰ صادر ہوگا۔

اب اگر صعودِ کلیسیا اور آمدِ ثانی ایک ہی وقت پر وقوع پذیر ہوتے ہیں تو پھر کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو اپنے گوشت پوست کے حامل بدن کے ساتھ ہزار سالہ بادشاہی میں داخل ہو سکے۔ کیونکہ جملہ نجات ایمانداروں صعودِ کلیسیا کے وقت جلالی بدن حاصل کر چکے ہوں گے۔اور یہ سب غیر نجات یافتہ لوگ وہ ہوں گے جو عالمِ ارواح میں رہیں گے۔

تو صرف ایک ہی راستہ ہے کہ ہزار سالہ بادشاہی میں آبادی اس لئے کہ صعودِ کلیسیا تو کسی بھی وقت آمدِ ثانی سے پہلے وقوع میں آسکتا ہے۔اور یہ معاملہ آمدِ ثانی سے پہلے ہی ہو سکتا ہے۔

Question#6: Is 1 Thessalonians 4 the only Rapture passage contained in the New Testament?

سوال نمبر 6: کیا نئے عہد نامہ میں 1 تھسلنیکیوں 4 باب ہی میں صعودِ کلیسیا کا حوالہ ہے؟

ایسا ہرگز نہیں ہے!

خداوند یسوع مسیح نے صعودِ کلیسیا کا ذکر یوحنا 14 باب میں کیا ہے۔

1) جب اس نے یہ کہا کہ ''تمہارا دل نہ گھبرائے، تم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو''۔

2) میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا۔کیونکہ میں جاتا ہوں تا کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں''۔

3) ''اور اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تا کہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو''۔

4) ''اور جہاں میں جاتا ہوں تم وہاں کی راہ جانتے ہو''۔

تو ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ یسوع صعودِکلیسیا کی بابت بیان کر رہے ہیں؟ کیونکہ یسوع مسیح یہ کہہ رہے ہیں کہ ایمانداروں کو آسمان میں لے جاؤں گا۔ اگر خداوند اپنی آمدِ ثانی کے متعلق بیان کر رہے ہیں تو پھر یسوع کی نگاہِ مرکز ایمانداروں کو یہ کہتی کہ میں تمہارے ساتھ اس زمین پر بادشاہی کروں گا۔

ایک دیگر حصہِ کلام جو صعودکلیسیا کے متعلق ہے وہ 1 کرنتھیوں 15 باب میں موجود ہے، پولس رسول صعودِکلیسیا کے بابت فرماتے ہیں جب وہ اسے ایک بھید کہتے ہیں۔ پولس رسول یقین دلاتا ہے کہ ''دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں۔ ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے'' (آیت 51)۔ پولس رسول کا کہنا ہے کہ ہم سب تو نہیں مریں گے، مگر سب ایماندار بدل ضرور جائیں گے۔ یعنی فنا سے بقا کی حالت میں ہو جائیں گے۔

یہی وہ بات ہے جو 1 تھسلنیکیوں 4:13-18 میں سکھائی گئی ہے۔ پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے اور جلال پائیں گے۔ اور زندہ ایماندار موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔ ان کو پکڑ کر ہوا میں اڑا لیا جائے گا تاکہ آسمان میں خداوند کا استقبال کریں۔ اور اوپر جاتے ہوئے ''یہ فانی بدن بقا کا جامہ پہن لیں گے'' (1 کرنتھیوں 15:53)۔

پولس رسول ططس کو خط لکھتے ہوئے اس کی (اور ہماری بھی) حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس موجودہ جہان میں پرہیزگاری، راست بازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گزاریں۔ ''اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے جلال کے منتظر رہیں'' (ططس 2:13)۔ اس آیت پر توجہ دیں۔ ''خداوند کے ظاہر ہونے نہ کہ زمین پر آنے کے منتظر ہوں''۔ اور پھر عدالت کے لئے بھی کوئی حوالہ بھی نہیں دیا گیا جس کا مسیح کی آمدِ ثانی میں ذکر پایا گیا ہو۔

پولس رسول 2 تھسلنیکیوں میں یہ بیان کرتا ہے کہ مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے میں ایک رکاوٹ ہے۔ ''کہ جب تک گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو۔ اب جو چیز اسے روک رہی

ہے تم اسے جانتے ہو۔ اور جب تک اسے دور نہ کیا جائے گا اسے روکے رہے گا'' (2 تھسلنیکیوں 8-6:2)۔ اب ضرور ہے کہ جو چیز اسے روک رہی ہے اسے بڑی مصیبت سے پہلے ہٹا لیا جائے۔ ''تو روکنے والا کون ہے؟ کوئی اور بھی ہوسکتا ہے لیکن روح القدس کلیسیا کے ذریعہ سے کام کر رہا ہے؟ جب کلیسیا کو آسمان پر اٹھا لیا جائے گا تو مخالفِ مسیح گناہ کا شخص ہلاکت کا فرزند ظاہر ہو جائے گا۔ بدی اور گناہ کا دنیا میں ایک دھماکہ ہوگا۔

2 تھسلنیکیوں 2 باب میں میرا یقین ہے کہ پولس رسول ایک دیگر بیان کا بھی ذکر کرتا ہے جو وہ بھی ''صعودِ کلیسیا'' کے متعلق ہی ہے جو یہ اشارہ کرتا ہے کہ ''صعودِ کلیسیا'' بڑی مصیبت سے پہلے رونما ہوگا۔ یہ بیان اس طرح شروع ہوتا ہے۔ ''کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو'' (خدا کا دن آ پہنچا ہے) (2 تھسلنیکیوں 3:2)۔

اس آیتِ مقدسہ میں پولس رسول کا فرمان ہے کہ ''خداوند کا دن'' جو کہ ہزار سالہ بادشاہی کا دن کے آنے سے پہلے برگشتگی ہوگی، تو اس بات کا اس کے ساتھ تعلق ہے ''صعودِ کلیسیا'' مصیبت سے وقوع میں آئے گا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ لفظ برگشتگی کا مطلب ایک تفسیر ہے نہ کہ ترجمہ۔

درحقیقت اس آیت میں استعمال شدہ یونانی کا لفظ انگلش میں Departure اور اردو میں روانگی ہے۔ ٹامی آئس ڈائیریکٹر پری۔ٹرب سٹڈی سنٹر Tommy Ice, Director of the Pre-Trib Study Center نے یہ نقطہ اخذ کیا ہے کہ بائبل مقدس کے پہلے سات ترجموں میں لفظ Departure اردو میں روانگی ہوتا ہے۔ مذکورہ ترجمہ کے نام ذیل دیئے گئے ہیں۔

1) The Wycliffe Bible	1384
2) The Tyndale Bible	1526
3) The Coverdale Bible	1535
4) The Cranmer Bible	1539
5) The Great Bible	1540
6) The Beeches Bible	1576
7) The Geneva Bible	1608

اس کے علاوہ جو بائبل مقدس مغربی دنیا میں استعمال ہوتی ہے وہ 400ء تا 1600ء جیروم کا لاطینی میں ترجمہ جو ولگیٹ *Vulgate* کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ بھی یونانی اور لاطینی لفظ سے ہم پلہ ہے جس کے معنی بھی روانگی کے ہیں۔

ترجمہ شدہ لفظ برگشتگی کے لئے انگلش بائبل میں کوئی لفظ 1611ء تک سامنے نہیں آیا جب کنگ جیمس ورژن شائع ہوئی۔ تو کیوں کنگ جیمس ورژن میں ترجمانوں نے کیوں مکمل طور پر نیا لفظ پیش کر دیا جس کا مطلب ہے ''دور جا گرنا'' ہوتا ہے۔ یہ لفظ برگشتگی کے استعمال میں ہونے لگا۔ بہترین اندازہ یہ ہے کہ وہ کیتھولک ازم کی غلط تعلیم پر چھرا گھونپ رہے ہیں۔

اس بات سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ پولس رسول ایک خصوصی روانگی کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ تھسلنیکیوں کی کلیسیا اس خاص قسم کے اشارہ کو جانتی اور سمجھتی بھی تھی کہ ''صعودِ کلیسیا'' کیسے واقع ہوگا۔

Question#7: Is there any mention of the Rapture in the Old Testament?

سوال نمبر 7: کیا پرانے عہد نامہ میں کسی جگہ ''صعودِ کلیسیا'' کا ذکر

پایا جاتا ہے؟

خصوصی طور پر کہیں بھی نہیں !اور اس کی یہی وجہ تھی کہ پولس رسول 1 کرنتھیوں 15:51 آیت سے ایک بھید کہتے ہیں ۔مطلب یہ ہے کہ یہ کوئی ایسی چیز ہے کہ جسے عبرانی صحائفِ پاک میں صاف طور پر ظاہر نہیں کیا گیا۔

اور جس کی وجہ یہ ہے کہ ''صعودِکلیسیا'' کو پرانے عہد نامہ میں اس لئے ظاہر نہیں کیا گیا کیونکہ یہ وعدہ کلیسیائی زمانہ کے مقدسین کے ساتھ کیا گیا تھا۔اور ان کے ساتھ نہیں کیا گیا تھا جو پرانے عہد نامہ کے مقدسین تھے جو کلیسیا کو قائم ہونے سے پہلے ہو گزرے تھے(جو پرانے عہد نامہ کے زمانہ میں زندہ تھے)۔ان میں دونوں ہی شامل تھے۔یعنی غیر قوم اور یہودی دونوں کے دونوں۔وہ سب کے سب بڑی مصیبت کے آخر میں جی اٹھیں گے، جس وقت خداوند یسوع مسیح اپنی دوسری آمد میں اس زمین پر تشریف لائیں گے(دانی ایل 2-1:2)۔

لیکن جس طرح نبوتِ بائبل اسکالر جم ٹیٹلو Jim Tetlow نے یہ اشارہ کیا ہے کہ عبرانی صحائف میں صعودِکلیسیا کا سایہ پایا جاتا ہے، پولس رسول نے رومیوں 15:4 میں یوں لکھا ہے: ''کیونکہ جتنی باتیں پہلے لکھی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لئے لکھی گئیں تا کہ صبر سے اور کتابِ مقدس کی تسلی سے امید رکھیں''۔اگر چہ صعودِکلیسیا کا پرانے عہد نامہ کے ایمانداروں سے چھپا ہوا بھید تمثیلوں اور مثالوں میں مستقبل کا صعودِکلیسیا کا عکاس ہے جو خدا اپنے لوگوں کو اپنا غضب نازل کرنے سے جو دنیا پر اس لئے نازل کرے گا کہ انہوں نے مسیح کو رد کر کے خدا کے رحم اور محبت کو رد کر دیا ہے۔

یوں کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کی بابت مثالیں اور تمثیلیں عبرانی پاک صحائف میں پائی جاتی ہیں۔مثال کے طور پر حنوک ایک غیر قوم کلیسیا کی تصویر ہے۔اسے طوفانِ نوح سے پہلے ہی آسمان پر اٹھا لیا گیا۔جب کہ حضرت نوح اور اس کا خاندان جو یہودی بقیہ کی نمائیندگی کرتی ہے۔ان کو زمین پر تو بلا شبہ رہنے دیا لیکن ان کو آسمانی آفت سے بچا لیا گیا۔

اور پھر کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے کے اصول کو بھی لوط اور اس کے خاندان کے

بچائے جانے کی کہانی میں دیکھا جا سکتا ہے کیونکہ ان سب کو صدوم اور عمورا کی تباہی اور بربادی سے پیشتر بچا لیا گیا۔

پطرس رسول ان دونوں واقعات کو اپنے دوسرے خط میں یوں بیان کرتا ہے:

5) ''اور نہ پہلی دنیا کو چھوڑا بلکہ بے دین دنیا پر طوفان بھیج کر راستبازی کی منادی کرنے والے نوح کو بمعہ سات آدمیوں کے بچا لیا''۔

6) ''اور صدوم اور عمورہ کے شہروں کو خاک سیاہ کر دیا۔ اور انہیں ہلاکت کی سزا دی۔ اور آئندہ زمانوں کے بے دینوں کے لئے جائے عبرت بنا دیا''۔

7) ''اور راستباز لوگوں کو بچا لیا۔۔۔''۔

9) ''تو خداوند دین داروں کو آزمائش سے نکال لینا اور بدکاروں کو عدالت کے دن تک سزا میں رکھنا جانتا ہے''۔

ٹیٹلو کئی ایک اور بھی تمثیلوں کا ذکر کرتے ہوئے کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے اصولوں کو بیان کرتا ہے۔ مگر وہ دو حوالجات پر صعودِ کلیسیا کو پیش کرتا ہے کہ کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کی ممکن تصویر ہو سکتی ہے کہ صعودِ کلیسیا کے بعد بڑی مصیبت ہو سکتی ہے۔

پہلی تو یسعیاہ 26:

20) ''اے میرے لوگو! اپنے خلوت خانوں میں داخل ہو اور اپنے پیچھے دروازے بند کر لو اور اپنے آپ کو تھوڑی دیر تک چھپا رکھو جب تک کہ غضب ٹل نہ جائے''۔

21) ''کیونکہ دیکھو خداوند اپنے مقام سے چلا آتا ہے تا کہ زمین کے باشندوں کو ان کی بدکرداری کی سزا دے۔ اور زمین اس خون کو ظاہر کرے گی جو اس میں ہے اور اپنے مقتولوں کو ہرگز نہ چھپائے گی''۔

دوسری بات انبیاء اصغر کی تحریروں میں پایا جاتا ہے۔

صفنیاہ 2:

2) ''اس سے پہلے کے تقدیرِ الٰہی ظاہر ہو اور وہ دن بھس کی مانند جاتا رہے اور خداوند کا قہرِ شدید ان پر نازل ہو اور اس کے غضب کا دن تم پر آ پہنچے''۔

3) ''اے ملک کے سب حلیم لوگو جو خداوند کے احکام پر چلتے ہو اس کے طالب ہو۔ راست بازی کو ڈھونڈو، فروتنی کی تلاش کرو، شاید خداوند کے غضب کے دن تم کو پناہ ملے''۔

یہ دو ایسے پیراگراف ہیں جو بڑی مصیبت کے ساتھ زیادہ تر میل کھاتے ہیں۔ کیونکہ خدا یہودی لوگوں کے بقیہ کو ادوم جو زیادہ تر پترا کی طرح ہے (دانی ایل 41:11 اور مکاشفہ 14-13:12)۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے اصول کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو ایمانداروں کو خدا کے غضب سے بچاتا ہے۔

شاید ایک بہتر مثال کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کی یسعیاہ 57:1-2 میں پائی جاتی ہے، جہاں ایسے لکھا گیا ہے:

1) ''صادق ہلاک ہوتا ہے اور کوئی اس بات کو خاطر میں نہیں لاتا۔ اور نیک لوگ اٹھا لئے جاتے ہیں اور کوئی نہیں سوچتا کہ صادق اٹھا لیا گیا اور آنے والی آفت سے بچے''۔

2) ''وہ سلامتی میں داخل ہوتا ہے۔ ہر ایک راست رو اپنے بستر پر آرام پائے گا''۔

Question#8: If the Rapture is going to occur before the beginning of the Tribulation, does that mean that there are going to be two Second comings of the Lord?

سوال نمبر 8: اگر صعودِ کلیسیا بڑی مصیبت سے پہلے رونما ہوتی ہے

تو پھر کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند یسوع کی دو آمدِ ثانی ہیں؟

نہیں! اس کا مطلب یہ ہے کہ آمدِ ثانی کے دو منظر ہوں گے۔ پہلا منظر نامہ صعودِ کلیسیا جو بڑی مصیبت سے پیشتر وقوع میں آئے گا اور پھر خداوند کی واپسی کا منظر نامہ وقوع میں آئے گا جو بڑی مصیبت کے اختتام پر واقعہ ہوگا۔

یہ بات مجھے پرانے عہد نامہ میں بیان شدہ صورتِ حال کو یاد دلاتی ہے کہ جب عبرانی نبی ''مسیح'' کی آمد کے متعلق بیان کرتے تھے تو وہ دو مختلف حالتوں اور تصویروں کو بیان کرتے تھے۔ بعض پیراگراف میں مسیح کا دکھ اٹھانے والا ''برہ'' کہا گیا (یسعیاہ 53:2-10)۔ لیکن بعض پیراگراف میں فتح کرنے والا شیرِ ببر کہا گیا ہے (یرمیاہ 30:25-31)۔

Question#9: What about Old Testament saints? Will they be included in the Rapture?

سوال نمبر 9: پرانے عہد نامہ کے مقدسین کے بارے میں کیا سوچا جا سکتا ہے؟ کیا وہ بھی کلیسیا کے آسمان پر صعود کرنے کے وقت ہی آسمان پر اٹھائے جائیں گے؟

نہیں! یہ وعدہ تو صرف کلیسیا کے ساتھ ہی کیا گیا ہے یعنی ان کے ساتھ جو خداوند یسوع پر ایمان لائیں گے یعنی جو کلیسیائی زمانہ میں یسوع مسیح کو اپنا ذاتی اور شخصی نجات دہندہ قبول کریں گے وہی صعودِ کلیسیا میں شامل ہوں گے۔

پرانے عہد نامہ کے مقدسین بڑی مصیبت کے اختتام پر جی اٹھیں گے اور وہ بھی اس

وقت جلالی بدن حاصل کرلیں گے۔اس بیان اور اس تعلیم کو دانی ایل 12 باب میں بیان کیا ہے اور ساتھ ساتھ سکھایا بھی گیا ہے۔وہاں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ''وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائے اقوام سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوا ہوگا رہائی پائے گا'' (دانی ایل 12:1)۔

بڑی مصیبت میں شہید ہونے والے بھی جی اسی وقت جی اٹھیں گے جب پرانے عہد نامہ کے مقدسین جی اٹھیں گے۔یہ دونوں گروہ ٹھیک اسی وقت اپنے جلالی بدن حاصل کرلیں گے۔

Question#10: You keep talking about Church Age believers recieving glorified bodies at the time of the Rapture. What is a glorified body?

سوال نمبر 10 : آپ اکثر کلیسیائی زمانہ کے ایمانداروں کے بارے میں بات کرتے ہیں کہ وہ ٹھیک صعودِ کلیسیا کے وقت جلالی بدن حاصل کریں گے۔آخر جلالی بدن ہیں کیا؟

یہ تو ایک مشکل سوال ہے جس کا یقین کے ساتھ جواب نہیں دیا جاسکتا۔ پولس رسول 24 آیات 1 کرنتھیوں 15:35-58 کے خط میں سے وقف کئے ہوئے ہے کہ بعض باتوں کی وضاحت کی جائے۔رسول بعض باتوں کی تو وضاحت کر دیتا ہے لیکن سب باتوں کی نہیں۔

وہ بیان کرتا ہے کہ بدن ''بقا'' کے وارث ہوں گے جو کہ ''جلال'' اور ''قدرت'' میں زندہ کئے جائیں گے (آیت 43)۔اور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ یہ بدن ''روحانی'' بدن ہوں گے (آیت 46)۔اور ہم جانتے ہیں کہ اس کے معنی یہ نہیں۔ یہ بدن اپنی فطرت میں غیر مادی نہیں

ہوں گے کیونکہ روحوں کے بدن نہیں ہوتے اور ہمیں فلپیوں 3: 21 میں یہ بتایا گیا کہ ہمارے جلالی بدن ویسے ہی ہوں گے جیسا یسوع مسیح کا بدن تھا جو مردوں میں سے زندہ ہونے کے بعد کا جسم تھا۔ اسی قسم کے ہمارے بھی بدن ہوں گے۔

اور جب پولس رسول یوں لکھتا ہے کہ یسوع خداوند ہے، "وہ اپنی اس وقت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائے گا" (فلپیوں 3: 21)۔

میرے نزدیک سب سے اہم بات یہ ہے کہ پولس رسول اس بات پر زور دے رہا ہے کہ "کیونکہ ضرور ہے کہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہنے اور جب یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہن چکے گا اور یہ مرنے والا جسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہن چکے گا تو پھر ہمارے جسم کسی بیماری، درد یا رنج اور دکھ اور موت کے ماتحت نہیں ہوں گے۔ بیماریوں اور دکھوں اور موت کا ہمارے جلالی بدنوں پر کچھ اختیار نہ ہوگا۔ ہمارے جلالی بدن کامل بدن ہوں گے۔ ہمیں یسعیاہ 35:5-6 میں یوں لکھا ہوا ملتا ہے:

5) "اس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جائیں گی اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے"۔

6) "تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے اور گونگے کی زبان گائے گی"۔

اس طرح کے صحائف پاک کے حصے پولس رسول کے ان بیانات جو رسول نے رومیوں کے خط میں لکھے ہیں ان میں ہم زیادہ صاف جھلک دیکھتے ہیں۔

"کیونکہ میری دانست میں اس زمانہ کے دکھ درد اس لائق نہیں
کہ اس جلال کے مقابل ہو سکیں جو ہم پر ہونے والا ہے"
(رومیوں 18:8)

Question#11: Will those left behind at the time of the Rapture be given an

oppertunity to be saved?

سوال نمبر 11: جو پیچھے رہ جائیں گے کیا انہیں بھی کلیسیا کے صعود کے وقت موقع دیا جائے کہ وہ بھی توبہ کر سکیں؟

یقیناً!

مکاشفہ کی کتاب یوں بیان کرتی ہے کہ بڑی اکثریت عوام کی جو صعودِ کلیسیا کے پیچھے رہ جائے گی توبہ کرنے کا انکار کرے گی اور لکڑی اور پتھر کی پوجا کرنے اور بدروحوں اور زر کی دوستی رکھے گی اور مخالفِ مسیح کے غضب کا نشانہ بنے گی۔ لیکن مکاشفہ کی کتاب بھی ظاہر کرتی ہے کہ جس طرح مکاشفہ کی کتاب 9:20-21 میں لکھا ہے: ''اور جو خون اور جادوگری اور حرام کاری انہوں نے کی تھی ان سے توبہ کی''۔

لیکن مکاشفہ کی کتاب یہ بھی بیان کرتی ہے کہ ''ان باتوں کے بعد جو میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور امت اور اہلِ زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے ہوئے اور کھجوروں کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تخت اور برہ کے آگے کھڑی ہے''۔

تو ان لوگوں نے کس طرح نجات حاصل کی جبکہ کلیسیا تو آسمان پر جا چکی ہے؟ اس بات کا یہ جواب ہے کہ روح القدس کی قوت کے وسیلے سے جو ابھی تک زمین پر موجود ہوگا، یہی قوت یعنی روح القدس کی قوت ان کو یسوع مسیح کی طرف مائل کر کے نجات دے گی۔

اس بات کو بھی اپنے ذہن میں رکھیں کہ خداوند کی کلیسیا کے ارکان روح القدس کے لئے کام کرتے تھے۔ جب کلیسیا زمین پر سے اٹھالی جائے گی۔ لیکن روح القدس تو زمین پر سے نہیں اٹھالیا جائے گا۔ روح القدس تو ہر جگہ اور ہر وقت دنیا میں موجود ہوگا، لوگوں کو مسیح کی طرف کھینچے گا، روح القدس یہ کام کئی ایک طریقوں سے انجام دے گا۔

- صعودِ کلیسیا کی گواہی کے ذریعہ سے۔

- ان بائبل مقدس کی جلدوں سے جولوگ حاصل کرلیں گے۔
- انجیلِ مقدس کی گواہی انٹرنیٹ کے ذریعہ سے جوانٹرنیٹ میں سے حذف نہ کی گئی ہو گی۔
- ان دو گواہوں کی منادی کے ذریعہ سے جو ہر روز یروشلم میں منادی کرتے رہیں گے (مکاشفہ 11باب)۔
- 144,000 یہودیوں کی گواہی کے ذریعہ جن پر روح القدس کے وسیلہ سے مُہر کر دی گئی ہوگی، جن کی پوری بڑی مصیبت کے ایام میں خدا حفاظت کرے گا (مکاشفہ 11باب)۔
- اس فرشتہ کا تمام دنیا میں انجیل کی منادی کے ذریعہ سے جو وہ بڑی مصیبت کے خاتمہ سے کچھ دیر پہلے کی جائے گی (مکاشفہ 14:6)۔

تو ایک جلالی سچائی پھوٹ نکلے گی جو اس بڑی نجات جو ابھر کر سامنے آئے گی جب خداوند اپنا قہر اس کُرہِ ارض پر نازل کر رہا ہوگا۔ اس کا بنیادی مقصد سزا نہیں بلکہ اس سب کا بڑا مقصد توبہ ہوگا کہ لوگوں کو توبہ کرنے کی توفیق بخشے کہ وہ جہنم واصل نہ ہوں۔ دیکھئے یہاں یسعیاہ نبی کا کیا کہنا ہے: **"رات کو میری جان تیری مشتاق ہے۔ ہاں میری روح تیری جستجو میں کوشاں رہے گی۔ کیونکہ جب تیری عدالت زمین پر جاری ہے تو دنیا کے باشندے صداقت سیکھتے ہیں"** (یسعیاہ 9:26)۔

نجات کے معاملہ میں ایک بہت بڑا تضاد بھی موجود ہے جس کا تعلق صعودِ کلیسیا کے بعد نجات حاصل کرنے سے ہے۔ اس کا تعلق اس بات اور ان لوگوں سے ہے جنہوں نے صعودِ کلیسیا سے پہلے خوشخبری کا پیغام سنا ہے، اور انہوں نے اس پر ایمان لانے سے انکار کیا ہوگا۔ بعض اس کی

یہ دلیل دیتے ہیں کہ ایسے لوگ اب بھی خوشخبری کو قبول کرنے سے انکار کریں گے۔اس کے علاوہ دیگر لوگ یہ دلیل دیتے ہیں کہ ایسے لوگ بھی نجات پا سکتے ہیں۔تو یہ تضاد 2 تھسلنیکیوں 2:8-12 میں پایا جاتا ہے۔ان آیات میں یوں لکھا ہے:

8) ''اس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمدِ کی تجلی سے نیست کرے گا''۔

9) ''اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ''۔

10) ''اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہوگی اس واسطے کے انہوں نے حق کی محبت کو اختیار نہ کیا جس سے ان کی نجات ہوتی''۔

11) ''اسی سبب سے خدا ان کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجے گا تا کہ وہ جھوٹ کو سچ جانیں''۔

12) ''اور جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں، وہ سب سزا پائیں''۔

کلام کا یہ حصہ یوں نظر آتا ہے کہ یہ ان لوگوں کے لئے تعلیم ہے کہ جنہوں نے ''صعودِ کلیسیا'' سے پہلے ردّ کر دیا ہے۔وہ متواتر یہی کرتے رہیں گے۔میں تو یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ جن لوگوں نے صعودِ کلیسیا سے پہلے خوشخبری کو رڈ کر دیا، اس کے بعد پھر انہیں اسے قبول کرنے کا امکان ہوگا۔میں یہ امید کرتا ہوں جو یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ان کو پھر ایک موقع دیا جائے گا، وہ صحیح نہیں ہیں۔لیکن میں ایسے لوگوں کو کوئی جھوٹی امید دلانا نہیں چاہتا۔

ایک بات جو ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جو لوگ بڑی مصیبت کے دوران خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیں گے، تو پھر وہ فوراً ہی ایذا رسانی کے لئے دیئے جائیں گے اور اس کے بعد وہ شہادت کا درجہ حاصل کر لیں گے۔اس لئے میں ان لوگوں کو سختی سے تردید کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے بڑی مصیبت سے پیشتر ردّ کر دیا، وہ اس خوشخبری کو قبول کرنا چاہیں، تو ایسے لوگ اپنے آپ کو بڑی اور غیر متوازی مخالفِ مسیح کی نازل کردہ مصیبت اور ایذا رسانی میں مبتلا ہوں

گے۔

Question#12: Could there be a partial Rapture, consisting only of those Christians who are living godly lives and are watching for the Lord's appearance?

سوال نمبر 12: کیا پھر ایک جزوی ''صعودِ کلیسیا'' کا مظاہرہ بھی ہوگا جو ان مسیحی ایمانداروں کے لئے ہوگا جو دین داری کی زندگی گزار رہے ہیں اور خداوند کے ظاہر ہونے کی راہ تک رہے ہیں؟

جی نہیں! یہ ناممکن ہے۔

خدا کے کلام کا حصہ یہ بیان کرتا ہے کہ ''صعودِ کلیسیا'' کا واقع اور ظہور تمام سچے مسیحی ایمانداروں کے لئے وقوع میں آئے چاہے وہ ایماندار پختہ یا غیر پختہ ایمان کے حامل ہوں۔ اور چاہے وہ وفادار یا بے وفا ہوں کیونکہ ایمانداروں کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ خدا کے غضب سے بچائے جائیں گے۔ کیونکہ خدا نے اپنے فضل سے کلیسیا کو پیدا کیا ہے نہ کہ اعمال کے سبب سے۔ لہٰذا خدا فضل سے پیدا کی گئی کلیسیا کو یک لخت آسمان پر لے جائے گا۔

جو لوگ جزوی ''صعودِ کلیسیا'' کی دلیل دیتے ہیں ان کے معاملہ میں خداوند یسوع نے دس کنواریوں کے بارے میں بیان کیا ہوا ہے (متی 25:1-13)۔ اس تمثیل میں پانچ کنواریاں خداوند کے انتظار میں بالکل تیار تھیں اور ان کو لے کیا گیا۔ جبکہ پانچ تیار نہیں تھیں۔ سو ان کو پیچھے چھوڑ دیا گیا۔ جو پیچھے چھوڑ دی گئیں وہ غیر تیار شدہ ایمانداروں کی علامت نہیں ہیں۔ ان کی مشعلوں میں تیل نہیں تھا (تیل = روح القدس کی طرف اشارہ ہے)۔ یہ ایک مثبت ثبوت ہے کہ یسوع

نے جو پیچھے رہ گئیں تھیں ان کو جواب دیا کہ ''میں تم سے سچ کہتا ہوں میں تم کو نہیں جانتا'' (متی 12:25)۔

اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں جو 1 یوحنا 28:2 میں کہا گیا ہے۔لکھا ہے: ''غرض اے بچو! اس میں قائم رہو تا کہ جب وہ ظاہر ہو تو ہمیں دلیری ہو اور ہم اس کے آنے پر اس کے سامنے شرمندہ نہ ہوں''۔اس آیت میں یہ بات بھی صاف کر دی گئی ہے کہ مسیحی ایماندار صعود کے وقت شرمندہ نہ ہوں۔پس وہ جو نہ صرف دین داری کی زندگی گزارتے ہیں وہ ہوا میں اڑ کر خداوند کا استقبال کریں گے۔

اس سب کا خلاصہ 1 کرنتھیوں میں جاری کر دیا گیا ہے جو 1 کرنتھیوں 3:10-15 میں موجود ہے جہاں پولس رسول اس کی یوں تشریح کرتے ہیں کہ جو آسمان پر اٹھائے جائیں گے وہ ''شرم سار'' ہوں گے۔ جب وہ خداوند کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر جواب دیں گے کہ انہوں نے روح القدس کی نعمتوں کو کس طرح استعمال کیا کہ خدا کی بادشاہی ترقی کرتی جائے۔ ایسے لوگوں کو ہمیشہ کی زندگی تو ملے گی لیکن وہ کوئی خاص اجر نہیں حاصل کریں گے جن کا ہمیں دیئے جانے کا وعدہ کیا گیا۔جن ایمانداروں نے وفاداری سے خداوند کی خدمت کی ہو گی، وہ انعام حاصل کریں گے۔درحقیقت پولس رسول یہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا کام جل جائے گا لیکن خود بچ جائیں گے مگر جلتے جلتے!

جیک وان Jack Van نے کہا ہے جزوی صعودِکلیسیا کے تصور میں ایک بصیرت انداز صورت نظر آتی ہے۔وہ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ جزوی صعودِکلیسیا بائبل ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہر ایک کلیسیا کا رکن ''مسیح کے بدن'' کا رکن ہے (رومیوں 12:4-5)۔پھر وہ اس بات کا مشاہدہ کرتا ہے کہ اگر وہی ایماندار جو ایک خصوصی میار پر پورے اترتے ہیں تو وہی اوپر اٹھا لئے جائیں۔تو پھر مسیح کے بدن کی شکل بگڑ کر رہ جائے گی۔اس کے بعد وہ پھر اس معاملہ میں ''اضافہ'' کرتے ہوئے اس کا یہ کہنا ہے کہ جزوی صعودِکلیسیا کا تصور خداوند کے بدن کے بابت اس کی تعلیم کی نفی کرتا ہے۔

صرف وہی مسیحی جو صعودِکلیسیا کے پیچھے رہ جائیں گے وہ تو صرف وہی ہوں گے جو مسیحی

ہونے کا اقرار تو کرتے ہیں لیکن ان کو ''نئے پیدائش'' کا کوئی تجربہ نہیں۔جن لوگوں کی بابت میں کہہ رہا ہوں وہ صرف تہذیبی یا فلاحتی مسیحی ہیں۔

Question#13: Will all babies and minor children be taken to Heaven when the Rapture occurs?

سوال نمبر 13: کیا سب بچے اور نابالغ مسیحی بھی جب صعودِ کلیسیا واقع نمودار ہوگا تو سب کے سب آسمان پر چلے جائیں گے؟

یہ ایک بڑا مشکل سوال کیا گیا ہے۔اس کا جواب دینا کچھ آسان نہیں ہے۔اس لئے کہ بائبل مقدس اس کا جواب براہِ راست مہیا نہیں کرتی۔ہم صرف اس سوال کے جوب کے متعلق کسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔

عموماً جو اس سوال کا جواب دیا جاتا ہے وہ دو حصوں میں پایا جاتا ہے۔پہلے چھوٹے اور نابالغ بچوں کی حالت کا اندازہ لگا کر کہتے ہیں کہ آسمان پر اٹھالئے جائیں گے اور بعض لوگ تو ان بچوں کے متعلق خیال کرتے ہیں جو رحم میں ہوتے ہیں۔اور حصہ یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ صرف وہ نابالغ بچے جو ایمانداروں کے ہاں پیدا ہوتے ہیں وہی بوقت صعودِ کلیسیا آسمان پر اٹھائے جائیں گے۔

اور جو سب بچوں کی خاطر سوچتے اور کہتے ہیں کہ وہ سب کے سب صعودِ کلیسیا کے وقت آسمان پر اٹھائے جائیں گے، پہلے تو وہ خداوند کے بیان کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو اس نے بچوں کے متعلق دیا جو مقدر کی انجیل کے 10 باب میں یوں مرقوم ہے:

14) ''یسوع یہ دیکھ کر خفا ہوا اور ان سے کہا بچوں کو میرے پاس آنے دو''۔ان کو منع نہ کرو۔کیونکہ خدا کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے''۔

15) ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی خدا کی بادشاہی کو بچوں کی طرح قبول نہ کرے وہ اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا''۔

خداوند یسوع نے متی کی انجیلِ مقدس میں بھی کہا ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے''۔

وہ دوسری دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حرام کاری سے پیدا ہونے والے بچہ کے ساتھ کیا ہوا جو داؤد بادشاہ اور بت سبع کی زنا کاری کی بدولت پیدا ہوا تھا (2 سموئیل 12 باب)۔ بت سبع کی حمل کی بابت ناتن نبی نے داؤد بادشاہ کو اس کا گناہ یاد دلایا اور اس کے پیدا ہونے والے بچہ کی موت داؤد بادشاہ کے گناہ کے باعث ہوگی۔

جب نبوت سچ ثابت ہوگئی تو داؤد بادشاہ نے بڑے غمگین لہجہ میں کہا: ''میں اس کے پاس جاؤں گا پر وہ میرے پاس نہیں لوٹنے گا'' (2 سموئیل 23:12)۔ اس طرح روح القدس نے داؤد کے ذریعہ اس بات کو ظاہر کر دیا ہے کہ جب نابالغ بچے فوت ہو جاتے ہیں تو وہ خداوند کے پاس جاتے ہیں۔

تیسرا گروپ جس میں سب متفق تھے انہوں نے یہ نقطہ بیان کیا کہ جب بچے احتساب تک پہنچے تو وہ سب خداوند کے پاس جاتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ اگرچہ ہر ایک پیدا ہونے والا بچہ گناہ آلودہ فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے یعنی جو اسے آدم کے گناہ کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے ذمہ دار اور نہ ہی اپنے گناہوں کے بھی اس وقت تک ذمہ دار نہیں جب تک کہ وہ احتساب کی عمر تک نہیں پہنچتے۔ اس عمر تک جس میں وہ ''نیکی اور بدی'' میں امتیاز کرنا نہیں جانتے۔ لہٰذہ اگر کوئی بچہ نیکی اور بدی کی پہچان کی عمر تک پہنچنے سے پہلے مر جاتا ہے تو وہ نجات پائے گا۔

یہ بڑے زوردار دلائل ہیں۔ نابالغ بچوں کی موت کے متعلق اور صعودِ کلیسیا کے متعلق بھی۔ تاہم ان سب نے ایک کی حقیقت کو نظرانداز کئے رکھا۔ بائبل میں کوئی ایک بھی مثال نہیں ملتی کہ نابالغ بچے خدا کے غضب سے بچے رہیں گے غور کریں۔

☆ جب خدا نے نوح کی پشت پر اپنا قہر نازل کیا جو طوفانِ نوح کہلاتا ہے تو اس سب کی سب نسلِ انسانی طوفان کے وجہ سے مٹ گئی صرف نوح اور اس کا خاندان بچ گیا۔

☆ جب خدا نے مصری لوگوں پر اپنا غضب نازل کیا تو بچوں کی عمر کا کائی لحاظ نہ رکھا۔ اور یہودی خاندان بھی اس کی زد میں اس میں آئے جنہوں نے خدا کے حکم کی پیروی نہ کی کہ اپنے دروازوں کی چوکھٹوں پر خون کا نشان لگاتے جو انہوں نے کسی جانور کو ذبح کر کے لگانا تھا۔

☆ جب خدا نے اسوریوں کو اجازت دی کہ وہ اسرائیل کو فتح کر لیں اور جب خدا نے یہوداہ کو فتح کرنے کے لئے بابلی لوگوں کو اجازت دی تو اس وقت بچے بھی اس قتلِ عام میں شامل تھے۔

☆ اور جب خدا نے اہلِ یہود پر 70ء میں اپنا غضب رومی فوجوں کے وسیلہ سے نازل کیا تو اس وقت بچوں کو نہیں بچایا گیا تھا۔

☆ اور جب خدا بڑی مصیبت کے دوران اپنا غضب نازل کرے گا جس کے نتیجہ میں دنیا کی نصف آبادی صفحِ ہستی سے مٹ جائے گی جو پہلے ساڑھے تین سالوں کے غضب کا نتیجہ ہو گی تو بچوں کے محفوظ رہنے کا وہاں کوئی بھی ذکر نہیں۔

جن کا یہ نظریہ ہے کہ صرف نجات یافتہ والدین ہی کے بچے صعودِ کلیسیا میں آسمان پر اٹھائے جائیں گے، عموماً وہ مندرجہ ذیل پاک صحائف کو اپنی دلیل میں ٹھیک ثابت کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔

"کیونکہ جو شوہر باایمان نہیں وہ بیوی کے سبب سے پاک ٹھہرتا ہے
اور جو بیوی باایمان نہیں وہ مسیحی شوہر کے باعث پاک ٹھہرتی ہے
ورنہ تمہارے فرزند ناپاک ہوتے مگر اب پاک ہیں"
(1 کرنتھیوں 14:7)

''خداوند کے خوف میں قوّی امید ہے اور اس کے
فرزندوں کو پناہ کی جگہ ملتی ہے''
(امثال 14:26)

پہلے تو یہ پاک صحائف کے حصے اپنے معنوں میں بہت اور واضع ہیں اور پھر ان حروف اور جملوں میں انہیں واضع کرنے کی خاطر ان کی وضاحت کے لئے ان کو استعمال کیا گیا ہے۔ بے ایمان شوہر ایک طرح سے اپنی بیوی کے مسیحی ہونے سے پاک ٹھہرتا ہے۔ وہ یوں کہ جب اس کے ساتھ اس کا ملاپ ہوتا ہے تو اس کا شوہر بھی اس کا عضو ہوتے ہوئے پاک ٹھہرتا ہے۔ ایسی ہی ایک بے ایمان بیوی بھی با ایمان شوہر کے ساتھ ملاپ کے ساتھ پاک ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ لکھا ہے'' وہ دونوں ایک تن ہوں گے''۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر تمہارے فرزند ناپاک ہوتے۔ مگر اب خدا کے لئے پاک یعنی خدا کے لئے پاک اور مخصوص اور متبرک ہیں (دی فلپس نیو ٹیسٹامنٹ)۔

ان ترجموں میں مندرجہ بالا پائے جانے والے پاک صحائف کے حصوں میں موجود بیانات میں یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ چھوٹے بچے ایمانداروں کے وسیلے سے پاک اور متبرک ٹھہرتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ کیوں میں نے شروع میں یہ کہا کہ یہ ایک بڑا جواب دینے کے لئے بڑا مشکل سوال ہے۔ میں شخصی طور پر ایمان رکھتا ہوں کہ بنیادی طور پر اس سے تین ایسے حقائق پیدا ہو کر سامنے آتے ہیں جن پر ہمیں ضرور غور ہونا چاہیے۔

1) وہ بچے جو اپنی نیکی اور بدی کی پہچان سے پہلے کی عمر سے اس جہانِ فانی سے کوچ کر جاتے ہیں وہ آسمان میں جاتے ہیں۔

2) کیونکہ جب خدا اپنا قہر و غضب انڈیلتا ہے تو وہ عموماً پھر بچوں کو بھی نہیں چھوڑتا۔

3) خدا کبھی بھی خصوصی رعایت ایمانداروں کو بچانے کے لئے مہیا نہیں کرتا۔

مندرجہ بالا ان حقائق کی بنا پر میری طرف سے حاصلِ کلام یہ ہے کہ صرف چھوٹے بچے صعودِ کلیسیا میں آسمان پر جائیں گے، چاہے ان کے والدین میں سے ایک ہی ایماندار کیوں نہ ہو۔ میں منطقی طور پر بھی سوچتا کہ جب خدا ایمانداروں کو آسمان پر اٹھالے گا اوران کے چھوٹے بچوں کو بھی آسمان پر ان کے ساتھ لے جائے گا تا کہ وہ مخالفِ مسیح کے ظلم واسبدار کا نشانہ بنیں۔

Question#14: Couldn't God just protect believers during the Tribulation? Is it really necessary to remove them from the earth?

سوال نمبر 14: کیا خدا بڑی مصیبت کے دوران ایمانداروں کی فوق الفطرت طور پر حفاظت نہیں کرسکتا؟ کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اس زمین پر سے اٹھالئے جائیں؟۔

جی ہاں خداوند تو فوق الفطرت حفاظت بھی مہیا کرسکتا ہے۔لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ خدا سلامتی سے ایمانداروں کو بدروحوں کے حملوں سے بچائے گا جو بڑی مصیبت میں یسوع پر ایمان لائیں گے۔مکاشفہ 6:9 میں جس طرح لکھا ہے کہ ان کی دموں میں ڈنگ تھے جو بڑے تکلیف دہ ہوں گے خدا ان کو بچائے گا۔

کلیسیا کا بڑی مصیبت کے دوران زمین پر رہنے کا کوئی مقصد نہیں۔ یہ وہ وقت ہوگا جب خدا اپنا غضب ان پر نازل کرے گا جنہوں نے خدا کے فضل، محبت اور رحم کو رد کیا ہوگا۔

کچھ لوگوں کو خیال یا دعویٰ بھی ہے کہ ''کلیسیا'' کے لئے بھی بڑی مصیبت کے ذریعہ سے کلیسیا کو صاف کر کے اس کو پاک کیا جائے۔لیکن یہ نظریہ غیر واجب ہے۔خداوند یسوع کا خون

ہمارے گناہوں کو معاف کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ قائم شدہ حقیقت ہے۔ آیئے دیکھئے!

''تا کہ اس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کر کے مقدس بنائیں۔ اور ایک ایسی جلال والی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاظر کرے جس کے بدن میں داغ یا جھری یا کوئی اور ایسی چیز نہ ہو بلکہ پاک اور بے عیب ہو'' (افسیوں 5:26-27)۔

جو لوگ یہ دلیل دیتے ہیں کہ کلیسیا کو عرصہ سات سال تک بڑی مصیبت میں اس لئے گزارنا ہے کہ کلیسیا کا صعود ہو جائے تو وہ بھی (کاتھولک عقیدہ) کی طرح پروٹسٹنٹ اعتراف یا عالم برزخ میں گزارنے کی طرح (مترادف) ہے۔

بعض نوح اور اس کے خاندان کی بھی مثال کو پیش کرتے ہیں۔ ان کو بھی طوفان کے دوران زمین پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ خدا نے اپنا غضب زمین پر نازل کیا لیکن ان کو محفوظ رکھا۔ لیکن اس بات کو تو بھول جاتے ہیں کہ حنوک تو طوفان سے پہلے ہی آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا (پیدایش 5:24)۔ میں پھر اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ حنوک کلیسیا کا نمائندہ تھا لیکن نوح اور اس کا خاندان یہودیوں کے بقیہ کی نمائندگی کرتے ہیں جو بڑی مصیبت کے دوران اس وقت محفوظ رہے جب ''مسیح'' زمین پر واپس تشریف لائے گا۔

Question#15: Will the Rapture mark the beginning of the Tribulation?

سوال نمبر 15: صعودِ کلیسیا کس بات کا نشان ہے؟ کیا یہ مصیبت کے شروع ہونے کا نشان ہے؟۔

جی نہیں! بائبل مقدس تو کسی بھی جگہ میں یہ نہیں بتاتی کہ بڑی مصیبت صعودِ کلیسیا کے ساتھ شروع ہوگی۔

میرا ایمان ہے کہ صعودِ کلیسیا مہینوں یا کئی سال بڑی مصیبت سے پہلے وقوع میں آئے

گا۔ بہر کیف بڑی مصیبت صعودِ کلیسیا کے کچھ دیر بعد شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ بڑی مصیبت وہ وقت ہے جب خدا اپنا قہر دنیا پر نازل کرے گا۔ اور 1 تھسلنیکیوں 10:1 میں یوں لکھا ہے:

"۔۔۔یسوع جو ہم کو آنے والے غضب سے بچاتا ہے"۔

ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا بڑی مصیبت کے شروع ہونے سے بہت جلد پہلے وقوع میں آئے گا۔ کیونکہ 2 تھسلنیکیوں کے خط میں یوں لکھا ہے کہ مخالفِ مسیح اس وقت تک ظاہر نہیں ہوگا جب تک کہ وہ دور نہ کیا جائے روکے رہے گا (2 تھسلنیکیوں 2:6-7)۔

میں ایمان رکھتا ہوں کہ روح القدس اسے روکے ہوئے ہے جو کلیسیا کے وسیلہ سے کام کر رہا ہے۔ اور جب کلیسیا آسمان پر اٹھالی جائے گی تو مخالفِ مسیح کو کھلی چھٹی دے دی جائے گی۔ غالباً مخالفِ مسیح جب تک اپنی قوت کو وسطی یورپ میں مضبوط نہ کرلے، اس سے پہلے وہ ظاہر نہیں ہوگا۔

دانی ایل یوں فرماتا ہے کہ عجیب نکتہ یہ ہے کہ "مخالفِ مسیح" یہودیوں کے ساتھ امن معاہدہ پر دستخط کرنے کے ساتھ ہے، مخالفِ مسیح یہودیوں کو یہ یقین دلائے گا، بلکہ وہ دنیا میں امن قائم کرنے کی ضمانت دے گا اور یہودیوں کو ہیکل بنانے کی بھی اجازت دے گا (دانی ایل 27:9)۔

Question#16: Are there any other raptures mentioned in the Bible, or is the Rapture of the Church the only one?

سوال نمبر 16: کیا بائبل مقدس میں کسی اور جگہ میں بھی صعودِ کلیسیا کی بابت بھی کوئی حوالہ موجود ہے یا صرف ایک ہی حوالہ ہے؟

جی ہاں! بائبل مقدس میں صعودِ کلیسیا کے بارے میں دیگر حوالجات بھی موجود ہیں۔

پہلا حوالہ پیدائش 24:5 ہے، جہاں لکھا ہے کہ قدیم بزرگ حنوک نبی آسمان پر اٹھالیا گیا۔ ''حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور غائب ہوگیا کیونکہ خدا نے اسے اٹھالیا'' (پیدائش 24:5)۔ پس وہ نسبتاً یا اضافی طور پر جوان تھا، جب لوگ 800 سال یا 900 سال تک کی زندگی پاتے تھے۔

یہ کس قدر جلالی گواہی ہے جو اس حقیقت کو عیاں کرتی ہے۔ اس کے پاس کس قدر اہم شخصی تعلقات رکھنے والے شخص جو خدا کے ساتھ ساتھ چلتے تھے اور خدا انہیں موت سے پہلے ہی وطن میں بلا لیتا ہے۔

دوسرا حوالہ بائبل مقدس میں مذکور ''آسمان پر ایلیاہ نبی ہے'' (2 سلاطین 2:7-14)۔ جونہی اس کی خدمت پوری ہونے والی تھی اور یہ بات اس لئے ٹھیک ہے کیونکہ خدا نے اسے بتایا تھا کہ اب اسے موت سے پہلے ہی آسمان پر اٹھایا جانا ہے کیونکہ اس نے اپنے شاگرد ''الیشع'' پر اس بات کو ظاہر کردیا تھا (آیت نمبر 9)۔ اس سے پیشتر کہ میں تجھ سے لے لیا جاؤں، بتا میں تیرے لئے کیا کروں؟''۔

جب اس کے بعد میں ہونے والے مرحلہ کے لئے الیشع نبی نے بھی کہا کہ میں تیری منت کرتا ہوں کہ تیری روح کا دُونا حصہ مجھ پر ہو۔ ایلیاہ نے اسے یہ کہہ کر یقین دلایا کہ اگر تو مجھے اپنے سے جدا ہوتے ہوئے دیکھے تو تیرے لئے ایسا ہی ہوگا۔ اور وہ چلتے اور باتیں کرتے جاتے تھے کہ دیکھو ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں نے ان دونوں کو جدا کردیا اور ایلیاہ بگولے میں آسمان پر چلا گیا۔

تیسرا حوالہ آسمان پر جانے کا واقع کلامِ پاک میں وہ یہ جو حزقی ایل نبی کے متعلق ہے۔ ''اور چھٹے برس کے چھٹے مہینے کی پانچویں تاریخ کو یوں ہوا کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا اور یہوداہ کے بزرگ میرے سامنے بیٹھے تھے کہ وہاں خداوند خدا کا ہاتھ مجھ پر ٹھہرا۔ تب میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شبیہہ آگ کی مانند نظر آتی ہے۔ اس کی کمر سے نیچے تک آگ اور اس کی کمر

سے اوپر تک جلوۂ نور ظاہر ہوا جس کا رنگ صیقل کئے ہوئے پیتل کا سا تھا۔ اور اس نے ایک ہاتھ کی شبیہہ سی بڑھا کر میرے سر کے بالوں سے مجھے پکڑا اور روح نے مجھے آسمان اور زمین کے درمیان بلند کیا اور مجھے الٰہی رویا میں یروشلم میں شمال کی طرف اندرونی پھاٹک پر جہاں غیرت کی مورت کا مسکن تھا جو غیرت بھڑکاتی ہے لے آئی" حزقی ایل 8:1-3۔

آسمان پر اٹھائے جانے کا چوتھا واقعہ خداوند یسوع کے آسمان پر اٹھائے جانے کا واقعہ ہے (اعمال 1:9-11)۔ یہ واقعہ خداوند یسوع مسیح کے زندہ ہونے کے چالیس دن کے بعد وقوع میں آیا۔

اور آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد دو فرشتہ شاگردوں پر ظاہر ہوئے جو کہ اس عظیم واقعہ کے گواہ تھے۔ اور فرشتوں نے انہیں بتایا کہ "یہی یسوع جسے تم نے آسمان پر جاتے دیکھا اسی طرح پھر آئے گا"۔

پانچواں واقعہ بھی جو کلامِ مقدس میں درج ہے وہ افقی واقعہ ہے۔ یوں ہوا کہ جب مبشر فلپس کو خدا نے ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پہنچایا۔ یہ خدا کا فوق الفطرت کام تھا۔ اور اس بڑے کام کے باعث حبشی خوجہ خداوند یسوع پر ایمان لے آیا (اعمال 8:26-40)۔

خدا کا کلام یہ بیان کرتا ہے کہ جونہی حبشی خوجہ نے بپتسمہ پا لیا تو خدا کا روح فلپس کو اٹھا لے گیا اور حبشی خوجہ نے اسے پھر نہ دیکھا (اعمال 8:26-39)۔

چھٹا واقعہ آسمان پر اٹھا لے جانا 2 کرنتھیوں 12:1-4 میں پایا جاتا ہے۔ اس حصہِ کلام میں پولس رسول بیان کرتا ہے کہ یکا یک آسمان پر اٹھا لیا گیا، وہاں جا کر ایسی چیزیں دیکھیں جن کا بیان کرنا روا نہیں۔ پولس رسول کا کہنا ہے کہ یہ مجھے معلوم نہیں کہ بدن سمیت یا بغیر بدن کے یہ مجھے معلوم نہیں۔

آخری واقعہ جو خدا کے پاک صحائف میں درج ہے وہ مستقبل میں واقعہ ہوگا جس طرح کلیسیا کا واقعہ ہوگا اسی طرح یہ بھی واقعہ ہوگا۔ یہ دو گواہوں کا واقعہ ہوگا۔ مجھے ان دو گواہوں کے آسمان پر جانے کے بارے میں یاد دلایا گیا جو یروشلم کی گلیوں جو ساڑھے تین سال تک یروشلم میں

منادی کریں گے، جبکہ یہ ساڑھے تین سال بڑی مصیبت کے سال ہوں گے اور وہ لوگوں کے سامنے توبہ کی منادی کریں گے تا کہ دنیا توبہ کرے اور ہلاک نہ ہو۔

مکاشفہ 11 باب میں لکھا ہوا ہے کہ وہ فوق الفطرت طور پر محفوظ رہیں گے کہ جب مخالفِ مسیح یروشلم میں بڑی مصیبت کے بالکل درمیان میں (3½) کے بعد اور وہاں جا کر وہ اپنے آپ کو خدا کہلائے گا۔ پھر مخالفِ مسیح ان دونوں گواہوں کو جنہوں نے 3½ سال یروشلم میں منادی کی، ان کو قتل کر ڈالے گا اور ان کی لاشیں 3½ دن تک یروشلم میں پڑی رہیں گی لیکن جب کہ ساری دنیا انہیں دیکھ رہی ہوگی تو وہ اچانک زندہ ہو جائیں گے اور وہ آسمان پر اٹھا لئے جائیں گے (مکاشفہ 11:10-12)۔

Question#17: Are there any biblical signs we are to watch for that will signal the Rapture of the Church?

سوال نمبر 17: کیا بائبل مقدس میں کوئی ایسے آثار اور اشارے ہیں جنہیں ہم دیکھ کر کہہ سکیں کہ یہ کلیسیا کے آسمان پر جانے کا نشان ہے؟

نہیں! یہ اشارے نہیں پائے جاتے۔ یہ ایک بڑا فرق ہے جو آمدِ ثانی اور صعودِ کلیسیا کے واقعات میں ہے۔

بہت سے ایسے نشانات و اشارے ہیں جن کی بابت ہمیں کہا گیا ہے کہ ان کی طرف نگاہ رکھیں۔ بڑی مصیبت کا موسم اور صعودِ کلیسیا۔ لیکن جبکہ صعودِ کلیسیا تو آپ ایک واقعہ ہے جو قریب الوقوع ہونے والا ہے۔ لہٰذا اس کے گزشتہ دو ہزار سال سے کوئی آثار نہیں ہیں۔

ایک قریب الوقوع ہونے والا واقعہ اور اچانک واقعہ ہوگا لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہ ایک جلد واقعہ بیان کیا ہے کہ یہ واقعہ جلد ہونے والا ہے۔لیکن کلیسیا کی پاک صحائف میں حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ وہ ابدی تناظر کے ساتھ زندگی بسر کریں کہ خداوند یسوع کسی بھی وقت آسمان میں ظاہر ہوسکتا ہے۔

کوئی نئی حقیقت کیا ہے جسے ہمیں جاننے کی ضرورت ہے کہ صعودِ کلیسیا قریب الوقوع ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم پر اعتقاد رہیں۔ یہ واقعہ بہت جلد ہونے والا ہے کیونکہ آثارِ زمانہ یہ بات چیخ چیخ کر بتا رہے ہیں کہ ہم بڑی مصیبت کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔

یہ واقعہ کرسمس کی تیاری کے لئے آرائش وزیبائش کی صورتِ حال جیسا ہے جو کہ اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں ہوتی ہے۔آرائش یہ اشارہ کرتے ہیں کہ کرسمس نزدیک ہے لیکن کسی کونے میں شکر گزاری بھی بیان کی جاتی ہے۔

Question#18: References are often made to First Century Jewish wedding practices being symbolic of a Pre-Trib Rapture. What is this all about?

سوال نمبر 18 : پہلی صدی عیسوی سے یہودی شادی کے ساتھ منصوب کئے جاتے ہیں کہ صعودِ کلیسیا بھی بڑی مصیبت سے پہلے ہوگا۔تو ان سب باتوں کا آخر کیا مطلب ہے؟

یہودی شادی کئی مثال میں اور کئی ایک متوازی منظر نامہ موجود ہے۔خداوند یسوع مسیح کے زمانہ میں اور بائبل مقدس یہودی شادی کے متعلق جو کچھ تعلیم دیتی ہے وہ یسوع کی کلیسیا کے

متعلق ہی ہے۔اور صعودِ کلیسیا کے متعلق ہی بیان کیا گیا ہے۔

آیئے ہم مختلف منظر ناموں کے متعلق غور کریں کہ وہ کس طرح جو کچھ بائبل تعلیم دیتے ہوئے سکھاتی ہے کہ وہ یسوع اور کلیسیا کے ساتھ ان کا کیا تعلق اور رشتہ ہو سکتا ہے۔

1) منگنی کی رسم

دلہن کا باپ شادی کے لئے ایک عہد نامہ کے متعلق بات چیت کرتا ہے جس میں دلہن کے جہیز کی قیمت بھی شامل ہوتی تھی۔جب قیمت ادا کر دی جاتی ہے تو پھر عہد نامہ پر مہر کر دی جاتی ہے اور اس جوڑے کی منگنی سمجھیں ہو جاتی تھی۔مطلب یہ ہے اب مذکورہ جوڑہ شادی کرنے کا پابند ہو جاتا ہے۔

اس طرح خدا باپ نے اپنے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تا کہ وہ اپنی دلہن (کلیسیا) کو پابند کرے۔''کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے''(یوحنا16:3)۔

شادی کا عہد نیا عہد نامہ تھا جس کا ذکر عبرانیوں 15:9 میں کیا گیا ہے۔اور اسی سبب سے وہ نئے عہد نامہ کا درمیانی ہے تا کہ اس موت کے وسیلہ سے جو پہلے عہد کے وقت رسولوں کی معافی کے لئے ہوئی ہے بلاتے ہوئے لوگ وعدے کے مطابق ابدی میراث کو حاصل کریں۔ دلہن کی قیمت کے واسطے دلہا''یسوع'' کو اپنا خون دینا تھا۔''اے شوہر و اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کر کے اپنے آپ کو اس کے واسطے حوالہ کر دیا''(افسیوں25:5)۔

2) انتظار کا وقت

اب منگنی کے بعد انتظار کا وقت شروع ہوتا ہے جو قریباً کم از کم 9 ماہ کا ہوتا تھا۔اس وقت میں دلہا اور دلہن الگ الگ رہتے ہیں۔اس 9 ماہ کے عرصے کے دوران دلہن اپنے آپ کو شادی کے لئے تیار کرتی تھی اور وہ اپنی پاکیزگی اور کنوارپن کو ثابت کرتی تھی اور اس عرصہ میں دلہا اپنے

رہنے کے لئے جگہ کو تیار کرتا تھا۔عموماًوہ اپنے باپ کے گھر میں ایک کمرے کا اضافہ کرتا تھا۔

اسی طرح مسیح کی دلہن ''کلیسیا'' اپنے آپ کو اپنے دلہا کے ساتھ ملنے کے لئے تیار کر رہی ہے کہ وہ بھی روح القدس کے وسیلہ سے ہر روز تیاری میں مصروف ہے۔جس طرح 2 کرنتھیوں 2:11 میں یوں لکھا ہے کہ ''مجھے تمہاری بابت خدا کی سی غیرت ہے کیونکہ میں نے ایک ہی شوہر کے ساتھ تمہاری نسبت کی ہے تاکہ تم کو پاک دامن کنواری کی مانند مسیح کے پاس حاضر کروں''۔

پولس رسول اس تیاری کے سلسلہ کو پھر افسیوں کے خط میں بھی بیان کرتا ہے۔''تاکہ اس کو کلام کے پانی سے غسل دے کر اور صاف کر کے مقدس بنائے اور ایک ایسی جلال والی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاظر کرے جس کے بدن میں داغ یا جھری یا کوئی اور ایسی چیز نہ ہو بلکہ پاک اور بے عیب ہو''(افیسوں 5:26-27)۔

اور جس طرح پہلی صدی کے یہودی دلہے کے انتظار کے عرصہ میں اپنے باپ کے گھر میں اپنی بیوی اور اپنی رہائش کے لئے ایک کمرے کا اضافہ کرتا تھا تو خداوند یسوع بھی اسی طرح اب کر رہا ہے۔یوحنا 14:1-4 آیت میں اپنے شاگردوں کو آخری کھانوں پر یوں کہتا ہے کہ ''میں آسمان پر جا رہا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔(دلہن) کلیسیا کے لئے جگہ تیار کروں۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں'' (یوحنا 14:2)۔

3) دلہن کو گھر لے آنا

مذکورہ 9 ماہ انتظار کے بعد دلہا کسی بھی وقت جاتا ہے اور اپنی دلہن کو گھر لے آتا ہے۔ کیونکہ اس نے اس کے لئے جگہ تیار کر لی ہوتی ہے۔

دلہن کی روانگی کا وقت غیر اعلان شدہ ہے۔تاہم جیسے ہی وہ گھر کے نزدیک پہنچتی ہے تو دلہا خوشی مناتا ہے اور آتش بازی ہوتی ہے، ڈھول اور باجے بجنا شروع ہو جاتے ہیں۔یہ سب کام تو اس کے آنے کی اطلاع ہی تھے۔لیکن دلہن تو پہلے ہی سے تیار بیٹھی تھی کہ کب دلہا آئے اور

مجھے اپنے ساتھ لے جائے۔

یہ سب باتیں صعودِ کلیسیا کے ساتھ ملتی جلتی ہیں کہ کلیسیا آسمان پر قطعی اور حتمی ہے۔ لوقا کی انجیل 12:35 میں یوں لکھا ہے کہ ''تمہاری کمریں بندھی رہیں اور تمہارے چراغ جلتے رہیں۔

پاک صحائف اس بات کو بھی صاف کرتے ہیں کہ جب یسوع آسمان میں ظاہر ہوگا کہ اپنی دلہن کو اپنے ساتھ آسمان میں لے جائے تو اس وقت مقرب فرشتہ کی للکار اور نرسنگے کی آواز بھی سنائی دے گی (1 تھسلنیکیوں 4:16)۔ تو کلیسیا کو زمین پر سے آسمان پر اٹھا لیا جائے گا (زمین سے اوپر کھینچ لی جائے گی)۔

4) کلیسیا اور یسوع کی یکتائی

جب پہلی صدی میں کوئی یہودی دلہا دلہن کو گھر لے آتا تھا تو اس کے کمرے میں جو اس نے اس کے لئے تیار کیا ہوا ہوتا تھا وہ سات دن کے لئے اکٹھے رہتے۔ یہ اس وقت ہوتا تھا جب شادی کی سب رسمیں پوری ہو جاتی تھیں (دلہا دلہن کے ساتھ سات دن + سات سال)۔ جبکہ زمین پر سات سال کی بڑی مصیبت ہوگی۔

5) برہ کی شادی کی ضیافت

اور سات سال کے اختتام پر دلہن کی رہائش میں شادی کا بڑا جشن منایا جائے گا یعنی برہ کی شادی کی ضیافت ہوگی جس میں دلہا کے دوست بھی شامل ہوں گے۔ اسی طرح شادی کی ضیافت دلہا اور دلہن کی یگانگی اور وہ شادی کے جشن میں دونوں اکٹھے ظاہر ہوں گے۔ ''بائبل اسے برہ کی شادی کی ضیافت'' بیان کرتی ہے (مکاشفہ 19:7-9)۔

جس طرح آپ نے دیکھا کہ پہلی صدی کے ایام میں یہودی شادیوں کے بالکل مساوی یسوع اور کلیسیا کی شادی کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ بات بھی عیاں کر دی گئی ہے جو کلیسیا کے صعود یعنی آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد بڑی مصیبت کا آغاز ہوگا یعنی صعودِ کلیسیا بڑی مصیبت

سے پہلے۔

Question#19: Many people teach that the Rapture will most likely occur on the Jewish Feast of Trumpets, which occurs in the Fall of the year. What is the basis of this belief, and is it accurate?

سوال نمبر 19: بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ صعودِ کلیسیا یہودیوں کی نرسنگوں والی عید پر ہوگا جو یہودی سال کے موسمِ خزاں میں واقع ہوتی ہے۔اس ایمان کی بنیاد کیا ہے؟اور یہ کب وقوع میں آئے گی؟

یہ نظریہ تو یقیناً پاک صحائف میں پایا جاتا ہے۔سات یہودی عیدیں ہیں جو ہر سال منائی جاتی ہیں۔چار عیدیں موسمِ بہار میں اور تین عیدیں موسمِ خزاں میں منائی جاتی ہیں۔ہر ایک عید کے لئے تین حوالجات ہیں ...... ماضی، حال اور مستقبل۔

مثال کے طور پر عیدِ فسح (عیدِ پاشکا عبرانی میں) خدا کی اس معجزے کی یادگار ہے جب بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی سے رہائی دی گئی۔موجودہ جو Barley کی فصل کاٹنے پر منائی جاتی ہے۔مستقبل یہ نبوتی نشان ہے کہ ''مسیح'' فسح کا برہ ہوتے ہوئے جو بنی نوع انسان کی خاطر قربان ہوجائے گا۔

یہ فصل کٹائی کی عید جو پہلے پھلوں کی عید کہلاتی ہے (عبرانی میں شاوٗت)۔یہ عید 'ماضی'

کی طرف اشارہ کرتی ہے جب کوہِ سیناہ پر حضرت موسیٰ کوشریعت عطا کی گئی۔ یہ زمانہ حال کی یہ گندم کی فصل کی کٹائی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مستقبل کے لحاظ سے یہ ایک کام ہوگا جو''کلیسیا'' کی تعمیر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جواسی دن منایا جائے گا جب وہ مکمل طور پر قائم ہو جائے گی۔

پہلی چار عیدیں نبوتی اندازہ میں یسوع کی زندگی میں پوری ہو چکی ہیں۔ یا پھر کلیسیائی زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔

عیدِ فسح	....	**یسوع مسیح تصلیب**
بے خمیری روٹی کی عید	....	**یسوع مسیح کی بے گناہ زندگی**
پہلے پھلوں کی عید	....	**یسوع مسیح کا مردوں میں سے جی اٹھنا**
عیدِ پینتیکُست	....	**کلیسیا کا قائم ہونا**

ہم اس وقت توقف کے زمانہ میں زندہ ہیں جو موسمِ بہار اور خزاں کے درمیانی عرصہ کی عیدوں کے مابین واقعات ہیں۔ یہ خلا کا عرصہ کلیسیائی عرصہ پر محیط ہے۔ اس سے آسانی سے قبول کیا جا سکتا یہ کیونکہ کلیسیائی تاریخ میں چند بڑے واقعات کے وقوع میں آنے کی بنا پر اس خلائی عرصہ کوتسلیم کیا جا سکتا ہے تو یہ مستقبل کی تاریخوں میں جو موسمِ خزاں کے عیدوں کے طور پر ظہور میں آئیں گی۔ عام طور پر ان عیدوں کے پورا ہونے کے بارے میں کچھ یوں بتایا گیا۔

نرسنگوں کی عید	....	**صعودِ کلیسیا**
یومِ کفارہ	....	**مسیح کی آمدِ ثانی**
عیدِ خیام	....	**مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی**

صعودِ کلیسیا کا تعلق نرسنگوں کی عید کے ساتھ ہے (عبرانی میں روش ہوشعنا)۔ کیونکہ اس

کا تعلق ترحی کو بجانا اور صعودِ کلیسیا کا اعلان ہوگا جو ایک بڑی للکار کے ساتھ اتر آئے گا۔

مسیح کی دوسری آمد کا تعلق ''یومِ کفارہ'' کے ساتھ ہے (عبرانی میں یومِ کپّور)۔ کیونکہ یہ یہودیوں کے لئے توبہ کا دن ہوگا اور پاک صحائف میں کہا گیا ہے کہ جب یسوع زمین پر واپس آئے تو اس دن یہودیوں کا ایک بہت بڑا بقیہ توبہ کر کے یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لے گا۔ یہ سب کچھ مصیبت کے نتیجہ میں ہوگا۔

عیدِ خیام ان سالانہ عیدوں میں سب سے خوشی کی عید ہوگی کیونکہ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اب زراعتی سال مکمل ہو گیا ہے۔ اس طرح یوں سوچا جاتا تھا کہ اب آرام کرنے کا وقت شروع ہو گیا ہے۔ ماضی کی طرف سیکھتے ہوئے یہ بات ہمیں خدا کی وفاداری کی یاد دلاتی ہے کہ خدا بنی اسرائیل کی دیکھ بھال ان چالیس سالوں میں کرتا رہا جب وہ آوارہ پھرتے ہوئے عارضی خیموں میں رہا کرتے تھے۔ تاہم یہ مستقبل کی طرف بھی اشارہ ہے جب مسیح ہزار سالہ بادشاہی میں اپنے لوگوں کے ساتھ خیمہ زن ہوگا۔

کیا پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ ''صعودِ کلیسیا'' بھی اسی سال میں ہوگا جس سال میں نرسنگوں کی عید ہوگی؟ شاید ایسا ہی ہو! لیکن میں ذاتی طور پر یہ پیشنگوئی نہیں کرتا۔ میں ''صعودِ کلیسیا'' کو عنقریب ہونے والا واقعہ سمجھتا ہوں۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ یہ کسی بھی لمحہ میں واقعہ ہو سکتا ہے۔

Question#20: Does the Bible indicate that there is anything in particular that will trigger the Rapture?

سوال نمبر 20: کیا بائبل کچھ اس طرح کا خاص اشارہ دیتی ہے کہ صعودِ کلیسیا فوراً وقوع میں آئے گا؟

جی ہاں! ہے تو صحیح لیکن یہ روشن اور واقعی نہیں ہے۔نظر آنے والے نشان کی طرف ہم دیکھ رہے ہیں۔تو یہ ایک فوق الفطرت وقت ہی ہوگا۔

میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ رومیوں 11:25 میں لکھا ہوا ہے۔''اے بھائیو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے آپ کو عقل مند سمجھ لو۔اس لئے میں نہیں چاہتا ہے تم اس بھید سے ناواقف رہو کہ اسرائیل کا ایک حصہ سخت دل ہو گیا ہے اور جب تک غیر قومیں پوری پوری داخل نہ ہوں وہ ایسا ہی رہے گا''۔

میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ یہ صعودِ کلیسیا کے لئے کہا گیا ہے کہ جب غیر قوم کا آخری انسان جس کو خدا نے پہلے ہی سے مخصوص کر دیا ہے کہ وہ یسوع مسیح پر ایمان لا کر نجات حاصل نہ کر لے، اس سے پہلے صعودِ کلیسیا کا واقعہ وقوع میں نہیں آئے گا۔

جب غیر قوم آدمی خداوند یسوع پر ایمان لے آئے گا تو ''صعودِ کلیسیا'' یسوع کا بدن مکمل ہو جائے گا۔''تو کلیسیا آسمان پر اٹھالی جائے گی''۔

غیر قوموں کی مکمل اور کل تعداد جب پوری ہو جائے گی تو پھر ہمارا خداوند اپنی پوری توجہ تمام اسرائیل کی نجات کی طرف مبذول کر دے گا، رومیوں 11:25 میں اسرائیل کے بقیہ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ بڑی مصیبت کے بعد یا متاخر میں صعودِ کلیسیا کا واقعہ وقوع پذیر ہوگا۔

* * *

صلیب کے پاس

(فینی کراسبی کا گیت 1869)

(عوام کی جاگیر عمل داری)

رکھ تو مجھے کروس کے پاس یسوع پیارے شافی
گنہگاروں کو وہاں ملتی ہے معافی

کورس

تیرا کروس تیرا کروس ہوگا فخر میرا
جس پر بہاا ے مسیح قیمتی لہو تیرا

☆

کروس کے پاس مجھ عاصی کو یسوع تو نے پایا
تیرا نور عجیب اس وقت میرے دل میں آیا

☆

پیار کا نقشہ برّہ پاک کروس میں دیکھنے پاؤں
اور صلیب کے سایہ میں آگے بڑھتا جاؤں

☆

کروس کے پاس امید کے ساتھ صبر سے ٹھہرا رہوں
جب تک یردن کے اس پار باپ کے گھر نہ پہنچوں

Part 3

The Objections

حصہ سوم

اعتراضات

Objection#1: The word, rapture, is not even in the Bible. How, then, could the Rapture of the Church be a biblical concept?

اعتراض نمبر 1: لفظ صعودِ کلیسیا تو بائبل میں موجود ہی نہیں ہے۔تو پھر کس طرح کلیسیا کا صعود ہوگا؟ یعنی کلیسیا کا آسمان میں جانا کس طرح ممکن ہوگا؟

سادگی سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ الزام درست نہیں ہے، کیونکہ یہ لفظ یقینی طور پر بائبل میں دیکھا جاسکتا ہے۔

یہ لفظ 1 تھسلنیکیوں 4:17 آیت میں موجود ہے۔لاطینی زبان کے ترجمہ ولگیٹ بائبل Vulgate Bible جو کہ 400ء تا 1600ء تک مغربی دنیا کی تہذیب کی بنیاد ہے۔

یہ بھی لاطینی زبان میں اس طرح لکھا گیا ہے:

Deinde nos qui vivimus qui relinquimur simul
rapiemur cum illis in nubibus obviam Dom-
ino in aera et sic semper cum Domino erimus

میں بہت خوش کہ لاطینی کا لفظ ''ریپی مر rapiemur'' جس کا انگلش میں معنی ہے ''اچک لینا یا پکڑ کر دور لے جانا'' ہے۔ یا ریپچر ہے۔

اس لئے لفظ ''ریپچر'' اردو میں صعودِ کلیسیا یعنی کلیسیا کا آسمان پر اٹھا لیا جانا ہے۔ پس لفظ ریپچر یقیناً بائبل مقدس کا لفظ ہے۔

اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ کئی دیگر الفاظ ایسے ہیں جن کا ذکر بائبل مقدس میں نہیں پایا جاتا، نہ ہی کسی اور زبان میں ان کا ذکر پایا جاتا ہے۔ لہٰذا لفظ بائبل تثلیث، دہریت، الوہیت اور نہ ہی وحدت، نہ شیکینہ گلوری، عمرِ احتساب اور نہ ہی تجسم۔ یہ الفاظ بائبل مقدس میں نہیں پائے جاتے۔

تو یہ اعتراض تو گھاس کھانے کے مترادف ہے۔

Objection#2: The Pre-Trib Rapture concept cannot be true because it was not taught by any of the Church Fathers.

اعتراض نمبر 2: بڑی مصیبت سے پہلے کلیسیا کا صعود کے نظریہ سچا نہیں ہوسکتا کیونکہ اس نظر کی آبائے کلیسیا نے تعلیم نہیں دی۔

اس اعتراض کے جواب میں یہ بات ہے کہ آپ کن لوگوں کو آبائے کلیسیا کہتے ہیں۔
اگر آپ بائبل میں مذکورہ آبائے کلیسیا کی بابت کہتے ہیں جیسے یسوع پولس رسول یوحنا رسول اور

پطرس رسول۔تو پھر یہ اعتراض کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔جیسے کہ میں نے پہلے ہی یہ دکھا دیا ہے، مذکورہ سب اشخاص نے جو بیان دیئے وہ سب بڑی مصیبت سے پیشتر ''صعودِکلیسیا'' کے نظریہ یا اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔

اگر آپ ایسے لوگوں کو آبائے کلیسیا کا نام دیتے ہیں جو غیر ببلیکل ہیں اور جو 100ء اور 450ء میں ہو گزرے ہیں، تو آپ ابھی تک بہانہ باز ہیں۔چاہے انہوں نے خصوصاً مصیبت سے پیشتر صعودِکلیسیا کا ذکر نہیں کیا، تاہم تو بھی وہ خداوند یسوع کی جلد واپس آنے کے متعلق متواتر اپنی تحریروں میں لکھتے رہیں۔ایک ایسے نظریہ کی ضرورت ہے جو ''صعودِکلیسیا'' آمدِ ثانی میں مکمل علیحدگی کا بیان کرے۔اب جبکہ بہت سی نبوتیں کی گئیں کہ ان نبوتوں کا یسوع کی زمین پر واپسی سے پیشتر پورا ہونا ضرور ہے۔

علاوہ ازیں، نبوتِ بائبل ان غیر ببلیکل آبائے کلیسیا کی تحریروں پر مرکوز نہیں اور نہ ہی نبوتِ بائبل ایسی تحریروں کی مرہونِ منت ہے۔

Objection#3: The Pre-Trib Rapture doctrine is too new to be true, since it dates only from the early 1800s.

اعتراض نمبر 3: بڑی مصیبت سے پیشتر ''صعودِکلیسیا'' کی تعلیم بہت نئی ہے کہ اسے سچ مانا جائے۔حالانکہ اس کا ذکر تو 1800 سے ہی ہے۔

بڑی مصیبت سے پیشتر ''صعودِکلیسیا'' کی تعلیم بہت نئی ہے کہ اسے سچ مانا جائے۔بڑی مصیبت سے پیشتر ''صعودِکلیسیا'' کی مخالفت کرنے والوں کا یہ کہنا ہے کہ جو علمِ الٰہیات کے

ماہرین اس نکتہ کو یوں بیان کرتے ہیں کہ یہ نظریہ جان نیلسن ڈاربی John Nelson Darby نے جو انگلینڈ England کا رہنے والا تھا، اس نے 1827 میں اس نے اس نظریہ کو پہلے پہل کا تعارف کروایا۔

میرا پہلا تاثر اس دلیل کے متعلق یہ ہے کہ کچھ بہت بہترین وجوہات ہیں جن کے باعث یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیوں یہ تعلیم اپنی آخری شکل میں 1800 سالوں میں کلیسیا کے قائم ہونا پر اپنی اصلی شکل میں ترقی نہ پا سکی۔

Societal Reasons for Delay

دیر ہونے کی معاشرتی وجوہات

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ پانچویں صدی عیسوی میں کاتھولک چرچ نے آگسطین کے Amillennial Interpretation یعنی مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی نہیں ہوگی۔کلیسیا نے مذہبی طور پر اس تعلیم کو آخری زمانہ کی تعلیم تسلیم کر لیا۔اس کا یہ مطلب ہوا کہ اگلے ایک ہزار سال اگر کوئی آدمی دلیری سے اس نظریہ کے خلاف مقابلہ کی جراءت کرتا ہے تو اس کو اس کی تحریروں کے ساتھ ہی زندہ ہی جلا دیا جاتا تھا۔

مزید براں کاتھولک کلیسیا نے عوام کو منع کر دیا تھا اور کلیسیا نے یہ دلیل پیش کرنا شروع کر دی کہ جن اشخاص کو کلیسیا نے مخصوص کیا ہے وہی پاک نوشتوں کی تفسیر کرنے کے مجاز ہیں۔

اور پھر ایک اور وجہ بھی ہے کہ بائبل مقدس ہاتھ سے لکھی جاتی تھی اور وہ اتنے مہنگے داموں کی ہوا کرتی تھی کہ صرف امیر لوگ ہی اسے خرید سکتے تھے اور عام لوگوں کی تو پہنچ سے بھی باہر ہوتی تھی۔ اور پھر زمانہ وسط میں لوگ زیادہ پڑھ لکھ بھی سکتے تھے۔ لہٰذا جو کچھ بھی عام لوگ جانتے تھے، وہ وہی کچھ جو ان کو گرجہ میں بتایا جاتا تھا اور جو کچھ انہیں بتایا جاتا وہ زیادہ تر یسوع کی کہانیاں ہوتی تھیں۔

بائبل مقدس کے اہم مطالعات کے لئے ابھی تین قسم کی ترقی کا انتظار کرنا تھا۔

1) چھاپہ خانہ کی ایجاد 1440 میں ہوئی، جس کی وجہ سے مالی طور پر آسانی پیدا ہوگئی جو بائبل کی اشاعت کے لئے ضروری تھی۔

2) بائبل مقدس کا یورپ کی عام زبانوں میں ترجمہ جیسے انگلش زبان میں ولیم ٹنڈیل William Tyndale اور جرمن زبان میں مارٹن لوتھر Martin Luther نے ترجمہ کے فرائض ادا کیئے۔

3) تحریکِ اصلاح مذہب جس نے کاتھولک کے فرقہ کو توڑ کر رکھ دیا اور تحریکِ اصلاح مذہب کے متعلق بات کرتے ہوئے جو مارٹن لوتھر اور ویٹیکن Vatican کے نمائندہ کی ڈائٹ آف وورمز Diet of worms کے مقام پر ملاقات ہوئی تو اس کو کہا گیا کہ یہ تعلیم جو تو بتا تا ہے کہ **"راستباز ایمان سے زندہ رہے گا"**، یہ ایمان لانے کے لئے بالکل نئی تعلیم ہے کیونکہ یہ تعلیم پاپائے اعظموں (پوپ صاحبان) کی تحریروں میں نہیں ملتی۔ اور پریسٹوں (Priests) کی آبائے کلیسیا کی تحریروں میں نہیں پائی جاتی۔

لوتھر نے جواب دیا کہ یہ تعلیم بہت اہم اور شخصی طور پولس رسول کی تحریروں میں موجود ہے۔

A Biblical Reason for Delay

بائبل مقدس میں دیر کی وجوہات

لیکن ایک اور نہایت ہی ضروری دیر کی وجہ یہ ہے کہ بڑی مصیبت سے پیشتر صعودِ کلیسیا بائبل کے مطابق ہے۔

خداوند نے یرمیاہ نبی اور دانی ایل نبی کو بتایا کہ بہت سی آخری زمانہ کے لئے کی گئی نبوتوں کو سمجھا نہیں جائے گا۔ لیکن وقت پورا ہو جانے پر وہ ضرور پوری ہوں گی (یرمیاہ 20:23 اور یرمیاہ 24:34 اور دانی ایل 12:8-9)۔

دیکھئے کس طرح خدا دانی ایل پر اپنی اس سچائی کو بیان کرتا ہے:

دانی ایل 12:8-9:

8) ''اور میں نے سنا پر سمجھ نہ سکا۔ تب میں نے کہا اے میرے خداوند! ان کا انجام کیا ہوگا؟''

9) ''اس نے کہا اے دانی ایل! تو اپنی راہ لے کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند و سربمہر رہیں گی''۔

تواریخی انداز میں بائبل کی تعلیم کی ترقی ہونے کا امتحان اس کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں صرف حقیقی امتحان اس کا روحانی ہونا ہی ہے اور اس پر بائبل پوری اترتی ہے۔

آبائے کلیسیا کی ترقی کی تعلیم قائم ہوئی، وہ نجات بپتسمہ کے ذریعہ پانی یا نئے سرے سے پیدا ہونا، یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ ابتدائی تعلیم تھی جو اسے سچ ثابت نہ کر سکی۔ (مطلب یہ ہے کہ آبائے کلیسیا نے نجات کے لئے یہ تعلیم قائم کی کہ نجات بپتسمہ کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے)۔ اس وجہ سے انہوں نے چھوٹے بچوں کے بپتسمہ کو رواج دیا۔

اور نہ ہی بڑی مصیبت سے پہلے صعودِ کلیسیا کی حالیہ تعلیم میں قائم ہونا بھی صحیح قبول کیا گیا ہے جیسے کہ نبوتِ بائبل کے ماہرین اینڈی ووڈز *Andy Woods* نے اسے اس طرح کہا کہ کسی بھی نظریہ کا پاک صحائف سے پختگی اس نظریہ کی سچائی ہوتی ہے اور اس نظریہ کے ابتدا سے یعنی نظریہ کے شروع ہی سے نظریہ سچائی ظاہر نہیں ہوتی یعنی بچوں کا بپتسمہ جیسی تعلیم۔

A Reaveling New Book

ایک نئی کتاب کا وجود میں آنا

ایک حالیہ کتاب جو ڈاکٹر ولیم واٹسن نے شائع کی ہے جس کا عنوان ڈسپنشیشنل ازم ڈربی سے قبل *Dispensationlism before Darby* 2015۔ اس کا مقالہ کو مکمل طور پر مٹا دیا گیا جو صعودِ کلیسیا کی تعلیم بڑی مصیبت سے قبل اس طرح صاف ہے جس طرح دن کے وقت نیلا آسمان نظر آتا ہے۔ یہ ڈاربی کی 1830 پر منظّم ہوگئی تھی۔

ڈاکٹر ولیم واٹسن کلوراڈو کرسچن یونیورسٹی میں پروفیسر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مذکورہ یونیورسٹی سروے میں اٹھارویں صدی کی انگلش تاریخ میں خاص مہارت رکھتی ہے تو ڈاکٹر مذکورہ بالا نے 350 بنیادی ذرائع کو استعمال کیا ہے جو ان صدیوں میں استعمال ہوئے تھے۔ اس نے اپنی نئی کتاب میں ان بنیادی ذرائع کا حوالہ دیا ہے۔

اس نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اکثر ذرائع جن کا اس نے حوالہ دیا ہے وہ اس سے پہلے کبھی بھی ان اقوال کو نقل نہیں کیا گیا تھا۔ جب بحثِ مباحثہ ہوتا تو ''صعودِ کلیسیا'' کے نظریہ کا قبل از بڑی مصیبت پر پرچار نہیں کیا جاتا تھا۔ ''بڑی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے صدیوں پہلے اس کے متعلق پڑھا ہی نہ تھا''۔

بڑی مصیبت سے پہلے کلیسیا کا آسمان پر صعود فرمانے کا نظریہ کے تعلق کے ساتھ اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا جان نیلسن ڈاربی انیسویں صدی کے وسط میں بہت قلیل تعلیم دی تھی۔ کیونکہ یہ نیا نظریہ تھا۔ اس کی تحقیق صاف بیان کرتی ہے کہ سترھویں صدی کے اختتام پر صعودِ کلیسیا کا نظریہ مکمل طور پر آمدِ ثانی کے نظریہ سے الگ ہو کر ایک عام نظریہ میں تبدیل ہو چکا تھا۔

اس نے چھ ایسے معنوں کی شناخت کی جو اس نظریہ کی صاف صاف بڑی مصیبت سے قبل صعودِ کلیسیا پر ایمان بیان کرتے ہیں۔ اس نے چار ایسے معنوں کا بھی ذکر کیا جو اس نظریہ پر بیان نہیں کرتے۔ انہوں نے اپنی تحریروں میں کی گئی موجودگی یا ان کے وجود کے بارے میں ذکر مذکورہ بالا عقیدہ یا نظریہ پر ایمان رکھتے تھے۔ وہ یہ بیان کرتا ہے، لفظ صعودِ کلیسیا یا لاطینی زبان کا لفظ ریپچر عام یا روز مرہ کے استعمال میں آتا تھا۔ حتیٰ کہ اس لفظ کو پیچھے رہ جانے والوں کے لئے بھی استعمال کرتا ہے یعنی جو لیفٹ بیہائنڈ *left behind* ہیں۔

ڈاکٹر واٹسن یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ صعودِ کلیسیا اور آمدِ ثانی علیحدگی کی تفسیر کرنے والے اکثر اس بات کو ضرور بیان کرتے ہیں۔ صعودِ کلیسیا بڑی مصیبت سے قبل وقوع میں آئے گا اور یہ بات سب نبوتِ بائبل کے ماہرین سب کے سب اٹھارویں صدی میں اس نظریہ پر ایمان رکھتے تھے۔ اس کے واضع ہونے کے وقت میں اختلاف تھا۔ تاہم اٹھاوریں صدی کے اختتام تک

ڈاربی کی پشت پہلے صعودِ کلیسیا عقیدہ کہ کلیسیا بڑی مصیبت سے پہلے آسمان پر اٹھائی جائے گی برطانیہ میں عام ہوگیا۔

ڈاکٹر واٹسن کا بیان ہے کہ قبل از مصیبت صعودِ کلیسیا کا عقیدہ نہ صرف بپٹسٹ کلیسیا نے قبول کیا بلکہ انگلیکن کے بڑے رہنماؤں حتیٰ کہ سکاٹ لینڈ کے پریسبٹرئین رہنماؤں نے بھی قبول کرلیا۔

ڈاکٹر واٹسن کے سب تفصیلی بیان کے علاوہ بھی غیر مذہبی تاریخ دانوں جیسے ڈاکٹر پال بائر بھی ابھی اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ وہ اپنی کتاب جب وقت کم رہ جائے گا کہ امریکہ کے اندر نبوتِ بائبل کے عقیدہ کے حامل امریکی تہذیب پر چھا جائیں گے۔ یہ کتاب ہاورڈ یونیورسٹی پریس 1994 کو شائع ہوئی۔

یہ ایک طرح سے ڈاربی کا سسٹم کوئی نئی بات نہیں تھا۔ اس کی مرکزِ نگاہ مستقبل میں پورا ہونے پر تھی کہ علمِ الآخرت پر جو ابتدائی کلیسیا کا ایمان تھا کہ پری ملینی ازم صعودِ کلیسیا کا ظہور ہو گا۔ یا یوں کہیں کہ ہزار سالہ بادشاہی سے قبل صعود کا واقعہ ظہور میں آئے گا۔ یہ معاملہ پروٹسٹنٹ مبشروں کے پاس انتخاب کا حق تھا کہ وہ اسے قبول کریں یا نہ کریں۔

حتیٰ کہ صعودِ کلیسیا کی تعلیم ابتدائی تفسیر کنندگان کی تحریروں میں پائی جاتی ہے۔ جس میں سیز امیتھر بھی شامل ہے (1639 تا 1723) لیکن ڈاربی نے مختلف معیاروں سے اس کا احاطہ کیا جو مضبوط اور متصل سسٹم میں بیان کیا تا کہ وہ ہر ایک نقطہ کی پیش بندی کی جا سکے اور اس نے بائبل کے لکھے ہوئے مضامین سے ثابت کیا۔ تب لغوی طور پر اس کی تحریریں کھل کر سامنے آ گئیں اور اس کے منادی کرنے کے دوران ہی وہ ظاہر ہونے لگیں۔

نکتہ یہ ہے کہ بڑی مصیبت سے قبل کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا سادگی اور آسانی سے جان ڈاربی پر آسمان سے 1830 میں نہیں دیا گیا۔ یہ ایک ایسا نظریہ تھا جو آہستہ آہستہ ترقی پذیر ہوتا گیا اور یہ کئی سوسالوں میں نبوت بائبل کے علما کی تحریروں کے وسیلہ کئی اقسام کئی مسیحی رویتوں کے باعث یہ تکمیل کو پہنچا۔

Objection#4: The modern doctrineof the Pre-Trib Rapture was taken from visions experienced by a teenage Charismatic girl in Scotland named Margaret MacDonald, who was most likely possessed by a demon.

اعتراض نمبر 4: موجودہ تعلیم صعودِ کلیسیا قبل از مصیبت کا نظریہ ایک 13-19 سال کی درمیانی عمر والی لڑکی کی رویا کے نتیجہ میں حاصل کیا گیا جس کا نام مارگریٹ میک ڈونلڈ تھا، جو کہ زیادہ تر بدروح گرفتہ معلوم ہوتی تھی۔

موجودہ تعلیم ''صعودکلیسیا''، قبل از بڑی مصیبت ایک ایسی سکاٹش لڑکی رویا کے سے قائم جو تیرہ اورانیس کی درمیانی میں تھی اس کہ باعث قائم۔

یہ الزام مکمل طور پر فضول ہے اس وجہ سے جو مجھے سمجھ آئی جس کا جواب دے رہا ہوں کیونکہ ہمیشہ سے یہ الزام عامیانہ سمجھ گیا ہے

میں نے اس عقیدہ کو پاک نوشتوں کے مطالعہ سیکھا یہ تو سالوں کے بعد جب میں نے ماگریٹ مکڈونلڈ کا نام سنا۔ ان کتابوں میں جو نبوتِ بائبل پر لکھی گئی ہیں ان میں کسی ایک کتاب میں مارگیرٹ کا نام نہیں پایا گیا ہے۔ اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا یہ تو اسی طرح کی بات کہ جب ہم کارٹونوں کے کرداروں میں اس نام کو تلاش کرتے ہیں ''والڈو'' کہاں ہے؟ اس معاملہ میں

''والڈو'' کی تلاش نہیں ہے۔

میں نے ذاتی طور پر مارگیٹ ملڈونلڈ کا نام سنا جب ایک۔ایسے شخص نے مجھ سے کہا جو بڑی مصیبت سے قبل کلیسیا کو آسمان پر اٹھائے جانے پر تنقید کرنے والا تھا اس نے کہا یہ تعلیم غلط تعلیم ہے کیونکہ یہ ایک لڑکی سے منسوب کی جاتی جو ایک نابالغ سکاٹش لڑکی کی اختراع ہے جس کا تجربہ ایک بدروح گرفتہ کا تھا یہ بات میرے لئے حیرت کا باعث ہوئی۔لہٰذا میں اس لڑکی کی بابت تحقیق کرنے کا ارداہ کرلیا۔لہٰذا میں نے یہ کتاب جوڈیوڈ میک فرسن کے 1973 میں لکھی تھی جس کا عنوان ناقابلِ ایمان قبل ازمصیبت ''صعودِکلیسیا'' کے عقیدہ کی بنیاد۔

اس وقت سے لے کر میک فرسن میں کم ازکم چھ کتابیں اس کے بعد اسی عنوان کے تحت لکھی ہیں۔ان میں سے کئی ایک بے فائدہ ثابت ہوئی۔تاہم اصلی اور بنیادی کتاب ایک نئے عنوان کے ساتھ جس طرح کسی ایک لکھنے والے کے کہا ہے، میک فرسن نے اپنی زندگی اسی عنوان کے تحت منادی کرنے کا عہد کیا کہ *Rapture is Pri-Tribulation* مطلب صعودِ کلیسیا قبل از بڑی مصیبت۔

میں اس بات کو کبھی نہیں بھول سکتا جب میں نے میک فارسن کی لکھی ہوئی کتاب کو پڑھا۔ یہ اس لئے کہ کتاب میں ایک ضمیمہ مارگریٹ میکڈونلڈ کی نبوتی رویا پر لکھا گیا۔حتیٰ کہ کوئی اشارہ حاصل نہ کرسکا کہ قبل ازمصیبت کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق کچھ لکھا ہو۔ یہاں ایک پوری کتاب موجود ہے اور کوئی اس بات تک نہیں پہنچ سکا کہ مارگریٹ میک ڈونلڈ ہی نے یہ تعلیم کی ابتدا کی۔کوئی اس بات کا انکار نہیں کرسکتا جو میک فرسن نے ثبوت کے لئے پیش کی ہے۔

اس لحاظ سے جو حیرانگی کا سبب ہے قبل ازمصیبت کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کی مخالفت 2016 میں جاری کی گئی ہے۔ جو کیلی فورنیا کی ایک منسٹری کی طرف سے جاری کی گئی ہے۔

شروع سے لے کر اس بات پر صرف زور دیا گیا ہے کہ ''قبل ازمصیبت کلیسیا کا آسمان

پر اٹھائے جانے'' کی تعلیم کا سہرہ مارگریٹ میکڈونلڈ کے سر ہے۔ تاہم ویڈیو کا پروڈیوسر ایک بات میں کیمرہ میں حق بجانب نظر آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ: ''ہماری شخصی پوزیشن گڈ فائٹ منسٹریز مارگریٹ میکڈونلڈ کی آخیر زمانہ کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے کے عقیدہ میں لپیٹا گیا ہے یا مسخ کر دیا گیا ہے۔ اور ہم یقین سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ مارگریٹ میکڈونلڈ کے ذہن میں مصیبت سے قبل از صعودِ کلیسیا کا خیال تھا یا نہیں!۔

اس بات کی یہ حقیقت ہے کہ اس نوجوان عورت نے مصیبت کے پہلے کلیسیا کا آسمان پر جانے کی رویا دیکھی۔ اس وقت جبکہ یسوع کی آمدِ ثانی کی بھی رویا دیکھی ہے۔ اس طرح عجیب بات یہ تھی کہ اس کا پہلا نظریہ اسے ایک بھید اور اندیکھی چیز رہنی چاہیے۔ اور دوسری بات یہ کہ یہ ایمانداروں کی جزوی طور پر آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق ہے۔

اب ان دعووں کے تعلق سے جو مارگریٹ میکڈونلڈ کے لئے ان کی ترقی ہو کر اس بڑی مصیبت صعودِ کلیسیا کے مخالفین کے نزدیک ایک بیہودہ عقیدہ اس کے جواب میں ''ٹاڈ سٹرینڈ برگ Todd Strandberg'' نے کہا قبل از مصیبت کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے کے عقیدہ کے مخالفین کی تحریروں سے لکھنے والوں کو کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم جو قبل از مصیبت کے ماننے والے ہیں وہ مارگریٹ میکڈونلڈ کو ویسے ہی قابلِ احترام سمجھیں جیسے رومن کاتھولک مقدسہ مریم کو عزت دیتے ہیں۔ لیکن صاف صاف بتاتا ہوں کہ ہم ایسا بالکل نہیں کرتے۔

جو ایماندار ''قبل از مصیبت صعودِ کلیسیا'' پر ایمان رکھتے ہیں وہ یہ نہیں کہتے کہ: ''اے مارگریٹ! تو مبارک اور فضل سے بھری ہوئی ہم گنہگاروں کے واسطے دعا کر''۔ اب اور ''صعودِ کلیسیا'' کے وقت یہ بات ہم ایمانداروں کے واسطے بالکل غلط ہے''۔

Objection#5: The Pre-Trib Rapture was conceived by people of questionable character, and therefore it could not possibly be correct.

اعتراض نمبر 5: قبل از مصیبت کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے کا عقیدہ ان لوگوں کو قبول ہے جو سوال کرنے والے ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ عقیدہ آسانی سے قبول نہیں کیا جا سکتا ہے۔

یہ ایک نا قابلِ یقین مقالہ چار گھنٹے کی ویڈیو میں جس کا ذکر آیا ہے، میں اسے نا قابلِ یقین مقالہ کہتا ہوں اس لئے کہ یہ ایک نا قابلِ یقین مقالہ ہے اور کسی بھی منسٹری کے لئے قابلِ قبول نہیں ہے۔

میں نے تو اسے ایسا پایا ہے کہ تمام کرداروں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے جو کہ پورے طور پر بے ادبی کے زمرے میں آتے ہیں کہ قبل از مصیبت کلیسیا کے عقیدہ میں خدا نے ایسے لوگ رکھے ہوئے ہیں جن کے وسیلے سے اس دنیا کے گناہ گاروں میں کام کر رہا ہے۔

اس اعتراض کے ایک منطق کو استعمال کرتے ہوئے میں کہتا ہوں کہ مصیبت کے شروع ہونے کے عقیدہ کے مخالفوں کو یہ جواب دیتا ہوں کہ اس طرح لکھنے والی تحریروں کو ہم بھی رد کرتے ہیں۔ جس طرح پولس رسول اپنے لئے یہ جملہ اس لئے کہ خداوند گناہ گاروں کے لئے آیا جن میں سب سے بڑا میں ہوں (1 تیمتھیس 15:1)۔ اس پر زور دیتا ہے کہ جو گناہ اس کے مسیحی ہونے سے پہلے سرزد ہوئے تھے وہ اس کی تسکین کو کم نہیں کر سکتے کیونکہ جب وہ اپنے تبدیل ہونے کے بعد کہ اسے گناہ کے ساتھ ہر روز کشتی کرنا ہے۔ رومیوں 7 باب میں یوں لکھا ہے: ''چنانچہ جس نیکی کا ارادہ کرتا ہوں وہ تو نہیں کرتا۔ مگر جس بدی کا ارادہ نہیں کرتا اسے کر لیتا ہوں'

(رومیوں19:7)۔

اس طرح ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ مارٹن لوتھر نے تحریکِ اصلاحِ مذہب بائبل کے مطابق کام کیا۔ پھر اس نے سم کی اولاد کے ساتھ دشمنی کے ساتھ ختم ہوا۔ یہ سب کچھ مسیحیت کی تاریخ میں لکھا ہوا ہے۔اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں جو پمفلٹ اپنے مرگ سے کچھ دیر پہلے لکھا اور شائع ہوا، اس نے یہودیوں کے لئے لکھا جس کے نتیجہ میں لاکھوں یہودیوں کا قتلِ عام ہوا۔اس بات کا ہٹلر نے بھی اپنی کتاب *Main Kampf* میں لکھا، جب اس نے لوتھر کا ذکر کیا تو اسے ایک بڑے جنگجو کا خطاب دیا اور ایک عظیم سیاست دان ایک عظیم مصلح بھی کہا گیا۔

بائبل مقدس کا یہ کہنا ہے کہ خدا گناہوں کو معاف کرتا اور پھر یہ کہا ہے جو کوئی خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتا ہے(عبرانیوں 12:8)۔''اس لئے کہ میں ان کی ناراستیوں پر رحم کروں گا''۔ایک عظیم مسیحی خاتون نے اس بات کو اس طرح بیان کیا ہے کہ خداوند نے ہمارے گناہوں کو سمندر کی تہہ میں ڈال دیا ہے اور اس نے ایک نشان لکھ کر لگایا ہے جو اس طرح پڑھا جاتا ہے کہ''یہاں کوئی مچھلی نہیں ہے''۔

علمِ الٰہیات کے اس نقطہ پر فیصلہ کن بات یہ ہے کہ کوئی بھی علمِ الٰہیات کی تعلیم اس پر پوری نہیں اترتی ہے چاہے یہ پاک صحائف کے امتحان میں پوری اتریں یا نہ۔اور صعودِ کلیسیا قبل از مصیبت کی تعلیم یقیناً اس پر ضرور پوری اترتی ہے۔

Objection#6: The Church was given the task of preaching the Gospel to the whole world. How can the Church be taken out of the world in a Pre-Trib Rapture before its assigned task is completed?

اعتراض نمبر 6: کلیسیا کو ایک ہدف پورا کرنے کے لئے دیا گیا تھا کہ کلیسیا ساری دنیا میں انجیل کی منادی کرے۔تو پھر کس طرح کلیسیا یہ ہدف پورا کرنے سے پہلے ہی قبل از مصیبت آسمان پر اٹھا لی جائے گی؟

یہ پھر ایک اور بڑی عجیب دلیل ہے جس کا قبل از مصیبت کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے کی مخالفت والی چار گھنٹے کی ویڈیو میں ذکر کیا گیا ہے۔

میں اسے اس لئے عجیب دلیل کہتا ہوں کیونکہ کلیسیا کو یہ ہدف پورا کرنے کے لئے کبھی بھی نہیں کہا گیا۔ پاک صحائف اس کی تصدیق نہیں کرتے۔علاوہ ازیں یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ یہ ہدف بڑی مصیبت کے اختتام پر پورا ہوگا جب ایک فرشتہ بھیجا جائے گا جو خدا کے قہر کے انڈیلے جانے سے قبل لوگوں میں منادی کرے گا۔ایک فرشتہ کو آسمان کے بیچ میں اڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کے لئے ہر قوم اور ہر قبیلہ اور اہلِ زبان اور امت کو سنانے کے لئے ابدی خوشخبری تھی (مکاشفہ 14:6)۔

یہ دلیل خداوند یسوع کے اس بیان میں دی جاتی ہے جو اس نے زیتون کے پہاڑ پر جاری کیا تھا جب اس نے اپنے آخری ہفتہ میں اپنے شاگردوں کے ساتھ کہا تھا۔اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تا کہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔تب خاتمہ ہوگا (متی 24:14)۔

لیکن یہ کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے پر کوئی مطالبہ نہیں۔جس طرح میں نے پہلے بتایا ہے کہ جب بہت سی روحیں بڑی مصیبت کے دوران بھی نجات پائیں گی، اور وہ کلیسیا کے زمین پر نہ ہونے کے باوجود وہ بائبل مقدس سے دریافت کرنے اور 144,000 یہودیوں اور دو گواہوں کے وسیلہ سے جو یروشلم میں گواہی دینے کے باعث لوگ نجات پائیں گے۔اور بڑی

مصیبت کی عدالت لوگوں کوتوبہ کی طرف مائل کرنے کا سبب بھی ہوگی۔اور کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا بھی بذاتِ خودتوبہ کرنے کا ہی سبب ٹھہرے گا۔

پھر بڑی مصیبت کے جلدی ہی بعد خدا اپنے فضل اور رحم کے باعث، اس کا فرشتہ ایک بڑی آواز سے کہے گا کہ ''خدا سے ڈرواور اس کی تمجید کرو کیونکہ اس کی عدالت کا وقت آ پہنچا اور اسی کی عبادت کروجس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کئے''(مکاشفہ 7:14)۔ خدا نے ہر ایک شخص کوموقع دیا کہ وہ توبہ کرے۔اور یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرلے۔یہ خدا کا فرشتہ نہ کہ کلیسیا جو خداوند یسوع کی کی گئی گواہی کو پورا کرے گا جو اس نے متی 24 باب میں کی تھی۔

Objection#7: There is no place in the New Testament where we are specifically told there will be two future comings of the Lord.

اعتراض نمبر 7: نئے عہد نامہ میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں خداوند یسوع کی دو آمدوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔

یہ بات تو بالکل درست ہے لیکن یسوع کی دو مستقبل میں آمدوں کے متعلق پھر کیا کہا جا سکتا ہے؟۔اسی طرح اب پرانے عہد نامہ میں خاص کر لکھا ہوا ہے کہ مستقبل میں مسیح کی آمد کے دو واقعات ہوں گے ۔ پھر بھی دو تصورات اس کی آمد کے متعلق دکھ اٹھانے والا برہ اور فتح مند شیرِ ببر، اس کا مرنا اور بادشاہی کرنا ضروری نتیجہ ان مکاشفات کا یہ تھا کہ دو مسیح یا مسیح کی آمد کے دو واقعات۔

یہودی علما کی بڑی تعداد خداوند یسوع کے زمانہ میں عبرانی پاک صحائف میں بیان شدہ نتیجہ کو یوں سمجھے کہ ''مسیحا'' دوبارہ آئے گا۔ حتیٰ کہ اس کے شاگرد بھی یہی سمجھتے رہے اور یسوع نے انہیں جھڑکا (لوقا24:25-27)۔

25) ''اس نے ان سے کہا اے نادانوں نبیوں کی سب باتوں کے ماننے میں سست اعتقادو!''۔

26) ''کیا مسیح کو یہ دکھ اٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرور نہ تھا؟''۔

27) ''پھر موسیٰ سے اور سب نبیوں سے شروع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ ان کو سمجھا دیں''۔

نئے عہد نامہ میں ہمارے پاس بھی وہی فطرت یا فلسفہ ہے۔ کلامِ پاک کے حصہ جات یہ بیان کرتے ہیں کہ خداوند اپنی کلیسیا کے لئے ظاہر ہو رہا ہے اور دیگر حصہ جات اس بات کا انکشاف کرتے ہیں کہ خداوند اپنی کلیسیا کے ساتھ واپس آ رہا ہے۔ ان کلام کے حصہ جات کو ضرور ایک دوسرے کے ساتھ میل کھانا چاہیے جیسے کہ میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔ یہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کلیسیا کا صعود یعنی آسمان پر اٹھایا جانا اور مسیح کی دوسری آمد کا آپس میں میل نہیں ہو سکتا۔ یہ دو الگ الگ مرحلے ہیں۔ پہلا مرحلہ مسیح اپنی کلیسیا ''کو'' لینے کے لئے آ رہا ہے۔ دوسرے مرحلہ میں مسیح کلیسیا ''کے'' ساتھ آ رہا ہے۔

Objection#8: The Bible says that when Jesus returns, all the world will se Him. But the Pre-Trib Rapture doctrine says His appearing in the Rapture will be secret.

اعتراض نمبر 8: بائبل کا کہنا یہ ہے کہ جب یسوع زمین پر واپس

آئے گا تو ساری دنیا اسے دیکھے گی۔لیکن صعودِکلیسیا کی تعلیم قبل از بڑی مصیبت کا یہ کہنا ہے کہ"صعودِکلیسیا میں اس (یسوع) کا ظاہر ہونا ایک بھید ہوگا"۔

بہت سے ایسے لوگ جو بڑی قبل از مصیبت کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے ابتدائی حامی تھے، وہ کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کو ایک بھید کا حوالہ دیتے تھے۔لیکن جو اس کے متعلق سوچتے تھے وہ ان کی غلط فہمی ہی تھی۔تو کوئی واقعہ یا مرحلہ کس طرح ایک بھید ہوسکتا ہے؟ جبکہ اس کے متعلق جو حوالہ دیا جاتا تھا اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ ان کی اپنی رائے تھی۔صرف ایماندار ہی خداوند کو دیکھ سکیں گے اور نرسنگے کی آواز کو سن سکیں گے۔وہ اس کے ظاہر ہونے پر سنا جائے گا۔

یہ اصطلاح اب استعمال نہیں ہوتی کیونکہ یہ بہت زیادہ الجھن پیدا کرتی ہے۔جیسے کہ ایماندار ہی سن اور دیکھ سکیں گے جن واقعات کا تعلق صعودِکلیسیا کے ساتھ ہوگا۔بعض لوگوں کا یہ ایمان ہے کہ جس طرح خداوند یسوع پولس رسول پر دمشق کی راہ میں ظاہر ہوا اور جب یسوع پولس رسول سے باتیں کررہا تھا تو اس کے ساتھیوں نے آواز تو سنی پر سمجھ نہ سکے (اعمال 22:6-9)۔یہ بات یقینی طور پر صحیح ہے کہ جب یسوع مسیح کی آمدِ ثانی اس زمین پر ہوگی تو ہر ایک آنکھ اسے دیکھے گی (مکاشفہ 1:7)۔

Objection#9: The Pre-Trib Rapture doctrine is an anti-Semitic concept.

اعتراض نمبر 9: قبل از بڑی مصیبت صعودِکلیسیا کی تعلیم یہودیوں کے خلاف نظریہ ہے۔

میں نے یہ دریافت کیا تو میری حیرانگی کی انتہا نہ رہی کہ بہت مسیحی یہودی (مسیح پر ایمان لانے والے یہودیوں کو مسیحی یہودی کہا جاتا ہے) اور مسیحی یہودی یہ ایمان رکھتے ہیں کہ "قبل از مصیبت کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا" جانا یہودیوں کے خلاف نظریہ یا تعلیم ہے۔ ان کا اکثر اوقات اس نظریہ کے متعلق یہ کہنا ہے کہ ہم دوبارہ اس مصیبت میں پھنسے ہوں گے کہ غیر اقوام تو مفت ٹکٹ حاصل کر رہے ہیں، جبکہ یہودیوں کو پیچھے رکھا گیا تاکہ وہ ذلیل ہوں اور ستائے اور قتل کئے جائیں۔ یہ رویا بھی غلط فہمی پر مبنی ہے جو "قبل از بڑی مصیبت" کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق تعلیم ہے۔ مسیحی یہودیوں کا یہ ایمان ہے کہ صعودِ کلیسیا میں سب غیر اقوام ایماندار آسمان پر اٹھائے جائیں گے اور یہودیوں کو پیچھے چھوڑ دیا جائے گا تاکہ وہ مخالفِ مسیح کے ظلم و ستم کا نشانہ بنیں۔

ایسے نظریہ کے حامل ایماندار یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ تمام سچے ایماندار آسمان پر اٹھائے جائیں گے اور اس میں شامل آرتھوڈکس، کاتھولک، پروٹسٹنٹ اور مسیحی یہودی ایماندار بھی شامل ہوں گے۔ یہ بات بھی درست ہے کہ ان سب گروپوں میں بہت سے سچے ایماندار نہیں ہیں۔ اور ان کو پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔ لیکن سب سچے ایماندار اور حقیقی ایمانداروں کو فرقہ کے لحاظ کے لئے بغیر مسیح کی دلہن کے رکن ہوں گے۔ یعنی سچی اور حقیقی کلیسیا کے رکن ہوتے ہوئے آسمان پر اٹھا لئے جائیں گے۔

جب یسوع آسمان میں ظاہر ہوگا تو صعودِ کلیسیا یعنی کلیسیا کو آسمان پر لے جانے کی خاطر تو بطور دلہا کے ظاہر ہوگا تاکہ وہ اپنی دلہن کو پکڑ کر اوپر لے جائے۔ وہ اپنی دلہن کو اس دنیا میں سے آسمان پر لے جائے گا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ اس میں یہودی ایماندار بھی شامل ہوں گے۔

اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ غیر اقوام یہودیوں کی نسبت کہیں زیادہ بڑی مصیبت کے دوران موت کے گھاٹ اتارے جائیں گے۔ آج کے دن میں دنیا کی آبادی سات ارب ہے۔ ایک ارب لوگ صعودِ کلیسیا کے وقت آسمان پر اٹھائے جائیں تو چھ ارب لوگ اس زمین پر باقی رہ جائیں گے۔ اور مہروں کی عدالت میں ان باقی ماندہ میں سے بھی 1/4 زمین پر موجود آبادی

راہی ملک بقا ہو جائے گی (ڈیڑھ ارب)۔تو باقی 4½ارب (مکاشفہ 8:6)۔نرسنگوں کی عدالت میں باقی ماندہ آبادی کا 1½ارب حصہ پھر موت کی وادی میں اتر جائے گا۔اس سے کل تعداد تین ارب کی ہو جاتی ہے جن میں یہ سب کے سب غیر اقوام کے لوگ ہی ہوں گے جو مصیبت کے آدھے حصہ میں موت کے منہ میں چلے جائیں گے اور یہ دنیا کی آبادی کا نصف ہوگا۔

یہودیوں کی موت جو نازی فوجوں *NAZI Military* کے ہاتھوں قتلِ عام کا شکار ہوئی تھی۔ یہ ان کے شمار سے کہیں زیادہ ہوں گے۔

لیکن نکتہ تو یہ ہے کہ نہ صرف غیر ایماندار یہودی ہی مصیبت کا شکار ہوں گے بلکہ غیر اقوام کے لوگ بھی جو غیر ایماندار ہوں گے، وہ بھی بڑی مصیبت میں ضرور ہی ہلاک و تباہ ہوں گے، جو تاریخِ عالم میں ایک غیر متوازی مصیبت نازل ہوگی، اس کا شکار ہوں گے!۔

Objection#10: People who believe in a Pre-Tribulation are a bunch of escapists who are not willing to suffer for the Lord.

اعتراض نمبر 10: جو لوگ قبل از مصیبت صعودِ کلیسیا پر ایمان رکھتے ہیں، یہ ان لوگوں کا ایک گروہ ہے جو خداوند کے لئے دکھ اٹھانا نہیں چاہتے؟

بچ نکلنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔حضرت نوح اور لوط بچ نکلنے والوں میں پائے جاتے ہیں۔اور خداوند یسوع نے کہا کہ جب آخیر زمانہ کے نشان ظاہر ہونے لگیں گے تو کہا "پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تا کہ تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابنِ آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو" (لوقا 36:21)۔

یہ بات تو یقینی ہے کہ ہم خداوند کے لئے اٹھانے کے لئے بلائے گئے ہیں (رومیوں 17:8)۔اگر کوئی درحقیقت یسوع مسیح کے اس دنیا میں آنے تک کھڑا (قائم) رہے گا، تو وہ ضرور ستایا جائے گا (یوحنا 15:19)۔اور ہمیں یقین ہے کہ ایماندار اس دنیا میں ستائے جائیں گے (یوحنا 16:36)۔لیکن ہمارے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ ہم بڑی مصیبت سے بچائے جائیں گے (مکاشفہ 3:10)۔

Objection #11: The Pre-Trib Rapture doctrine produces apathetic Christians who are content with sitting on the sidelines waiting for the Lord's appearing while ignoring evangelism and societal problems.

اعتراض نمبر 11: قبل از مصیبت کی تعلیم سرد مہر مسیحیوں کو پیدا کر رہی ہے جو ہاتھ پر ہاتھ دھر کر ایک طرف کھڑے ہو کر خداوند کے ظہور کے آرزو مند ہیں اور اس طرح وہ بشارت کے کام میں سُست اور دیگر معاشرتی مشکلات میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔

یہ درحقیقت فضول اعتراض ہے یہ بار بار دھرایا جاتا ہے آئے ہم اولین نمونہ پر غور کریں جو مکمل طور پر اس غیر معتبر دعوے کو دور کرنے کے لئے کافی ہوگا "ٹم لائے" بیسویں صدی کے اس بائبل ماہرین سے ایک ہیں جو۔"قبل از مصیبت" صعود کلیسیا کی تعلیم دیتے ہیں پھر بھی اس نے

جیری فالی ویل کی حوصلہ افزائی کی جس نے ایک ایسے مبشروں کے گروپ کا پتا لگایا جو سیاست دانوں کی اخلاقی اکثریت اوراس کا رکن بھی تھا۔''لاھے کی بیوی لاوری'' جوامریکہ کے لئے فکر کرتی تھی اورایک قدامت استدلال پسند خاتون جوکارکنواں میں بہترین کارکن ہے۔

ٹم لاھے نے کونسل کو قائم کرنے میں بھی بڑی امداد فراہم کی جو قومی پالیسی کو مرتب کرے یہ ایک سیاسی پارٹی جسے ''تھِنک ٹینک'' کہیے تو اس نے ایک ایسے اتحاد کو قائم کیا جو امریکن رویتوں کو قائم رکھے اور مذہبی آزادی کو بھی قائم رکھے۔اور جب ٹم لاھے اپنی جماعت کے سب سیاسی کارکردگی کے لئے وہ ایک کتاب۔بشارتی مسیحوں کے لئے لکھ رہا ہے جوان کی حوصلہ افزائی کے لئے لکھی جارہی ہے کہ اس پہلے کہ ''ریپچر'' وقوع میں یعنی اس سے پہلے کہ کلیسیا کا آسمان پر اٹھائی جائے سب لوگ مسیح کے پاس آئیں۔

اس بات کی حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جو قبل از مصیبت کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے پر ایمان رکھتے ہیں۔وہ سب کچھ تو ہیں مگر ''بشارت'' دینے میں سردمہر اور معاشرتی مسائل میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ابدیت کے تناظر میں زندگی گزار رہیں کہ خداوند کسی بھی لمحہ آسکتا ہے یہ امیدان کو پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی تحریک پیدا کرتی ہے اور دنیا کو خوش خبری سنانے پر بھی مائل کرتی ہے اور چونکہ سب مسیحی ایماندار سنجیدہ تشویش اور سروکار رکھتے ہیں کہ دنیا میں معاشرتی انصاف اخلاقی اقدار موجود ہوں تو ضروری ہے کہ وہ مسیح کے پاس آئیں۔

Objection#12: The Pre-Trib Rapture doctrine will produce a great falling away from the Church when it proves to be false and Christians find themselves in the midst of the Tribulation.

اعتراض نمبر 12: ''قبل از مصیبت'' صعود کلیسیا کی تعلیم بہت سے لوگوں کو بے دل کر دے گی جب یہ تعلیم جھوٹی ثابت ہو گی اور وہ اپنے آپ کو بڑی مصیبت میں گھرا ہوا پائیں گے۔

جی ہاں یہ بات مشکل تو پیدا کر سکتی ہے اگر قبل از مصیبت صعود کلیسیا جھوٹی تعلیم ہو۔ لیکن خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے اور وہ آدم زاد ہے کہ اپنا ارداہ بدلے۔ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو بھیجے گا کہ کے اپنی دلہن (کلیسیا) کو آسمان پر لے آئے اور اپنا غضب ضرور نازل کرتے ہوئے قہار رہے گا ہمارا خدا وفادار خدا ہے اور ہم اس لئے اس وعدوں پر پختگی سے کھڑے رہیں گے کہ وہ اپنے وعدہ کو عزت بخشے گا۔ جو اس نے اپنی کلیسیا کو رہائی بخشنے کا وعدہ کیا ہے۔

اور جب یہ سب کچھ پورا ہو گا تو یہ ان لوگوں کے لئے جو پیچھے رہ جائیں گے ان کیلئے ایک قوت مند اور بڑا متحرک کام کرے گا۔ اور پیچھے رہ جانے والے مانیں گے کہ بائبل مقدس ایک حقیقی خدا کا کلام ہے۔ اس کے نتیجہ میں آخر کار لوگ خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کریں گے۔

Objection#13: Second Thessolonians 2:1-3 says the Church will witness the revealing of the Antichrist, and since the Antichrist will not be revealed until after the Tribulation begins, this means the Church will be in the Tribulation.

اعتراض نمبر 13: 2 تھسلنیکیوں 2:1-3 میں یوں کہا گیا ہے کہ کلیسیا مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے کی گواہ ہوگی۔ جبکہ مخالفِ مسیح ظاہر ہوگا تو پھر بڑی مصیبت شروع ہوگی۔ اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ کلیسیا بھی بڑی مصیبت میں موجود ہوگی۔

آخر کار ہم بائبل کی اس دلیل پر پہنچ گئے ہیں جو ''قبل از مصیبت'' صعودِ کلیسیا کے خلاف پیش کی جاتی ہے اور یہ دلیل بائبل میں کونے کے سرے کا پتھر کہلاتی ہے۔ یہ وہ لوگ استعمال کرتے ہیں جو صعودِ کلیسیا کی تعلیم کو رد کرتے ہیں۔

آئیں ہم پہلے کلام خدا کے اس حصہ پر غور کریں جو اس دلیل کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ یہ اس طرح پڑھا جاتا ہے:

1) ''اے بھائیو! ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے آنے اور اس کے پاس اپنے جمع ہونے کی بابت تم سے درخواست کرتے ہیں''۔

2) ''کہ کسی روح یا کلام یا خط سے جو گویا ہماری طرف سے ہو یہ سمجھ کر کہ خداوند کا دن آ پہنچا ہے تمہاری عقل دفعتہً پریشان نہ ہو جائے اور نہ تم گھبراؤ''۔

3) ''کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا۔ کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو'' (2 تھسلنیکیوں 2:1-3)۔

اب ان کی یہ دلیل جو اپنے دل میں پختہ ارادہ کر چکے ہیں، اس تعلیم کو رد کریں۔ قبل از مصیبت صعودِ کلیسیا یہ آیتِ مبارک یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہمارا جمع ہونا یعنی صعودِ کلیسیا وقوع میں نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے دو چیزیں ظاہر نہ ہوں۔ بڑی برگشتگی اور مخالفِ مسیح کا مکاشفہ، جب کہ بائبل مقدس تعلیم دیتی ہے کہ مخالفِ مسیح ظاہر نہیں ہوگا جب تک کہ بڑی مصیبت شروع نہ ہوگی۔ اس

پیرا گرف کا مطلب یہ ہوا کہ کلیسیا زمین پر ہوگی؟۔

اس سے یہ مشکل ہمیشہ پیدا ہوتی ہے کہ ہر دفعہ جب قبل از مصیبت صعودِ کلیسیا کا انکار کرنے والے اسی پیرا گراف کا حوالہ دیتے ہیں تو وہ ہمیشہ آیت نمبر 2 کو حذف کر جاتے ہیں۔ اوراس طرح پختہ بیان کرتے ہیں کہ جیسے آیت نمبر 3 میں جمع ہونے کا حوالہ دیا گیا ہے۔جس طرح آیت نمبر 1 میں ۔لیکن جب آپ سب آیات کو اکٹھا پڑھیں تو یہ حقیقت میں اس کے معنی قبل یا سابق کے ہو جاتے ہیں۔ یہ حقیقت ہمارے جمع ہونے کے معنی نہیں ۔جمع ہونے کا مفہوم کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا ہے۔ بجائے اس کے کہ خداوند کے دن سے مراد بڑی مصیبت اور ہمارے خداوند کی ہزار سالہ بادشاہی۔

یہ حوالہ دراصل قبل از مصیبت کلیسیا کے صعود کے لئے بڑا مضبوط حوالہ ہے۔ پولس رسول نے تھسلنیکیوں کی کلیسیا کو یہ تعلیم دی تھی کہ کلیسیا مصیبت سے پہلے آسمان پر اٹھائی جائے گی اور یہ کہ وہ خداوند کے دن سے پہلے وقوع میں آجائے گا۔خداوند کے دن یا بڑی مصیبت کا آغاز۔

تاہم تھسلنیکیوں کی کلیسیا کو کسی نے پولس کے نام سے ایک جھوٹا خط لکھ دیا تھا کہ خداوند کا دن آ گیا ہے۔تو انہوں نے یہ جانا کہ ہم تو آسمان پر جانے سے رہ گئے ہیں، اس لئے پولس رسول ان کو یہ یقین دلاتا ہے کہ خداوند کا دن ابھی نہیں آیا۔ضرور ہے کہ پہلے برگشتگی ہو اور پھر مخالفِ مسیح ظاہر ہو۔

یہ دن بڑا قیمتی ہوگا

آسترکیئر رستھوئی کا گیت

A song by Esther Kerr Rusthoi

(عوامی عمل داری)

دن لمبے ہوتے ہیں کبھی کبھی
آزمائشیں بھی برداشت سے باہر ہوتی ہیں
ہم آزماتے ہوئے شکایت کرتے ہیں
کڑکڑاتے اور مایوس ہوتے ہیں
لیکن مسیح خداوند بہت جلد ظاہر ہوگا
کہ وہ اپنی دلہن کو اٹھا کر کہیں دور لے جائے گا
سب آنسو ختم ہو جائیں گے
خدا کے ابدی دن میں

کورس:

بالآخر یہ دن بہت قیمتی ہوگا
جب ہم یسوع کو روبرو دیکھیں گے
آزمائش میں زندگی بڑی چھوٹی لگتی ہے
جب ہم مسیح کو دیکھیں گے
اس کے پیارے چہرہ کی ایک جھلک
سب غموں کو مٹا ڈالے گی
پس آؤ ہم اس دوڑ میں صبر سے دوڑیں
جب تک کہ یسوع کے چہرہ کو نہ دیکھیں۔

Part 4

The Conclusion

حصہ چہارم

نتیجہ

میں نے یہ ثابت کیا کہ خدا نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ایک دن آئے گا جب وہ اپنی کلیسیا کو دنیا میں سے اٹھا لے گا۔ اس بات کو ریپچر یعنی کلیسیا کا آسمان پر صعود فرمانا یا آسمان پر اٹھا لیا جانا ہے۔ اس وعدہ میں اگر، مگر، لیکن یا شائد وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ وعدہ حتمی اور حقیقی وعدہ ہے۔ کلیسیا کے ساتھ صعود فرمانے کا وعدہ کیا گیا ہے کہ یہ وقوع میں آ کر ہی رہے گا۔ تو مرکزی سوال یہ ہے کہ یہ کب وقوع میں آنے والا واقعہ ہے؟۔ یہ کسی بھی وقت واقعہ ہو سکتا ہے۔ کیا یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو مسیح کی آمدِ ثانی سے بالکل الگ اور جدا ہے؟۔ کیا یہ بڑی مصیبت سے قبل یا اس کے دوران یا پھر اس کے بعد وقوع میں آئے گا؟۔

میں نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ ''صعودِ کلیسیا جلد ہی وقوع میں آئے گا جس کے لئے کوئی انتباہ نہیں کیا جائے گا جہاں مسیح کی دوسری آمد ایک ایسا واقعہ ہوگا جس سے پہلے کئی ایک آثار یا نشانات ظاہر ہوں گے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ اگر چہ صعودِ کلیسیا خداوند کی واپسی کا ایک پہلو ہے، یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو قطعی طور پر مسیح کی آمدِ ثانی سے الگ اور جدا ہے۔ میں نے یہ دکھانے کی بھی بھرپور کوشش کی ہے کہ صعودِ کلیسیا کا واقعہ خدا کے غضب سے پہلے کا واقعہ ہوگا جو خدا بڑی مصیبت کے نام سے نازل کرے گا۔ خدا کا وعدہ یہ ہے کہ کلیسیا کو اپنے غضب سے بچا لے گا۔

The Future Blessings of the Pre-Trib Rapture Promise

قبل از مصیبت کلیسیا کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے وعدہ کی مستقبل میں برکات

جب پولس رسول نے اپنی تحریروں کو قلم بند کر کے مکمل کیا تو اس کا مکاشفہ 1 تھسلنیکیوں 18-13:4 میں اس نے اس کا خلاصہ اس مشاہدہ سے مکمل کیا ہے کہ: ''پس تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو''۔ کس طرح ہم ایمان دار وعدہ پر ایمان رکھتے ہوئے ایک دوسرے کو تسلی دیں کہ صعودِ کلیسیا تسلی کا ذریعہ ہے؟۔ آیئے میں آپ کو کئی ایک طریقوں کی تعداد بتاتا ہوں!

1) The Rapture promises deliverance from God's wrath.

1) صعودِ کلیسیا کا وعدہ خدا کے غضب سے بچانے کا وعدہ ہے۔

آثارِ زمانہ اشارہ کرتے ہیں کہ ہم سات سالہ مصیبت کے دور کے قریب کھڑے ہیں۔ یہ ایک خوفناک عرصہ ہوگا جس کا ماضی میں کوئی نمونہ نہیں ملتا جسے مصیبت کا نام دیا گیا ہو(مکاشفہ 19-6 ابواب)۔

مصیبت کے بارے ایک رام کہانی یوں بیان کی جاتی ہے کہ جس کا نظریہ یہ ہے کہ پہلے 3½ سال امن کے سال ہوں گے، اور ان سالوں کے بعد کے 3½ سال اتنے خوفناک سال ہوں گے کہ دنیا کو ہلا کر رکھ دیں گے۔

یہ غلط نظریہ کی بنیاد اول تو خداوند یسوع کے اس بیان پر رکھی گئی ہے جو اس نے متی

21:24 میں بیان کیا ہے، جہاں خداوند نے اس دوسرے نصف کی بابت کہا ہے کہ دوسرا نصف حصہ کو بطور بڑی مصیبت کا نام دیا۔

لیکن اسے اپنے ذہن میں رکھیں کہ خداوند یسوع یہودیوں سے خطاب کر رہا ہے۔ یہ بات بھی ایک حقیقت ہے کہ مصیبت کے پہلے حصہ میں شانتی اور امن ہوگا اور ان (یہودیوں) کے تحفظ کی ضمانت دی جائے گی (دانی ایل 9:27)۔

تاہم مصیبت کے بیچ (درمیان) جب مخالفِ مسیح یروشلیم میں آتا ہے اور اپنے آپ کو خدا کہلاتا ہے تو یہودی لوگ اس کو رد کریں گے، تو اس ردِ عمل میں مخالفِ مسیح یہودیوں کو جڑ سے نابود کرنے کا فیصلہ کر کے ان پر بے تحاشہ ظلم وتشدد کے پہاڑ ڈھا دے گا اور یہ سب کچھ دوسرے اور آخری حصہ میں واقعہ ہوگا (مکاشفہ 12:13-17)۔

جب کہ غیر اقوام دنیا جس طرح کے میں پہلے صفحہ نمبر 78 پر بتا چکا ہوں کہ پہلا نصف مصیبت میں حصہ دنیا کی آبادی کا نصف حصہ موت کی وادی میں اتر جائے گا۔ یہ ایک بے نظیر اور انوکھا واقعہ اور ایک انوکھا قتلِ عام ہوگا جس کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

مخالفِ مسیح یورپ میں اپنی قوت کو فریب اور دھوکہ سے سیاسی فریب کاری سے بڑھائے گا۔ تاہم وہ اپنی حکومت کو تمام دنیا میں قائم کرے گا اور یہ جنگ وجدل کی بنا پر ہوگا۔

مصیبت سے قبل صعودِ کلیسیا کے ساتھ کئے گئے وعدہ اس ہولناک اور دیوانہ وار قتل و خون سے رہائی کے وعدہ ہی کئے گئے ہیں۔ ان وعدوں کا مقصد ہی صرف یہ ہے کہ کہ اس خطرناک اور ہولناک اور پاگل پن کے قتل وخون اور غارت گری سے کلیسیا کو بچانا ہے۔ اس لئے کہ کلیسیا کا زمین پر رہنے کا کوئی مقصد نہیں۔

2: The Rapture promises ressurection for those who have died in Christ.

2: کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے اور زندہ ہونے کا وعدہ ان کے لئے ہے جو مسیح میں موئے ہیں۔

جب کلیسیا اس جہان میں سے آسمان پر اٹھالی جائے گی تو وہ جو مسیح میں موئے ان کو پیچھے نہیں چھوڑا جائے گا جیسے کہ تھسلنیکیوں کی کلیسیا کے ایماندار خوف محسوس کر رہے تھے، تو پولس رسول نے بڑی وضاحت سے ان کو یقین دلایا کہ ان کے عزیز ایماندار جو مسیح یسوع میں موئے ہیں، ''پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے ہیں جی اٹھیں گے، پھر ہم جو باقی زندہ ہوں گے ہوا میں اڑ کر خداوند یسوع کا استقبال کریں گے''۔

یہ ایک دوسرے کو تسلی دینے کا یقیناً ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ زندہ ایماندار ان کے پیارے اور عزیز جوان سے پہلے خداوند میں سوگئے ہیں، ان کے لئے تسلی کا ایک بڑا ذریعہ ہے اور یہ مسلسل آج کے دن تک ویسے کا ویسا ہی وعدہ ہم سب کے لئے بھی ہے ۔ٹم لاھے Tim Lahaye نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب اس نے اپنے والد کی وفات پر جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تو سنئے ٹم لاھے کی زبانی۔

> میری عمر اس وقت صرف نو سال کی تھی۔ میں اس وقت رو
> رہا تھا۔ میں بڑا مایوس تھا۔ میں اس وقت تک روتا رہا جب
> تک میری آنکھوں میں آنسو رہے اور میں تسلی نہیں پا رہا تھا۔
> حتیٰ کہ ہم قبرستان میں پہنچ گئے، وہ خادم جس نے جنازہ کی
> عبادت انجام دی اور خدا نے اسی خادم کو چھ سال پہلے میرے
> والدین کو خدا کے پاس لانے کے لئے استعمال کیا تھا۔
> میں اس لمحہ کو کبھی بھی بھول نہیں سکتا جب اس نے اپنا ہاتھ تابوت پر

رکھا اور کہا خداوند پولس رسول کے الفاظ کی بنیاد جس میں کلیسیا
آسمان پر اٹھائی جائے گی۔
پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے۔فرینک لاھے اور ہم۔
پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے بدل جائیں گے
اور یوں اکٹھے ہوا میں خداوند کا استقبال کریں گے۔
پھر، اس نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:
''دن آنے والا ہے، یسوع آسمان سے للکار اور نرسنگے کی
آواز کے ساتھ اتر آئے گا۔ پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں
گے، پھر ہم جو باقی ہوں گے وہ بدل جائیں گے اور مل کر خداوند
کا استقبال کریں گے۔

جیسے کے پاسٹر بول رہا تھا کہ اس نے اوپر کی طرف اشارہ کیا اور اچانک سورج کی بڑی تیز روشنی کا چمکا دار تابوت کے کھلنے کے ساتھ ہی میرے چھوٹے سے دل میں یہ بات بھی اتر گئی کہ یہ پہلا وقت تھا کہ جب مجھے یہ پتہ چل گیا کہ ایک دن میں بھی اپنے والدِ گرامی عالیٰ قدر سے ملوں گا۔ یہ کس قدر ایک مبارک امید ہے کہ مسیح اپنے بچوں کو لینے کے لئے واپس آ رہا ہے جو اس (مسیح) میں نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں اور انہوں نے خداوند کو کبھی نہیں چھوڑا۔

3: The Rapture promises the living an escape from death.

3: سعود کلیسیاہ زندوں کے وعدہ ہے وہ موت کو نہ دیکھیں گے۔

میں نے اس بات کو ہمیشہ سنا ہے کہ دو چیزیں ایسی ہے جن سے کوئی آدمی بچ نہیں سکتا موت اور ٹیکسز۔

یہ بات غلط ہے کیونکہ ایک پوری پشت ہوگی ہے جو موت کو نہ دیکھے گی ایماندار جو یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر چکے ہونگے اور کلیسیاہ کے آسمان پر اٹھانے کے وقت زندہ ہوں گے وہ موت کو نہ دیکھیں گے۔

ان کو یسوع اوپر اٹھالیگا اور وہ خداوند یسوع کا استقبال کریں گے اور فنا کے جامہ سے رہائی پا کر لافانی جامہ پہن لیں گے(1 کرنتھیوں 15:42-50-55)۔

4: The Rapture promises the gift of glorified bodies.

4: صعود کلیسیا کا وعدہ ہے جلالی بدنوں کا عنایت کیا جانا (تحفہ دیا جانا)۔

ہمارے بدنوں کا فنا کی حالت سے بقا کی حالت میں بدل جانا نہ دوڑ نہ دکھ نہ مصیبت نہ آہ نالہ ہوگا۔ لنگڑے، چلیں گے بہرے سنیں گے، گونگے بولیں گے، ذہنی مریض بالکل تندرست ہوجائیں گے۔ میرا ایک سوتیا نواسہ ہے جو ذہنی مریض ہے اس کا نام ''جیسن'' ہے اور وہ قریبا تیس برس کی عمر کو پہنچ گیا ہے اسے ایک ہلمیٹ پہننا پڑتا ہے کہ جب وہ اپنے سر کو دیوار کے ساتھ ٹکرائے تو اس کو چوٹ سے بچائے رکھے۔ وہ اپنے متلق کچھ بھی نہیں جانتا اور وہ یہ بھی نہیں جانتا وہ کہاں ہے اس کے سامنے یا اس کے ساتھ کون ہے تو میں اس دن کا انتظار کر رہا ہوں کہ جب اس کا ذہن شفا پا جائے گا اور میں اس کے ساتھ باتیں کر سکوں گا اور اس کی رفاقت سے تا ابد لطف اندوز ہوں گا۔

The Current Blessings of the Rapture Promise

صعودِ کلیسیا کی رواں اور موجودہ برکات

صعودِ کلیسیا کی برکات ایسی نہیں کہ ہم مستقبل کی طرف دیکھیں، بلکہ یہ موجودہ حالات میں بڑی برکتوں کا حامل ہے۔

یہ ایک ایسا نکتہ ہے جس کا میں نے بار بار ذکر کیا ہے کہ جو پاسٹر صاحبان نبوتِ بائبل کو اس وقت برمحل نہیں یعنی اس وقت مناسب نہیں بلکہ اس کا تعلق مستقبل کے ساتھ ہے اور اس سے وہ بڑی مشکل مسلہ خیال کرتے ہیں۔

کلیسیائیں ایسے افراد سے بھری پڑی ہیں جو مسیح کی آمدِ ثانی پا ایمان رکھتی ہیں۔ وہ عقل اور ذہن سے تو اس کو مانتے ہیں لیکن دل سے نہیں۔ لہٰذا ان کا ایمان ان پر اثر نہیں رکھتا۔ اور جس طرح وہ زندگی بسر کر رہے ہیں، اسی ڈگر پر چلتے جا رہے ہیں۔ یہ تو اسی وقت ہوتا ہے جب آپ کسی مسیحی کی طرح ان کے دل کو قائل کرتے ہیں، تو وہ نبوتی سچائیوں کو ان کے دل میں داخل کر دیتے ہیں۔

1) کہ یسوع حقیقت میں آنے والا ہے۔

2) یہ کسی بھی لمحہ میں وقوع میں آ سکتا ہے۔

زندگی تبدیل کرنے والی قائیلتیں صرف اسی دل میں پیدا ہوسکتی ہیں جس کا یہ ایمان ہے کہ قبل از مصیبت صعودِ کلیسیا یعنی قبل از مصیبت کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا ہے۔ اور پھر وہ اس نظریہ کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں کہ خداوند یسوع کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔ تو وہ اس تناظر کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ نظریہ ان میں پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی تحریک بھی پیدا کرتا ہے۔

اسی طرح کے رویہ کی ترقی اور قائم ہونے پر تو یہ رویہ ایمان داروں میں اپنی زندگیوں کی تبدیلی کے لئے وقف کر دیتے ہیں اور ایک حقیقت اس ایمان میں ہے جو قبل از مصیبت کلیسیا کا

آسمان پر اٹھائے جانے پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں اور پاکیزگی اور بشارت کے لئے وقف ہو جاتے ہیں۔

تو اس کے علاوہ کوئی پاسٹر اور کیا چاہتا ہے کہ اس کی جماعت کے سب شرکا پاک زندگی بسر کریں اور بشارت کے لئے وقف ہوں۔

ایک اور برکت جو موجودہ برکت قبل از مصیبت صعودِ کلیسیا کے باعث حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ امید پیدا کرتی، قابلِ امید برکت کو پیدا کرتی ہے۔

خداوند یسوع نے یہ نبوت کی تھی کہ دنیا ایک بار پھر اسی طرح کی ہو جائے گی جس طرح حضرت نوح کے زمانہ میں تھی۔ اور پھر فرمایا کہ یہ میری واپسی کے لئے اشارہ ہو گا (متی 37:24)۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ خداوند یسوع کی نبوت ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہیں اور ہمیں امید کی ضرورت ہے! یہ وعدہ کہ قبل از مصیبت کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا ہمارے لئے امید پیدا کرتا ہے۔

ایک عظیم پاسٹر ایڈرین راجرز *Adrain Rogers* (1931 تا 2005)، کے پاس یہ مبارک امید تھی کہ وہ آثارِ زمانہ پر ایمان رکھتا تھا اور صعودِ کلیسیا پر اور چونکہ ان اعتقادات کی بنا پر اس نے ایک اعلان کیا کہ دنیا بڑے جلال کے ساتھ تاریک ہو رہی ہے۔ جلال سے اس لئے کہ تاریکی نشان ظاہر ہو رہے ہیں جو آخیر زمانہ کی خبریں دے رہے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ظاہر ہو رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ کہ کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

اسی طرح جان مارکل *Jan Markell* اولو ٹری منسٹریز کے بانی *Founder of Olive Tree Ministries* اکثر کہا کرتا ہے کہ "دنیا بکھر کر ٹکڑوں میں تقسیم نہیں ہو رہی۔ اس کے برعکس سب ٹکڑے ہو کر ایک جگہ میں جمع ہو جائیں گے۔

The Church's Prophetic Need

کلیسیا کی نبوتی ضرورت

کلیسیا کے حتمی اور یقینی احساس کی ضرورت ہے کہ وہ کلیسیا کے آسمان پر اٹھانے کی بابت جانے کہ یہ واقع جلد وقوع ہونے والا ہے۔ اور ہم مانگے ہوئے یا ادھار کے وقت میں زندہ ہیں۔

پھر یہ کہ ہم بڑی مصیبت کے دہانہ پر کھڑے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ''صعودِ کلیسیا'' ''جلد وقوع'' میں ہونے کی بجائے ''فوراً وقوع'' ہونے والا ہے۔

ایک لمحہ کے لئے غور کریں کہ بہت سے آخیر زمانہ کے آثار جن کے بارے میں ہمیں کہا گیا کہ ان کی طرف دیکھتے رہیں، اور ان کو چھ درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

☆ آثارِ فطرت

☆ آثارِ معاشرہ

☆ روحانی آثار

☆ ٹیکنالوجی کے آثار

☆ عالمی سیاست کے آثار

☆ اسرائیل کے نشان

آخیر زمانہ کے آثار کے متعلق بائبل مقدس میں مثبت آثار کے متعلق خدا چاہتا ہے کہ آخیر زمانہ کی نسل کو پورے طور پر یہ جان لینا چاہیے کہ وہ آخیر زمانہ میں زندہ ہے۔ اور وہ اس کے بیٹے کی واپسی اور اس کے موسم میں زندہ ہیں۔ اور خدا اپنے رحم اور فضل میں یہ نہیں چاہتا کہ کوئی بھی کھویا ہوا یا رہا ہوا نہ رہے، بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کو توبہ تک نوبت پہنچے اس سے پہلے کے دیر ہو جائے (2پطرس 9:3)۔

حیرانگی کی بات یہ ہے کہ اوپر دی گئی فہرست میں سب سے اہم اور بڑا نشان نہیں بتایا گیا۔ کنورجنس CONVERGENCE مطلب یہ کہ سب نشانوں کا آپس میں کلی طور پر میل کھانا

یعنی آپس میں کلی طور پر متفق ہونا کہ آخیر زمانہ کے کل آثار آپس میں میل کھاتے ہیں اور یہ پہلی بار ہوا ہے۔

خدا اپنا غضب اس گناہ آلودہ اور باغی دنیا پر اپنا قہر وغضب نازل کرنے ولا ہے اور آسمانوں سے پرے ان تھک خواہش کے پکار اپنے نبیوں کی آوازوں کے وسیلہ اور ہم پر آخری زمانہ کے نشانوں کے ذریعہ سے بھی باقی وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے اور اب ایک فیصلہ کن سوال ہے جس کا ہم میں سے ہر ایک کو سامنا کرنا ہے۔

The Crucial Question

ایک فیصلہ کن سوال

کیا آپ تیار ہیں؟ کیا آپ خداوند یسوع جو اپنی کلیسیا کے لئے ظاہر ہو رہا ہے، کیا آپ کلیسیا کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جائیں گے؟ یا پھر آپ مخالفِ مسیح کے ظلم وستم کو سہنے کے لئے پیچھے رہ جائیں گے اور مخالفِ مسیح ایک بڑی حولناک اور انوکھی قتل وغارت والی کہانی رقم کرے گا۔ کیا خداوند یسوع کا آسمان میں ظہور اس کی کلیسیا کے لئے ہوگا، کیا وہ آپ کے لئے بھی مبارک امید ہے؟ یا پھر پاک خوف جو آپ کے لئے خوف ناک ہوگا؟۔

ممکن ہے کہ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میں آسمان میں جاؤں گا کیونکہ میں ایک مسیحی خاندان میں پیدا ہوا ہوں یا پھر آپ یہ کے یہ احساسات ہوں گے کہ میں تو بڑی دلیری سے کہتا ہوں کہ میں تو ضرور ہی آسمان میں جاؤں گا کیونکہ میں نے بچپن ہی میں بپتسمہ حاصل کر لیا تھا اور میں قریباً سال میں ایک دفعہ گرجا بھی جایا کرتا تھا۔ اور ممکن ہے کہ آپ اکثریت سے تعلق رکھتے ہوں جو اس طرح کے سوالات کو یوں دیکھتے ہیں کہ ہاں میں تو کوئی بڑا مذہب پرست تو نہیں ہوں اور کبھی گرجہ بھی نہیں جاتا لیکن کوئی برا مسیحی بھی نہیں ہوں۔ میں تو یقیناً ان سب لوگوں سے بہتر زندگی گزارتا ہوں جن کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ مطلب کہ میں کسی بڑے اور سنجیدہ گناہ میں نہیں پکڑا

گیا۔

اگران میں سے کوئی خیال آپ کے ذہن میں ہے تو پھر آپ کی مرضی یہ ہے کہ آپ کوئی ایک بڑے حقائق کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے:

☆ آپ کسی مسیحی گھرانے میں پیدا ہونے سے نجات نہیں پا سکتے۔

☆ آپ کچھ خاص روایات اور رسومات کے ادا کرنے سے بھی نجات کو حاصل نہیں کر سکتے۔

☆ آپ نیک اعمال کے باعث بھی نجات نہیں پا سکتے۔

☆ آپ بڑے گناہوں کو نہ کرنے پر بھی نجات نہیں پا سکتے۔

☆ آپ اپنے پڑوسی کی نسبت بہتر زندگی گزارنے کے باعث بھی نجات نہیں پا سکتے۔

☆ آپ کسی کلیسیا میں شامل ہو کر بھی نجات نہیں پا سکتے۔

یسوع نے کہا کہ نجات پانے کے لئے نئے سرے سے پیدا ہونا ضروری ہے (یوحنا 3:3)۔اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ روح سے پیدا ہونا ہے؟

The Consequences of Our Sins

ہمارے گناہوں کے نتائج

ہمارے گناہوں کا نتیجہ ہماری روحانی موت ہے۔ بائبل مقدس اسے اس طرح بیان کرتی ہے: ''گناہ کی مزدوری موت ہے'' (رومیوں 23:6)۔ضرور ہے ہم نئے سرے سے پیدا ہوں تا کہ ہماری خدا کے ساتھ صلح ہو جائے، اور کہ ہم ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں۔

آپ اس روحانی پیدائش کو کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟ یسوع مسیح پر ایمان لا کر کہ وہ میرا نجات دہندہ اور خداوند ہے۔ یہی صرف راہ ہے۔ یسوع نے بذاتِ خود اس بات کی تصدیق کی جب اس نے کہا۔

''ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں (یوحنا 3:17)۔

یہ مضبوط نقطہ حقیقی مسیحیت کو ایک مضبوط تعلق اور رشتہ ظاہر کرتا ہے مذہب نہیں بلکہ ایک مضبوط رشتہ تعلق خداوند یسوع مسیح کے ساتھ ہے اس کو مسحیت کا نام دیا گیا یسوع نے خود یہ فرمایا کہ راہ ،اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آ سکتا (یوحنا 6:14)۔

Why Jesus?

یسوع ہی کیوں؟

خدا کا کلام بائبل مقدس کا یہ فرمان ہے کہ یسوع جسم میں خدا تھا (متی 1:23 اور یوحنا 30:10 اور 1 یوحنا 5:20)۔اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس نے کامل زندگی بسر کی اور وہ بے گناہ رہا (عبرانیوں 4:15 اور 2 کرنتھیوں 5:21)۔اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہی ایک ایسا شخص تھا جو دنیا میں آیا لیکن وہ موت کا حقدار نہ تھا، کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے (رومیوں 6:23)۔

اس لئے جب یسوع رضا کارانہ طور پر اپنی مرضی سے صلیب کا دکھ اٹھایا اور موا، اس نے یہ اس لئے نہیں کیا کہ اس نے کوئی گناہ کیا تھا اور اسے اس کی سزا مل رہی تھی، بلکہ آپ کے اور میرے گناہوں کے بدلے اس نے یہ دکھ اٹھائے اور صلیب پر موا بھی (1 کرنتھیوں 15:3)۔ چنانچہ میں نے سب سے پہلے تم کو وہی بات پہنچا دی جو مجھے پہنچی تھی کہ مسیح کتابِ مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے موا۔ پطرس رسول نے بھی اس بات کی تصدیق کی جب اس نے لکھا (1 پطرس 3-18)۔اس لئے کہ مسیح نے بھی یعنی راست باز نے ناراستوں کے لئے گناہوں کے باعث ایک بار دکھ اٹھایا تا کہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے وہ جسم کے اعتبار سے مارا گیا لیکن روح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا۔

اس کا یہ مطلب ہوا کہ جب یسوع صلیب پر لٹکا ہوا تھا تو میرا اور آپ کا ہر ایک گناہ جو ہم نے کبھی بھی کئے تھا اور ہر ایک گناہ جو ہم سے مستقبل میں سرزد ہوگا، اس پر لاد دیا گیا۔اس نے ہماری خاطر خدا کے غضب کو برداشت کیا جس کے میں اور آپ حق دار تھے۔جب آپ یسوع کو اپنا

نجات دہندہ اور خداوند قبول کر لیتے ہیں، تو پھر غضب کے علاقہ سے نکل جاتے ہیں جہاں خدا نے اپنا غضب انڈیلا ہے اور آپ اس غضب سے محفوظ رہتے ہیں۔

ایک گیت ہے جس میں بڑے زور سے سچائی کا بیان کیا گیا ہے۔ اس میں ایسا لکھا ہے:

''اس نے وہ قرض ادا کیا جس کا وہ مقروض نہ تھا

میں ایسا مقروض تھا، میں وہ قرض ادا نہیں کر سکتا تھا

مجھے ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جو میرے سب گناہوں کو دھوڈالے

اور، اب، میں ایک بالکل نیا گیت گا رہا ہوں

سمجھ سے باہر فضل

مسیح یسوع نے میرا وہ قرض ادا کر دیا جو میں کبھی ادا نہ کر سکتا تھا''۔

Another Crucial Question

ایک اور فیصلہ کن سوال

یہ بات ہمیں کلیدی سوال پر لے آتی ہے کہ ہم کس طرح یسوع کے خون کو مناسب طریقہ سے اپنی زندگی میں حاصل کریں کہ ہم اپنے گناہوں کی معافی حاصل کر سکیں، صعودِ کلیسیا اور ابدی زندگی کی امید کو حاصل کر کے خدا کے ساتھ رہیں؟۔

بائبل مقدس کا جواب یہ ہے کہ تم کو ایمان ہی کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے جو ہم یسوع کے وسیلہ سے حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ ایمان کے وسیلہ سے ہے (رومیوں 5:1-2)۔ اب پولس رسول افسیوں کے خط میں اسے اس طرح بیان کرتا ہے: ''کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے'' (افسیوں 2:8)۔

نجات کا منصوبہ خدا کے نزدیک ہمیشہ ایک ہی ہے۔ ایمان کے وسیلہ فضل ہی سے۔ صلیب سے پیشتر ایمان خدا باپ کا مرکزی نکتہ تھا اور اس وعدہ پر مسیح کو بھیجا گیا۔ اور پھر صلیب کے

بعد مرکزی ایمان کا نکتہ نجات کے لئے ایمان خدا کا بیٹا یسوع مسیح جو ہمارے گناہوں کے لئے موا۔

The Faith that Saves

نجات بخش ایمان

اس سے پہلے جملے پر غور کریں۔ میں نے ایک اصطلاح جو کہ نجات بخش ایمان ہے استعمال کی ہے۔اس اصطلاح کا احتیاط سے انتخاب کیا گیا ہے کیونکہ ایمان جو نجات بخشتا ہے زیادہ اصلی اور حقیقی ہوتا ہے۔ بہ نسبت سادہ عقیدہ یا یقین کے زیادہ حقیقی ہوتا ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے، زندہ خدا کا بیٹا، بحر حال پاک صحائف کا فرمان ہے۔''شیاطین بھی ایمان رکھتے ہیں اور کانپتے ہیں''(یعقوب2:19)۔

نجات بخش ایمان یسوع پر بھروسہ رکھنے کو پیدا کرتا ہے کہ یسوع ہی نجات دہندہ ہے (یوحنا3:16-17)۔نجات بخش ایمان خدا کے کلام کی فرمانبرداری پیدا کرتا ہے(1یوحنا5:3)۔ اور سچا ایمان ہمیشہ نیک اعمال ظاہر کرتا ہے(افسیوں2:10)۔

بعد کا نقطہ ایک نقطہ ہے جو دیکھنے میں غلط معلوم لیکن اصل میں وہ درست ہوتا ہے،ہم نے نیک اعمال کے باعث نجات نہیں پائی بلکہ ہم نے نجات اس لئے حاصل کی ہے کہ ہم نیک کام کرے(ططس2:14)۔ہم نجات حاصل کرنے کے لئے نیک کام نہیں کرتے اچھے کام کرتے ہیں اسلئے کہ ہم نجات یافتہ ہیں حقیقی ایمان ہمیشہ اچھے کاموں سے ظاہر ہوتا ہے۔''ایمان بغیر اعمال کے مردہ''(یعقوب2:14-26)۔

The True Meaning of Salvation

نجات کے حقیقی (اصلی) معنی

یہ بات ہمیں نجات کے جوہر کی طرف لے آتی ہے میں ایک دفعہ اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کی ایک رشتہ ایک تعلق ایک شخص کے ساتھ ہے تاہم یہ کوئی وفاداری کی تجویز تو نہیں ہے۔ یہ تو ہم ایک شخص پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں اور پھر اس شخص پر مکمل توکل کرتے ہوئے اس

رشتہ کو قائم رکھ کر مضبوط کیئے رہتے ہیں۔

اور وہ شخص یقیناً ناصرت کا یسوع ہے جو جسم میں خدا موجود ہوتھا (یوحنا 14:1) یہی وجہ ہے کہ جو خداوند یسوع نے کہا۔ ''راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا'' (یوحنا 6:14) یہ ایک خاص وجہ ہے کہ یسوع نے کہا۔ ''لیکن وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں (یوحنا 3:17)۔

مسیحت کا جو ہر ایک شخص کے ساتھ اور رشتہ ہے آپ اس رشتہ میں اپنے ایمان کے عمل سے شامل ہو سکتے ہیں اور خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند اور مالک قبول کر کے نجات حاصل کر کے اس کے ساتھ اس رشتہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ''اس لئے کے خدا کے پاس آنے والے کو چاہیے کہ وہ ایمان لائے کہ خدا موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے'' (عبرانیوں 6:11)۔

اگر آپ نے کبھی خداوند یسوع پر ایمان نہیں رکھایا اس پر ایمان نہیں لائے اور نہ اسے اپنا خداوند اور نجات دہندہ قبول کیا ہے تو میں آپ کو ایسا کرنے کی دعوت دیتا ہوں کہ آپ خدا کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور کہیں کہ میں گنگار ہوں تو میرے گناہ معاف کر اور یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں۔

اگر آپ نے یہ ایک کام کر لیا ہے تو پھر کسی بائبل کے مطابق چلنے والی کلیسیاہ کی تلاش کریں جہاں یسوع کو سرفراز کیا جاتا ہے یسوع ہی دنیا کی واحد امید ہے کلیسیا کے سامنے جا کر اپنے ایمان کا اقرار کریں اور بپتسمہ کے وسیلہ اپنے ایمان کا اظہار کریں پھر بائبل سٹڈی اور دعائیہ گروپ میں شامل ہو اپنے آپ کو مضبوط کرتے ہوئے بڑھائیں۔

جب آپ نے یہ سب کچھ کر لیا ہے تو اب آپ خداوند یسوع کی واپسی کے لئے تیار ہیں اور آپ میرے اور بہت سے دیگر مسیحی ایمانداروں میں شامل ہو کر ہر روز خداوند کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور بڑی امید کا اظہار کرتے رہتے ہیں مارانا تھا۔اے یسوع جلد آ (1

کرنتھیوں 16:22)۔

What About Believers?

ایمان لانے والوں کی بابت کیا؟

ان کے متعلق کیا جنہوں نے پہلے ہی خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کرلیا ہے؟ تو ہم کس طرح کلیسیاہ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

اس سوال کا جواب پولس رسول اور طیطس نے دیا ہے۔(ططس 2 باب)

11) ''کیونکہ خدا کا وہ فضل ظاہر ہوا جو سب آدمیوں کی نجات کا باعث ہے''۔

12) ''اور ہمیں تربیت دیتا ہے تا کہ بے دینی اور دنیاوی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہان میں پرہیزگاری اور راست بازی اور دین داری کے ساتھ زندگی گزاریں''۔

13) ''اور اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں''۔

14) ''جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا تا کہ فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بے دینی سے چھڑالے اور پاک کر کے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایک ایسی امت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو''۔

اس پیراگراف میں پولس رسول آیت نمبر 11 سے شروع کرتے ہوئے مسیح کی پہلی آمد کا اظہار کرتے ہوئے یوں بیان کرتے ہیں: ''خدا کا فضل نجات مہیا کرتا ہے''۔ جسے دنیا کی ضرورت ہے، لیکن ایسی نجات اس فضل کے وسیلہ سے جس کی دنیا مستحق نہیں۔

اور آیت نمبر 12-13 میں اس بات کو ہمیں بتانا شروع کرتا ہے، تو ہم ایمانداروں کو جو اس مبارک امید کا انتظار کرتے ہیں اس کی وہ اصطلاح جو کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے لئے استعمال ''صعودِ کلیسیا'' استعمال کرتا ہے۔ اور اس کا یہ کہنا ہے کہ ہم بھی:

☆ بے دینی کا انکار کریں۔

☆ دنیوی خواہشوں کا انکار کریں۔

☆ دین داری اور راست بازی سے زندگی گزاریں۔

☆ اور ابدی تناظر کے ساتھ زندگی گزاریں اور اس کے جلال میں ظاہر ہونے کی طرف دیکھتے رہیں۔

☆ اور یہ بھی کہ ہم نیک کام کرنے میں سرگرم رہیں اور ایسا کرتے ہوئے خداوند یسوع کے نام کو جلال دیں۔

یوحنا رسول اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہمیں ابدی تناظر کے ساتھ زندگی گزارنا ہے۔ وہ 1 یوحنا 3 باب میں لکھتا ہے:

2) ''عزیزو! ہم اس وقت خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ اتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اس کی مانند ہوں گے کیونکہ اس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے''۔

3) ''اور جو کوئی اس سے یہ امید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے''۔

دوسرے لفظوں میں کہ اگر ایماندار ابدی تناظر کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوئے خداوند یسوع کے انتظار میں جاگتے رہتے ہیں کہ وہ اپنی کلیسیا کو لینے کے لئے آ رہا ہے، تو پھر ایماندار روحانی پاکیزگی میں ترقی کرنے کا تجربہ حاصل کریں گے۔

ایماندار کسی خاص تحفہ کو حاصل کرنے کے امیدوار بھی ہوں گے جب وہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے حاظر ہوں گے۔ پولس رسول اسے ایک وعدہ 2 تیمتھیس 8:4 میں اس طرح بیان کرتا ہے کہ ''راستبازی کا وہ تاج'' جو ہر ایک ایماندار کو عطا کیا جائے گا جو یسوع کے ظاہر ہونے کی راہ دیکھ رہے ہیں۔

اگر آپ ایک ایماندار ہیں تو آپ بھی اس تحفہ کے امیدوار ہیں۔ میری آپ کے لئے یہی امیدِ واثق ہے۔

مارانا تھا!

مبارک اطمینان

فینی کراسبی کا گیت (1873)

A song by Fanny Crosby (1873)

(عوامی عمل داری)

مبارک امید، یسوع میرا ہے!
اور الٰہی جلال کا تھوڑا سا مزہ!
کیا ہی خوب ہے، نجات کے وارث، خدا کے خریدے ہوئے
روح سے پیدا شدہ،
اس (یسوع) کے لہو سے دھلے ہوئے

کورس:

یہی میری کہانی، یہی میرا نغمہ
اپنی نجات کے لئے نغمہ الاپنا
اور حمد و ثنا ہالیلو یاہ کہنا

کامل سپردگی، کامل خوشی
صعودِ کلیسیا اب میری رویا
فرشتگان گا رہے ہیں
آسمان سے صدائے رحم آرہی ہے

پیار کی سرگوشیاں
کامل سپردگی سب کچھ ہے
کامل آرام میرے نجات دہندہ
میں نہایت خوش ہوں اور خوشی سے پھولا نہیں سما رہا ہوں
دیکھنے اور انتظار کرنے میں
اوپر دیکھتے ہوئے
نیکی سے معمور
میں اس (یسوع) کی محبت میں کھو گیا ہوں۔

مصنف کی بابت

ڈاکٹر ڈیوڈ آر ریگن Dr. David R. Reagan لیمب اینڈ لائن منسٹریز Lamb & Lion Ministries کے بانی ہیں۔ انہوں نے اس منسٹری کا آغاز 1980 میں کیا۔ اس سے پیشتر وہ نے انٹرنیشنل لاء اور انٹرنیشنل سیاست میں پروفیسر کے طور پر مختلف یونیورسٹیوں میں اپنی خدمت انجام دیتے رہے۔ وہ ایک Phi Beta Kappa Graduate ہیں۔ آپ نے اپنی گریجوئیٹ ڈگری فلیچر سکول آف لاء اور ڈپلومیسی Fletcher School of Law and Diplomacy، انٹرنیشل سٹڈی کا سکول۔ اور اس نے ٹفٹس Tufts اور ہارورڈ یونیورسٹی Harvard University سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

ڈاکٹر ریگن ایک لائف ٹائم بائبل مقدس کے سٹوڈنٹ ہیں۔ آپ 1980 سے نبوتِ بائبل کے سمینار سب امریکی ریاستوں اور تمام دنیا کے ممالک میں بائبلی کانفرنس اور سمینار منعقد کر رہے ہیں۔

آپ ہفتہ وار ''مسیح کے بارے نبوت'' ٹی۔ وی شو کی میزبانی کر رہے ہیں۔ یہ بہت سے نیشنل کرسچن نیٹورکس پر دیکھا جا سکتا اور ساتھ ساتھ سیٹیلائیٹ ٹی۔ وی۔ پر بھی تمام دنیا میں دیکھا جا سکتا ہے۔ آپ لیمپ لائٹ میگزین کے چیف ایڈیٹر کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر ریگن مڈل ایسٹ اور اس کے آخیر زمانہ میں کردار میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر اور ان کی اہلیہ محترمہ قریباً ساٹھ سال سے شادی شدہ ہیں۔ آپ ڈیلس شہر، ٹیکساس، کے نواحی علاقہ میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ دو بیٹیوں کے والد ہیں۔ اور ان کے چار عدد گرینڈ چلڈرن اور دو عدد گریٹ گرینڈ چلڈرن ہیں۔ ان کی منسٹری لیمب اینڈ لائن خداوند یسوع المسیح کی جلد واپس آنے کی منادی کرنے میں متحرک ہے۔

مترجم کی بابت

ریورنڈ نذیر جے۔گل 5 جون 1935 میں ایک رومن کیتھولک گھرانے میں پیدا ہوئے۔آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے سرکاری سکول میں حاصل کی۔اس کے بعد آپ کے والدِ گرامی نے آپ کو سینٹ فرانسس ہائی سکول لاہور St. Francis High School Lahore میں داخل کرادیا۔

انٹرنس پاس کرنے کے بعد آپ نے اورینٹل کالج لاہور Oriental College Lahore سے مشرقی علوم (ادیب فاضل اور منشی فاضل) میں ڈگری حاصل کی۔ مابعد آپ نے شعبہ درس وتدریس کواپنالیا۔ابھی آپ نے اس شعبہ میں چار سال ہی کام کیا۔

تو خدا نے آپ کے لئے کوئی بہتر کام چن رکھا تھا۔ہوایوں کہ ایک نزدیکی گاؤں میں 9 جولائی کو خدا کا ایک عظیم خادم لال دین (ڈی۔ڈی۔) Lal Din (D.D) کلام کو سنانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ان کے وسیلے سے آپ نے یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ اور اپنی زندگی کا مالک قبول کیا۔

القصہ آپ نے 5 مئی 1962 کو لاہور بائبل انسٹیٹیوٹ شیخوپورہ (ایل۔بی۔آئی) Lahore Bible Institute Sheikhupura (LBI) میں داخلہ لے لیا۔انسٹیٹیوٹ مذکورہ کا تھیوری کورس تین سال کا تھا۔ان تین سالوں کے بعد کالج کے ساتھ دوسالہ پروبیشن عرصہ بھی گزارنا تھا۔لہٰذا آپ کو خدا نے زمانہ طالب علمی سے استعمال کرنا شروع کر دیا۔اور آپ نے تھیالوجی میں پانچ سالہ ڈپلومہ بھی حاصل کرلیا(D. Th)۔

خدا ریورنڈ نذیر جے گل کو وطنِ عزیز (پاکستان) میں استعمال کر رہا ہے۔علاوہ ازیں خدا نے آپ کو بیرونِ ملک یعنی یو۔کے۔، انڈونیشیا، سری لنکا، اور کینیڈا میں بھی استعمال کیا۔ یو۔کے۔میں خداوند آپ کو1989-2007 تک ہر سال پاکستان کی نمائندگی کے لئے موقع عطا کرتا رہا۔

یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ریورنڈ نذیر جے گل نے کبھی نہیں کہا کہ میں بائبل سکھانے کے لئے کھڑا ہوں۔ بلکہ آپ نے اس کے برعکس ہمیشہ یہ کہا کہ ''میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ مجھے بھی آپ کے ساتھ مل کر خدا کا کلام سیکھنے کا موقع نصیب ہوا!''۔

اب ایسا ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے انہیں انگلش سے اردو میں کتابوں کا ترجمہ کرنے کی نعمت عطا کر رکھی ہے۔ پہلی کتاب جس کا آپ نے ترجمہ کیا وہ Power through Prayer دعا کے ذریعہ قوت تھی جو کہ ای۔ ایم۔ باؤنڈ E. M. Bound کی لکھی ہوئی تھی، مطبوعہ موڈی پریس شکاگو یو۔ایس۔اے۔ Moody Press, Chicago, U. S. A.۔

پھر یونائیٹڈ پینٹیکاسٹل چرچ کی سیمنری کی سب کتابوں کا آپ نے ترجمہ کیا جو آج ان کی سیمنری میں پڑھائی جا رہی ہیں۔

ڈاکٹر ڈیوڈ آر۔ ریگن Dr. David R. Reagan کی سب کتابوں کا آپ نے ترجمہ کیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر ریگن کی خصوصی کتاب خدا کا منصوبہ پشت در پشت کے لئے God's plan for the Ages جس کے کل صفحات 583 ہیں، ریورنڈ نذیر گل کے ترجمہ کا شاہکار ہے۔ ڈاکٹر ریگن کی ترجمہ شدہ دیگر کتابیں ہماری ویب سائٹ پر پی۔ڈی۔ایف فارمٹ میں مفت حاصل کی جا سکتی ہیں۔

آپ کا خادم

پاسٹر آصف نذیر گل

پریذیڈنٹ

سی۔ایل۔ایم۔پی۔کے۔

وہاں کوئی بھی قبرستان نہیں!

کلائڈ عیلی کا گیت

A song by Claude Ely

(عوام کی جاگیر عمل داری)

آپ مجھے قبرستان میں لے جا سکتے ہیں
اور آپ اس بڈھے بدن کو نیچے لٹا سکتے ہیں
تاہم پہلی قیامت کے پہلے دن میں میں جی اٹھوں گا
جی اٹھوں گا، جی اٹھوں گا، زمین سے۔

کورس:

وہاں کوئی قبرستان نہیں جو میرے بدن کو زمین کے اندر رکھ سکے
کوئی قبر نہیں جو میرے بدن کو زمین کے اندر رکھ سکے
وجہ یہ ہے کہ جب میں نرسنگے کی آواز سنوں گا، تو میں جی اٹھوں گا، جی اٹھوں گا
وہاں کوئی قبرستان نہیں جو میرے بدن کو اپنے اندر رکھ سکے

اور یسوع کے ساتھ میں ملوں گا
میں ہوا کے بیچ میں اس کے ساتھ ملوں گا
اگر میرے پر مجھے دھوکا دیں تو اے خداوند
میں جانتا ہوں کہ تو میرے ساتھ ہے۔

دی ریپچر یعنی کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا
حقیقت یا افسانہ؟

یہ کتاب ان سولات کا جواب ہے جو عموماً کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق کیئے جاتے ہیں۔

☆ کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر بائبل مقدس میں کہاں پایا جاتا ہے؟

☆ ریپچر کے معنی کیا ہیں؟

☆ (ریپچر) کلیسیا کب آسمان پر اٹھائی جائے گی؟

☆ کیا کوئی ایسے نشانات ہیں جو کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کی نشان دہی کرتے ہیں؟

☆ کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا اس وقت ہماری زندگیوں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے؟

ان سوالات کے جواب اس طرح دیئے گئے ہیں جو آسانی سے سمجھے جاسکتے ہیں اور جو موضوعِ بحث کے مطابق ہی دیئے گئے ہیں۔

یہ کتاب ان بڑے اعتراضات کا حتمی جواب دیتی ہے جو کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کی بابت کیئے جاتے ہیں۔

کتاب ہذا مصنف ڈاکٹر موصوف ''ڈیوڈ آر۔ ریگن'' گذشتہ چالیس سال سے ''نبوتِ بائبل'' پر تعلیم دے رہے ہیں اور ڈاکٹر موصوف ''مسیح کی نبوت'' میں نیشنل اور انٹرنیشنل ٹیلی وژن پر میزبانی کے فرائض انجام دے رہیں ہیں۔

مارانا تھا!

مصنف: ڈاکٹر ڈیوڈ ریگن

مترجم: ریورنڈ نذیر جے گل